ساٹکس
مظہر کلیم

خلاف کام کرے۔ مجھے یقین ہے کہ آپ ضرور میری اس تجویز پر غور کریں گے۔"

محترم غلام مصطفیٰ تبسم صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بیحد شکریہ۔ جہاں تک آپ کی تجویز کا تعلق ہے تو اگر سیکرٹ سروس کی ڈپٹی چیف اپنے ملک کے خلاف کام کر سکتی ہے تو چیف بھی کر سکتا ہے۔ لیکن یہ بھی سوچ لیجئے کہ جولیا کو تو ایکسٹو نے سنبھال لیا۔ ایکسٹو کو کون سنبھالے گا۔ مجھے یقین ہے کہ اس بات پر غور کرنے کے بعد آپ ضرور اپنی تجویز پر نظرثانی کرنے پر رضامند ہو جائیں گے۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

آپ کا مخلص

مظہر کلیم ایم۔اے

عمران نے کار وزارت خارجہ سیکرٹریٹ کی وسیع و عریض پارکنگ میں روکی اور پھر نیچے اتر کر وہ اطمینان سے چلتا ہوا اس طرف بڑھ گیا جہاں لفٹیں لگی ہوئی تھیں۔ ان میں سے ایک لفٹ تو اعلیٰ سرکاری آفیسران اور غیر ملکی سفارت کاروں کے لئے مخصوص تھی جبکہ دوسری لفٹ سرکاری ملازمین کے لئے اور تیسری لفٹ عوام کے لئے لگائی گئی تھیں۔ عمارت تین منزلہ تھی اس لئے اوپر جانے کے لئے ان لفٹوں کے علاوہ سیڑھیاں بھی موجود تھیں۔ چونکہ عوام کے لئے مخصوص لفٹ اکثر خراب رہتی تھی اس لئے عام لوگ لفٹ کی طرف رخ کرنے کی بجائے سیڑھیوں کے ذریعے ہی اوپر جاتے تھے وی آئی پی لفٹ علیحدہ سائیڈ پر تھی جس کے باہر ایک خوبصورت پورچ بنا ہوا تھا جس کے گرد باقاعدہ مسلح گارڈ پہرہ دیتی تھی تاکہ عام لوگ ادھر نہ آسکیں۔ یہ انتظامات غیر ملکی سفارت

کاروں کی سیکورٹی کے پیش نظر کئے گئے تھے اس لئے اس کو ممنوعہ علاقہ قرار دے دیا گیا تھا۔ عمران عام طور پر جب بھی سر سلطان سے ملنے کے لئے آتا تو سیڑھیاں ہی استعمال کرتا تھا۔ اس نے کبھی لفٹ کی طرف توجہ نہ دی تھی لیکن آج کار پارکنگ میں روکنے کے بعد اس کا رخ وی آئی پی لفٹ کی طرف تھا۔ اس کے جسم پر عام سا سوٹ تھا اور وہ چل بھی اس انداز میں رہا تھا جیسے یہ سوٹ اسے کسی نے زبردستی پہنا دیا ہو اور وہ اسے پہن کر چلتے ہوئے خاصی گھبراہٹ اور بے چینی سی محسوس کر رہا ہو۔ ابھی وہ اس لفٹ سے کچھ فاصلے پر تھا کہ ایک مسلح گارڈ نے آگے بڑھ کر اسے روک دیا۔ گارڈ کے روکنے کا انداز خاصا جارحانہ تھا۔

"یہ ممنوعہ علاقہ ہے۔ ادھر آپ نہیں جا سکتے۔ دوسری طرف سے سیڑھیاں ہیں ادھر سے جائیے"---- گارڈ نے بات بھی خاصے جارحانہ لہجے میں کی تھی۔

"یہ سیڑھیاں کہاں جاتی ہیں"---- عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں پوچھا۔

"اوپر دفتر میں"---- گارڈ نے جواب دیا۔

"اس ممنوعہ علاقے میں بھی جاتی ہیں"---- عمران نے اسی طرح معصوم سے لہجے میں پوچھا۔

"ادھر وی آئی پی لفٹ ہے۔ اسے صرف اعلیٰ سرکاری افسران اور غیر ملکی سفارتکار ہی استعمال کرتے ہیں"---- گارڈ کو شاید اس کی معصومیت اور بھولپن پر ترس آگیا تھا۔ اس لئے اس نے باقاعدہ وضاحت کر دی تھی۔

"وی آئی پی لفٹ۔ مطلب ہے لفٹ وی آئی پی ہے لیکن مجھے تو سکول میں وی آئی پی کا معنی انتہائی اہم شخصیت بتایا گیا تھا۔ تو کیا یہ لفٹ شخصیت ہے"---- عمران کے لہجے میں بھولپن اور زیادہ بڑھ گیا تھا۔

"زیادہ زبان چلانے کی ضرورت نہیں ہے۔ سمجھے۔ میں نے ذرا منہ لگایا ہے تو سر پر چڑھنے لگ گئے ہو۔ چلو جاؤ ادھر۔ ورنہ گرفتار کر کے جیل میں ڈال دوں گا"---- گارڈ نے غضبناک ہوتے ہوئے کہا۔ شاید اس نے عمران کی بات سن کر یہ خیال کیا تھا کہ عمران اس کا مذاق اڑا رہا ہے۔

"ارے ارے۔ اتنا غصہ دکھانے کی کیا ضرورت ہے۔ یہ تو علمی بات ہے اور علمی باتوں میں غصہ نہیں دکھایا جاتا بلکہ نہ جاننے والے کو سمجھا دیا جاتا ہے"---- عمران نے قدرے سہمے ہوئے لہجے ہوئے کہا۔

"کیا بات ہے کمال۔ کیوں ان صاحب سے جھگڑ رہے ہو"---- اچانک ایک سیکورٹی آفیسر نے آگے بڑھ کر مداخلت کرتے ہوئے کہا۔ وہ شاید قریب ہی موجود تھا اور اس نے سیکورٹی گارڈ کی غصیلی آواز سن لی تھی۔

"جناب میں اسے آرام سے سمجھا رہا ہوں کہ یہ ممنوعہ علاقہ

ہے وہ ادھر سیڑھیوں کی طرف جائے لیکن اس نے الٹا میرا مذاق اڑانا شروع کر دیا ہے"---- سیکورٹی گارڈ نے جس کا نام شاید کمال تھا اپنے آفیسر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"آپ شاید ان کمال صاحب سے بھی زیادہ باکمال ہیں۔ میرا مطلب ہے ان کے افسر ہیں"---- عمران نے جھکتے ہوئے کہا۔

"آپ کون صاحب ہیں اور ادھر کیوں آرہے ہیں جبکہ سیکورٹی گارڈ نے آپ کو بتا دیا ہے کہ یہ ممنوعہ علاقہ ہے۔ ادھر صرف وی آئی پی صاحبان کو آنے کی اجازت ہے"---- آفیسر نے بھی قدرے سخت لہجے میں کہا۔

"لیکن یہ کمال صاحب تو بتا رہے تھے کہ ادھر وی آئی پی لفٹ ہے اور میں نے ان سے یہی کہا تھا کہ مجھے تو سکول میں یہی پڑھایا گیا ہے کہ وی آئی پی کا مطلب انتہائی اہم شخصیت ہوتی ہے۔ جس پر یہ صاحب غصہ دکھانے لگے تھے۔ اب آپ فرما رہے ہیں کہ لفٹ وی آئی پی نہیں ہے بلکہ وی آئی پی صاحبان ہوتے ہیں۔ لیکن کیا آپ بتائیں گے کہ وی آئی پی کن صاحبان کو کہا جاتا ہے"---- عمران نے اسی طرح معصوم سے لہجے میں کہا۔

"آپ کے پاس شاید کوئی کام نہیں ہے۔ اس لئے آپ خوامخواہ ہمارا اور اپنا وقت ضائع کر رہے ہیں۔ میں نے یہاں مطلب بتانے کا سکول کھول رکھا ہے۔ چلیں واپس جائیں"---- سیکورٹی آفیسر نے بھی جھنجلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"سر۔ سر۔ بڑے صاحب آرہے ہیں"---- اچانک ایک اور سیکورٹی گارڈ نے بھاگ کر قریب آتے ہوئے کہا تو سیکورٹی آفیسر اور پہلے سے موجود گارڈ عمران کو بھول بھال کر پورچ کی طرف بڑھ گئے۔ اسی لمحے دور سے سفید رنگ کی کار آتی ہوئی دکھائی دی اور عمران کار کو دیکھتے ہی پہچان گیا کہ یہ سرسلطان کی کار ہے۔ سرسلطان نے اسے فون کر کے فوری طور پر اپنے آفس میں بلایا تھا۔ چونکہ انہوں نے فوری طور پر آنے پر اصرار کیا تھا اس لئے عمران بھی اسی وقت کار لے کر آفس پہنچ گیا تھا لیکن سرسلطان خود اب آرہے تھے۔ کار تیزی سے آگے بڑھتی ہوئی اس پورچ کی طرف بڑھنے لگی لیکن دوسرے لمحے کار کے ٹائر چیخ اٹھے اور کار ایک دھچکے سے رک گئی۔ سیکورٹی گارڈ اور سیکورٹی آفیسر یکلخت چوکنا ہو گئے البتہ عمران اسی طرح بڑے اطمینان سے کھڑا ہوا تھا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ واقعی کوئی تماشائی ہو۔ کار کا دروازہ کھلا اور سرسلطان باہر آگئے۔ ان کی نظریں عمران پر جمی ہوئی تھیں۔ وہ تیزی سے عمران کی طرف بڑھنے لگے تو سیکورٹی آفیسر اور سیکورٹی گارڈ بھی لپک کر ان کے پیچھے آئے۔

"السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاۃ۔ آپ شاید بڑے صاحب ہیں"---- عمران نے سرسلطان کے قریب آنے پر بڑے مودبانہ لیکن معصومانہ انداز میں کہا۔

"وعلیکم السلام۔ لیکن تم یہاں کیوں کھڑے ہو"۔ سرسلطان

نے انتہائی حیرت اور تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ کے سیکورٹی گارڈ کمال کا کہنا ہے کہ اوھر وی آئی پی لفٹ ہے اور کمال کے آفیسر باکمال صاحب کا فرمان ہے کہ ادھر وی آئی پی صاحبان آتے ہیں لیکن وی آئی پی کا مطلب نہ کمال صاحب بتا رہے ہیں اور نہ باکمال صاحب"---- عمران نے اسی طرح معصوم سے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ تم کس چکر میں پھنس گئے۔ آؤ میرے ساتھ۔ انتہائی اہم اور فوری نوعیت کا مسئلہ ہے"---- سرسلطان نے عمران کا بازو پکڑا اور اسے اسی طرح گھسیٹ کر لفٹ کی طرف لے جانے لگے جیسے عمران نے ذرا بھی مزاحمت کی تو وہ اسے کاندھے پر اٹھا کر لے جانے سے بھی دریغ نہ کریں گے۔

"ارے ارے۔ لیکن وہ وی آئی پی وہ تو----" عمران نے احتجاج کرتے ہوئے کہا۔

"آؤ۔ آؤ۔ پلیز عمران۔ صورت حال بیحد نازک ہے" سرسلطان نے کہا تو عمران کو محسوس ہوا کہ سرسلطان واقعی بیحد پریشان ہیں۔

"اوکے۔ چلیں۔ اب میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ آپ تو شاید پارس ہیں کہ مجھ جیسا پتھر بھی آپ کے ساتھ ہو تو وی آئی پی بن جاتا ہے۔ کیوں کمال اور باکمال صاحب"---- عمران نے سرسلطان کے پیچھے حیرت سے منہ کھولے آتے ہوئے سیکورٹی گارڈ اور سیکورٹی آفیسر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"سس۔ سر۔ ہمیں۔ س----" سیکورٹی آفیسر نے انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کچھ کہنا چاہا لیکن سرسلطان عمران کو بازو سے پکڑے اسے تقریباً گھسیٹتے ہوئے آگے لے گئے۔

"آخر ہو کیا گیا ہے جو آپ اس قدر جارحانہ موڈ میں ہیں"---- عمران نے لفٹ میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"ابھی چل کر بتاتا ہوں۔ میٹنگ ہال میں ایک افریقی ملک کے سفیر اور ان کے ملک کے اہم افسر موجود ہیں۔ ان سے بات ہوگی لیکن پلیز عمران۔ تم نے وہاں کوئی حماقت نہیں کرنی۔ یہ میری عزت کا سوال ہے"---- سرسلطان نے اسی طرح پریشان سے لہجے میں کہا۔

"چلئے وعدہ کہ کوئی حماقت نہیں کروں گا۔ یہ سوچ لیجئے۔ آپ نے بھی حماقت کرنے کا لفظ کہا ہے اور میں نے بھی وعدہ حماقت نہ کرنے کا کیا ہے۔ اب جو چیز خود بخود ہو جائے تو اس پر تو ظاہر ہے نہ آپ کا کنٹرول ہو سکتا ہے اور نہ میرا"---- عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ لیکن اسی لمحے لفٹ رکی اور اس کا دروازہ کھل گیا۔ سرسلطان تیزی سے باہر نکلے اور پھر اسی طرح تیز تیز قدم اٹھاتے ہوئے اپنے آفس کی طرف بڑھنے لگے جیسے اگر انہیں چند لمحوں کی بھی دیر ہو گئی تو قیامت برپا ہو جائے گی۔ عمران ان کی کیفیت دیکھ کر خود بخود سنجیدہ ہو گیا۔ کیونکہ وہ سرسلطان کی طبیعت

اور فطرت سے اچھی طرح واقف تھا۔ اس لئے اسے احساس ہو گیا تھا کہ معاملہ انتہائی نازک اور گھمبیر ہے جس وجہ سے سرسلطان اس قدر پریشان ہو رہے ہیں۔ آفس میں داخل ہو کر سرسلطان عمران کو ساتھ لئے سیدھے ایک سائیڈ پر بنے ہوئے میٹنگ ہال کی طرف بڑھنے لگے۔

"آپ نے تو مجھے فوری طور پر بلایا تھا لیکن آپ خود"۔ عمران نے ان کی پریشانی کا گراف قدرے کم کرنے اور ان کے ذہن کو بدلنے کے لئے بات کرتے ہوئے کہا۔

"مجھے فوری طور پر صدر مملکت کے پاس جانا پڑا تھا"۔ سرسلطان نے مختصر سا جواب دیا اور میٹنگ ہال کا دروازہ کھول کر وہ اندر داخل ہو گئے۔ عمران بھی ان کے پیچھے اندر داخل ہوا تو اس نے دیکھا کہ ہال میں تین افریقی موجود تھے۔ سرسلطان کے اندر داخل ہوتے ہی وہ سب احتراماً اٹھ کھڑے ہوئے۔

"تشریف رکھیئے۔ پہلے میں ان کا تعارف کرا دوں۔ ان کا نام علی عمران ہے اور یہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کے نمائندہ خصوصی ہیں اور علی عمران یہ افریقی ملک ساتال کے محترم سفیر اور یہ ان کے ملک کے دو اہم افسران ہیں"۔۔۔۔ سرسلطان نے کہا اور عمران اور سب نے چند رسمی جملے بولے تو سرسلطان نے عمران کو اپنے ساتھ رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ اس کے ساتھ ہی وہ خود بھی کرسی پر بیٹھے اور انہوں نے جیب سے ایک کاغذ نکالا اور اسے عمران کے سامنے رکھ دیا۔

"آپ پہلے اسے پڑھ لیں تاکہ آپ کو اس مسئلے کا پس منظر کسی حد تک معلوم ہو جائے"۔۔۔۔ سرسلطان نے بڑے مودبانہ لہجے میں کہا۔

"پہلے تو آپ یہ بات نوٹ کر لیں کہ میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کا چیف نہیں ہوں۔ صرف ایک نمائندہ ہوں اور ظاہر ہے نمائندے کی حیثیت اتنی نہیں ہو سکتی کہ آپ مجھے ہی آپ کہنا شروع کر دیں۔ اس لئے اب اگر آپ نے میرے لئے آپ کا لفظ استعمال کیا تو پھر مجھے بھی احتجاجاً واک آؤٹ کرنا پڑے گا"۔۔۔۔ عمران نے کاغذ ہاتھ میں لیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ جیسے تم کہو۔ بہرحال یہ کاغذ پڑھو"۔ سرسلطان نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا تو عمران نے کاغذ پڑھنا شروع کر دیا۔ یہ کاغذ افریقی ملک ماکینا کے صدر کی طرف سے پاکیشیا کے صدر کے نام لکھا گیا ایک سرکاری خط تھا۔ جس کا لب لباب یہ تھا کہ وہ انتہائی افسوس کے ساتھ اطلاع دینا چاہتے ہیں کہ ڈاکٹر عالم کو پراسرار طور پر اغواء کر لیا گیا ہے۔ ان کی حکومت ڈاکٹر عالم کی بازیابی کے لئے حتی الامکان کوششیں کر رہی ہے لیکن ابھی تک اس معاملے میں کوئی پرامید بات سامنے نہیں آئی اور اگر حکومت پاکیشیا ڈاکٹر عالم کی بازیابی کے لئے اپنی کوئی ٹیم بھیجنا چاہے تو حکومت ان کی ہر ممکن امداد کرنے کے لئے تیار ہے اور ساتھ ہی یہ بھی درج

تھا کہ سائنیٹک کے تمام کاغذات بھی ڈاکٹر عالم کی ہی تحویل میں تھے"---- عمران نے کاغذ پڑھا اور پھر میز پر رکھ دیا۔

"یہ ڈاکٹر عالم کون ہیں"---- عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"میں تمہیں پس منظر بتاتا ہوں۔ جنوبی افریقی ممالک معدنیات سے مالامال ہیں اس لئے ایکریمیا اور یورپ کے ممالک نے ان ملکوں پر جابرانہ قبضہ کر رکھا تھا لیکن وہاں کے عوام کی بیداری اور بے پناہ جدوجہد کے نتیجے میں یہ ممالک آزاد ہو گئے اور انہوں نے اپنے ملک سے ملنے والی معدنیات کو خود استعمال کرنے کی پلاننگ شروع کر دی۔ اس سلسلے میں مختلف ممالک کے ماہرین کو انہوں نے دعوت دی۔ چنانچہ پاکیشیا کے ماہرین ارضیات بھی ان ممالک میں کام کرتے رہے۔ ملک ساتال میں ایک پاکیشیائی ماہر ارضیات ڈاکٹر عالم کام کر رہے تھے۔ انہوں نے وہاں ایک ایسی دھات کے وسیع ذخیرے کا کھوج لگایا جسے اگر زمین سے نکال کر صاف کیا جائے تو یہ دنیا کی انتہائی قیمتی ترین دھاتوں میں شمار ہو سکتی ہے۔ اس ذخیرے کی دریافت کے بعد معاہدے کے تحت پاکیشیا اور ساتال کے درمیان ایک خفیہ معاہدہ طے پا گیا۔ اس معاہدے کے تحت پاکیشیا کے ماہرین اس دھات کو نکالیں گے اور صاف کریں گے اور جو دھات نکلے گی اس کی نصف حکومت ساتال کی ملکیت ہوگی اور نصف حکومت پاکیشیا کی ملکیت میں آجائے گی۔ چونکہ یہ انتہائی قیمتی دھات ہے اس لئے اس کی دریافت کو انتہائی خفیہ رکھا گیا تاکہ سپرپاورز یا دوسرے ممالک اس میں مداخلت نہ کر سکیں۔ لیکن اب اچانک یہ خط صدر مملکت کو موصول ہوا جس میں یہ درج ہے کہ ڈاکٹر عالم کو پراسرار طور پر اغوا کر لیا گیا ہے اور اس دھات کے ذخیرے کے سلسلے میں تمام کاغذات بھی ان کی تحویل میں ہیں۔ صدر صاحب نے خط موصول ہونے پر حکومت ساتال کے صدر سے فون پر گفتگو کی تو انہوں نے بتایا کہ ڈاکٹر عالم ان کے شاہی محل میں ہی ٹھہرے ہوئے تھے اور تمام کاغذات بھی ان کے پاس ہی تھے۔ دو روز قبل اچانک وہ اپنے کمرے سے غائب پائے گئے اور ابھی تک ان کے بارے میں باوجود سرتوڑ کوششوں کے کوئی سراغ نہیں لگایا جاسکا اور چونکہ پاکیشیا حکومت نے معاہدے کے تحت مزید ماہرین اور دھات کو صاف کرنے کی مشینری وہاں بھجوانی تھی اس لئے ساتال کے صدر نے یہ خط لکھ دیا تاکہ جب تک ڈاکٹر عالم کا سراغ نہ مل جائے اس وقت تک ان ماہرین اور مشینری کو روکا جا سکے۔ چونکہ یہ معاہدہ پاکیشیا کے بھی انتہائی مفاد میں تھا اس لئے ڈاکٹر عالم کا اغوا پاکیشیا کے لئے ایک بہت بڑا دھچکا ثابت ہوا ہے۔ صدر صاحب چاہتے ہیں کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اس سلسلے میں کام کرے تاکہ ڈاکٹر عالم اور ان کی تحویل میں کاغذات کو فوری طور پر برآمد کرایا جا سکے۔ اس لئے میں نے تمہیں کال کیا تھا۔ ساتال کی حکومت نے اپنے دو اہم سرکاری افسران بھی فوری طور پر یہاں

بھیجے ہیں تاکہ وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اس سلسلے میں ضروری معلومات مہیا کر سکیں۔ یہ دونوں صاحبان موجود ہیں اور ساتال کے محترم سفیر بھی تشریف رکھتے ہیں"۔۔۔۔۔ سرسلطان نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو عمران کے چہرے پر یکلخت انتہائی سنجیدگی کے تاثرات ابھر آئے۔ اسے اب احساس ہوا تھا کہ سرسلطان کیوں اس قدر پریشان تھے۔

"آپ جو ضروری معلومات مہیا کرنا چاہتے ہیں وہ فرما دیں تاکہ میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف تک ان معلومات کو پہنچا سکوں"۔۔۔۔۔ عمران نے ان دونوں افریقی صاحبان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میرا نام موٹالے ہے اور میں ملک ساتال کی انٹیلی جنس کا سیکنڈ چیف ہوں۔ یہ میرے ساتھی ہیں جناب راگوٹا۔ ان کا تعلق پریذیڈنٹ ہاؤس کی سیکورٹی سے ہے۔ ہمارے محکموں نے اس سلسلے میں اب تک جو کوششیں کی ہیں ان سے صرف اتنا معلوم ہو سکا ہے کہ ڈاکٹر عالم کو ایک خفیہ یہودی تنظیم شاکس نے اغوا کیا ہے۔ شاکس بین الاقوامی تنظیم ہے اور طویل عرصہ سے ساتال میں ایکریمی مفادات کے تحت کام کر رہی ہے۔ اس کے ہیڈکوارٹر کے بارے میں صرف سنا گیا ہے کہ یہ ہیڈکوارٹر ساتال کے شمال مشرق میں جنگل کے اندر ہے لیکن آج تک حکومت ساتال کی سرتوڑ کوشش کے باوجود اس ہیڈکوارٹر کو ٹریس نہیں کیا جا سکا اور نہ ہی اس کا کوئی اہم آدمی ہاتھ آسکا ہے کیونکہ کہا جاتا ہے کہ حکومت ساتال کے انتہائی اہم افراد درپردہ شاکس کی سرپرستی کرتے ہیں"۔۔۔۔۔ موٹالے نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کس طرح معلوم ہوا ہے کہ یہ اغوا شاکس نے کیا ہے"۔ عمران نے پوچھا۔

"پریذیڈنٹ ہاؤس کے ایک گارڈ پر ہمیں شک تھا۔ ہم نے اس پر تھرڈ ڈگری استعمال کی تو اس نے بتایا کہ اس اغوا میں شاکس کا ہاتھ ہے لیکن وہ ایک معمولی مہرہ تھا۔ اسے مزید کچھ معلوم نہ تھا۔ اس لئے اسے گولی مار دی گئی"۔۔۔۔۔ اس بار موٹالے کے دوسرے ساتھی نے جواب دیا۔

"لیکن کیا اب تک شاکس نے ڈاکٹر عالم کو زندہ رکھا ہوگا۔ ان کا مقصد تو ان سے وہ کاغذات حاصل کرنے تھے۔ آپ یہ بتائیں کہ اگر انہوں نے یہ کاغذات حاصل بھی کر لئے تو وہ اسے کس طرح استعمال کریں گے کیونکہ معاہدہ تو بہرحال حکومت ساتال نے کرنا ہے۔ بغیر حکومت ساتال کی مرضی کے وہاں سے وہ دھات کیسے نکالی جا سکتی ہے"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ساتال میں بے شمار معدنیات کے ذخائر ہیں اور مختلف ممالک کی پارٹیاں معاہدوں کے تحت وہاں ہر جگہ کام کر رہی ہیں چونکہ ڈاکٹر عالم نے اس دھات کے ذخیرے کا محل وقوع کسی کو نہ بتایا تھا اس لئے یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ کوئی بھی ملک خاموشی سے وہ

دھات نکال کر ساتال سے شفٹ کر دے۔ ہمیں تو اس کا علم تک نہ ہو سکے گا۔ اگر ہمیں اس ذخیرے کے محل وقوع کا علم ہوتا تو پھر اس جگہ کی نگرانی کی جا سکتی تھی"۔۔۔۔ موٹالے نے کہا۔

"لیکن ظاہر ہے جہاں جہاں سے معدنیات نکالی جا رہی ہوں گی وہ ساری جگہیں حکومت ساتال کے علم میں ہوں گی اس لئے اگر کسی نئی جگہ سے دھات نکالی جائے گی تو حکومت کو اس کا علم ہو جائے گا"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ساتال کا زیادہ تر رقبہ پہاڑی ہے اور ان پہاڑوں پر انتہائی گھنے جنگلات ہیں اس لئے مکمل طور پر کسی بھی جگہ کی نگرانی نہیں ہو سکتی اور ویسے بھی معاہدے کے تحت کارروائی ہوتی ہے۔ اس لئے حکومت ساتال صرف واجبی سی نگرانی کرتی ہے"۔۔۔۔ موٹالے نے جواب دیا۔

"جناب میں آپ کو اصل صورت حال بتا دوں۔ اصل صورت حال یہ ہے کہ دھات حکومت ساتال کے لئے انتہائی قیمتی ہے اور حکومت ساتال بہرحال اس میں اپنا حصہ حاصل کرنا چاہتی ہے اس لئے کہ کل اگر کوئی اور پارٹی اس دھات کے بارے میں حکومت سے معاہدہ کرنا چاہے گی تو ہماری حکومت پاکیشیا سے معاہدہ کینسل کرنے اور اس پارٹی سے معاہدہ کرنے پر مجبور ہو جائے گی لیکن ہم چاہتے ہیں کہ ایسا نہ ہو لیکن اگر ایسا ہو گیا تو پھر حکومت مجبور ہو گی"۔۔۔۔ اس بار سفیر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ صاحبان کو یہاں تشریف لانے کی تکلیف اٹھانی پڑی۔ میں یہ ساری ضروری تفصیلات پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف تک پہنچا دوں گا۔ اس کے بعد وہ جو مناسب سمجھیں گے کریں گے اور اگر انہوں نے کوئی ٹیم وہاں بھیجنے کا فیصلہ کیا تو آپ کو سرکاری طور پر اطلاع دے دی جائے گی"۔۔۔۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف یہ فیصلہ بھی کر سکتے ہیں کہ ڈاکٹر عالم کو بازیاب نہ کیا جائے"۔۔۔۔ سفیر کے ساتھ ساتھ موٹالے اور اس کے ساتھی نے چونک کر انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ ایسا بھی ہو سکتا ہے کیونکہ ظاہر ہے ڈاکٹر عالم سے زیادہ اہمیت ان کاغذات کی ہے۔ شاکس یا جس تنظیم نے بھی انہیں اغوا کیا ہے انہوں نے لامحالہ وہ کاغذات ان سے حاصل کر کے ان کو ہلاک کر دیا ہو گا اس لئے اب مسئلہ ان کاغذات کی برآمدگی کا ہے لیکن ہو سکتا ہے کہ جب تک کاغذات برآمد ہوں تب تک حکومت ساتال کسی دوسری پارٹی سے معاہدہ کر لے۔ ایسی صورت میں پاکیشیا کی تمام کارروائی تو بیکار چلی جائے گی"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"ہماری خواہش تو یہی ہے کہ یہ معاہدہ بھی قائم رہے اور اس پر عمل بھی ہو۔ باقی آپ کے چیف جو فیصلہ چاہیں کریں۔ بہرحال ہم اپنی طرف سے ان کاغذات کی برآمدگی کے لئے کوئی کسر نہ چھوڑیں

گے۔ اب ہمیں اجازت"۔۔۔۔۔ سفیر صاحب نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑے ہوئے۔ ان کے اٹھتے ہی موٹالے اور ان کا ساتھی بھی کھڑا ہو گیا اور عمران اور سرسلطان کو بھی اٹھنا پڑا۔

"آیئے میں آپ کو کار تک چھوڑ آؤں"۔۔۔۔۔ سرسلطان نے کہا۔

"سرسلطان اگر آپ اجازت دیں تو میں آپ کی واپسی تک یہاں رہوں تاکہ اس سلسلے میں مزید بات چیت کی جا سکے"۔ عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے"۔۔۔۔۔ سرسلطان نے کہا اور پھر عمران نے سفیر اور دونوں افریقیوں سے مصافحہ کیا اور تینوں سرسلطان کے ساتھ میٹنگ روم سے باہر نکل گئے۔ عمران نے ان کے جانے کے بعد سامنے رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا۔ فون سیٹ کے نیچے لگا ہوا بٹن پریس کرتے ہوئے فون کو ڈائریکٹ کیا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ایکسٹو"۔۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایکسٹو کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں طاہر۔ سرسلطان کے آفس سے۔ ابھی یہاں سے افریقی ملک ساتال کے سفیر اور ان کے دو اہم افسر جن میں ایک وہاں کی انٹیلی جنس کے سیکنڈ چیف ہیں جن کا نام موٹالے ہے اور دوسرے پریذیڈنٹ ہاؤس میں سیکورٹی کے افسر ہیں۔ واپس سفارت خانے گئے ہیں۔ تم فوری طور پر صدیقی کو کال کر کے اس کی ڈیوٹی لگا دو کہ وہ اس سفارت خانے میں ان دونوں افسروں کی نقل و حرکت کی نگرانی کے ساتھ ساتھ ان کے فون ٹیپ کرنے کا بندوبست کرے۔ مجھے اس بارے میں تفصیلی رپورٹ ملنی چاہئے"۔ عمران نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"لیکن عمران صاحب۔ سفارت خانے کے فون کیسے ٹیپ ہوں گے"۔۔۔۔۔ بلیک زیرو نے اس بارے اپنے اصل لہجے میں کہا

"صدیقی کو اس کی خاص ٹریننگ حاصل ہے۔ اس کے پاس ایسے جدید آلات بھی موجود ہیں کہ وہ ایسا کر سکتا ہے۔ تم اسے میرا حوالہ دے کر کہہ دینا کہ وہ یہ گفتگو مونو کال چیکر کے ذریعے ٹیپ کر سکتا ہے"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ لیکن کیا کوئی نیا کیس شروع ہو گیا ہے"۔ بلیک زیرو نے پوچھا۔

"میں جلد دانش منزل آ رہا ہوں پھر تفصیل سے باتیں ہوں گی۔ تم صدیقی کی ڈیوٹی فوراً لگا دو"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد سرسلطان واپس آ گئے۔

"ہاں اب بتاؤ کہ اس سلسلے میں کیا کرو گے"۔ سرسلطان نے اندر داخل ہوتے ہی عمران سے مخاطب ہو کر کہا جو ان کی آمد پر ان کے استقبال کے لئے اٹھ کر کھڑا ہو چکا تھا۔

"آپ پہلے مجھے یہ بتائیں کہ ڈاکٹر عالم کی اصل رپورٹ کہاں

ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اصل رپورٹ۔ کیا مطلب"۔۔۔۔ سرسلطان نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہماری حکومت نے معاہدہ کر لیا۔ کیا یہ معاہدہ صرف ڈاکٹر عالم کی زبانی بات سن کر کیا گیا تھا۔ ظاہر ہے انہوں نے اس سلسلے میں تفصیلی و تحقیقی رپورٹ تیار کی ہوگی۔ پھر اس پر ماہرین کے بورڈ نے غور کیا ہوگا۔ اس کی فزیبلٹی رپورٹ تیار کی گئی ہوگی۔ دھات کے ذخیرے کا حجم' اس کی مالیت' اس جگہ کا محل و قوع' اس کے نقشے' وہاں اسے صاف کرنے کے لئے لگائی جانے والی مشینری کی قیمت اور تفصیلی رپورٹیں۔ یہ سب کچھ مکمل ہونے کے بعد ہی سرکاری طور پر یہ معاہدہ کیا گیا ہوگا۔ یہ سب رپورٹیں کہاں ہیں"۔۔۔۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ تمہاری بات تو درست ہے۔ میرے ذہن میں تو یہ بات ہی نہیں آئی تھی۔ یہ سب کچھ تو وزارت معدنیات کے پاس ہوگا۔ میں سیکرٹری سے بات کرتا ہوں"۔۔۔۔ سرسلطان نے کہا اور ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس سر"۔۔۔۔ ان کے دوبار کریڈل دباتے ہی دوسری طرف سے ان کے سیکرٹری کی مودبانہ آواز سنائی دی۔

"سیکرٹری معدنیات ڈاکٹر خالد صاحب سے بات کراؤ"۔ سرسلطان نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"ڈاکٹر عالم صدر مملکت کے انتہائی قریبی رشتہ دار ہیں۔ اس لئے صدر صاحب اس سلسلے میں ذاتی دلچسپی بھی لے رہے ہیں"۔ سرسلطان نے رسیور رکھتے ہوئے کہا تو عمران چونک پڑا۔

"آپ کا مطلب ہے کہ یہ ساری پریشانی رشتہ داری کی وجہ سے ہے۔ اس میں حب الوطنی کا کوئی دخل نہیں ہے"۔۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ نہیں۔ میرا یہ مطلب نہیں ہے۔ تم صدر صاحب کے بارے میں اچھی طرح جانتے ہو کہ وہ پاکیشیا سے کس قدر محبت کرتے ہیں لیکن ظاہر ہے قریبی رشتہ دار کی اس طرح اچانک گمشدگی کے اثرات بھی تو ان پر مرتب ہوتے ہیں۔ آخر وہ انسان بھی ہیں"۔۔۔۔ سرسلطان نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ عمران ان کی بات کا کوئی جواب دیتا۔ فون کی گھنٹی بج اٹھی اور سرسلطان نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"۔۔۔۔ سرسلطان نے کہا۔

"سیکرٹری معدنیات ڈاکٹر خالد صاحب سے بات کیجئے جناب"۔۔۔۔ دوسری طرف سے سیکرٹری کی مودبانہ آواز سنائی دی چونکہ سرسلطان نے اس بار رسیور اٹھانے سے پہلے لاؤڈر کا بٹن آن کر دیا تھا۔ اس لئے دوسری طرف سے آنے والی آواز عمران کو بخوبی سنائی دے رہی تھی۔

"ہیلو۔ ڈاکٹر خالد بول رہا ہوں"۔۔۔۔ چند لمحوں بعد ایک

بھاری سی آواز سنائی دی۔

"سلطان بول رہا ہوں ڈاکٹر خالد۔ افریقی ملک ساتال کی حکومت کے ساتھ ایک قیمتی دھات کے سلسلے میں پاکیشیا کا معاہدہ ہوا ہے۔ کیا آپ کو اس کا علم ہے"۔۔۔۔۔ سرسلطان نے کہا۔

"بالکل جناب۔ یہ معاہدہ ہماری وزارت نے ہی کیا ہے"۔ دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"ڈاکٹر عالم صاحب نے یہ دھات دریافت کی اور ان کی رپورٹ پر ہی یہ معاہدہ ہوا تھا۔ ڈاکٹر عالم صاحب نے اس سلسلے میں فزیبلٹی رپورٹ داخل کرائی ہوگی۔ وہ رپورٹ مجھے چاہئے"۔ سرسلطان نے کہا۔

"سوری سرسلطان۔ ایسی کوئی رپورٹ ہماری وزارت کے پاس نہیں ہے۔ ڈاکٹر عالم صاحب صدر صاحب کے قریبی عزیز ہیں۔ صدر صاحب نے ہمیں اس معاہدے کے کوائف بتا کر حکم دیا تھا کہ اس سلسلے میں معاہدے کی شرائط تیار کی جائیں۔ چنانچہ ہم نے وہ تیار کر کے پریذیڈنٹ ہاؤس بھجوا دیں۔ اس کے بعد معاہدہ ہو گیا اور اس کی تصدیق شدہ نقل ہمارے پاس پہنچ گئی اور بس"۔ ڈاکٹر خالد نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ نے اس سلسلے میں تفصیلات پریذیڈنٹ ہاؤس سے کیوں طلب نہیں کی تھیں"۔۔۔۔ سرسلطان نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"صدر صاحب نے خود ہم سے فون پر براہ راست بات کرتے ہوئے حکم دیا تھا۔ ان کے حکم کی تعمیل ہم پر فرض ہے چنانچہ ان کے حکم کی تعمیل کی گئی"۔۔۔۔ ڈاکٹر خالد نے جواب دیا۔

"اوکے۔ شکریہ"۔۔۔۔۔ سرسلطان نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی رسیور قدرے غصیلے انداز میں کریڈل پر رکھ دیا۔

"تم نے سن لیا کہ ایسی کوئی رپورٹ نہیں ہے"۔ سرسلطان نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"آپ صدر صاحب سے بات کریں۔ وہاں یقیناً موجود ہوگی"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا تو سرسلطان نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے رسیور اٹھایا اور پھر نیچے لگا ہوا بٹن پریس کر کے اس نے اسے ڈائریکٹ کیا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس ملٹری سیکرٹری ٹو پریذیڈنٹ"۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے صدر صاحب کے ملٹری سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"سلطان بول رہا ہوں سیکرٹری وزارت خارجہ۔ صدر صاحب سے بات کراؤ"۔۔۔۔ سرسلطان نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہیلو"۔۔۔۔۔ چند لمحوں بعد صدر صاحب کی بھاری اور باوقار آواز سنائی دی۔

"سلطان بول رہا ہوں جناب"۔۔۔۔۔ سرسلطان نے مودبانہ لہجے میں کہا۔

"فرمایئے"۔۔۔۔ دوسری طرف سے صدر نے پوچھا تو

سرسلطان نے ساتال پراجیکٹ کی فزیبلٹی رپورٹ کے بارے میں تفصیل بتاتے ہوئے اس رپورٹ کے بارے میں پوچھا۔

"وہ رپورٹ ڈاکٹر عالم نے خود ہی تیار کی تھی اور معاہدے کے بعد وہ رپورٹ اپنے ساتھ لے گئے تھے تاکہ اس سلسلے میں مزید تحقیقات کر سکیں۔ سیکرٹ سروس کے چیف صاحب سے کیا بات ہوئی ہے۔ اس بارے میں کیا رپورٹ ہے"۔۔۔۔ صدر صاحب نے جواب دیا۔

"ابھی ان سے تو بات نہیں ہوئی جناب۔ ان کے نمائندہ خصوصی علی عمران سے بات ہوئی ہے۔ انہوں نے ہی یہ رپورٹ مانگی ہے۔ وہ اس وقت میرے پاس موجود ہیں۔ اگر آپ ان سے بات کرنا چاہیں تو۔۔۔۔" سرسلطان نے انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا۔

"بات کراؤ"۔۔۔۔ دوسری طرف سے صدر صاحب نے باوقار سے لہجے میں کہا۔

"لیس سر۔ حقیر فقیر پر تقصیر علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بذبان خود بول رہا ہوں جناب"۔۔۔۔ عمران کی زبان رسیور لیتے ہی رواں ہو گئی جبکہ سرسلطان کے ہونٹ بھنچ گئے اور ان کے چہرے پر غصے کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ وہ آنکھوں سے عمران کو مذاق کرنے سے باز رہنے کا اشارہ کر رہے تھے۔

"مسٹر علی عمران۔ رپورٹ کے سلسلے میں سرسلطان کو میں نے بتا دیا ہے۔ چونکہ یہ سب کچھ خفیہ رکھا گیا تھا اس لئے رپورٹ بھی

ڈاکٹر عالم کے پاس ہی ہے۔ ڈاکٹر عالم کی بازیابی انتہائی ضروری ہے۔ آپ چیف صاحب کو میری طرف سے بھی کہہ دیں کہ وہ اس سلسلے میں فوری طور پر حرکت میں آجائیں"۔۔۔۔ صدر صاحب نے عمران کی باتوں کو نظرانداز کرتے ہوئے اسی طرح باوقار لہجے میں کہا۔

"جناب۔ چیف صاحب کی اب کوئی عمر رہ گئی ہے حرکت کرنے کی۔ وہ ویسے بھی انتہائی سنجیدہ ہوتے جا رہے ہیں۔ شاید ان پر بڑھاپا کچھ ضرورت سے زیادہ ہی اثر انداز ہوتا جا رہا ہے اور دوسری بات یہ جناب کہ کیا چیف صاحب اس لئے حرکت کریں کہ ڈاکٹر عالم صاحب آپ کے قریبی عزیز ہیں"۔۔۔۔ عمران بھلا کہاں باز آنے والا تھا۔

"حرکت سے میرا مطلب ایکشن لینے کا تھا۔ یہ معاہدہ پاکیشیا کے مجموعی مفاد کے لئے انتہائی اہم ہے۔ یہ صرف ڈاکٹر عالم صاحب کا مسئلہ نہیں ہے پورے ملک کا مسئلہ ہے اور مجھے یقین ہے کہ سیکرٹ سروس کے چیف جناب ایکسٹو اس کی اہمیت کو آپ سے زیادہ سمجھتے ہوں گے۔ خدا حافظ"۔۔۔۔ دوسری طرف سے صدر صاحب نے ایک بار پھر عمران کی باتوں کو نظرانداز کرتے ہوئے اسی طرح سنجیدہ اور باوقار لہجے میں جواب دیا اور اس کے ساتھ خود ہی رابطہ ختم کر دیا۔

"یہ خود تو حرکت کرنے سے بھاگ گئے۔ دوسروں کو حرکت

کرنے کا کہہ رہے ہیں"---- عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"یہ تم نے کیا بکواس شروع کر دی تھی۔ جانتے ہو کہ صدر کا عہدہ کس قدر باوقار ہوتا ہے۔ کیا تمہارا اب دماغ خراب ہو گیا ہے"---- سرسلطان نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"میرے علاقے کی اصلاحی کمیٹی کا صدر بھی یہی کہتا ہے لیکن کوئی اس کی بات ہی نہیں سنتا اور وہ بیچارہ اکیلا ہی اپنے باوقار عہدے کو کاندھے پر اٹھائے دفتروں کے چکر کاٹتا رہتا ہے"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا لیکن سرسلطان نے اس دوران رسیور اٹھایا اور ایک بار پھر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس ملٹری سیکرٹری ٹو پریذیڈنٹ"---- رابطہ قائم ہوتے ہی ایک بار پھر ملٹری سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"سلطان بول رہا ہوں۔ صدر صاحب سے بات کرائیں"۔ سرسلطان نے کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ آن کریں"---- دوسری طرف سے اسی طرح مودبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"ہیلو"---- چند لمحوں بعد صدر صاحب کی باوقار اور سنجیدہ آواز سنائی دی۔

"سلطان بول رہا ہوں جناب۔ میں معذرت خواہ ہوں جناب کہ علی عمران نے آپ کے عہدے کے وقار کا خیال رکھے بغیر اس طرح کی گفتگو کی ہے۔ دراصل اس کا مزاج اور فطرت ہی ایسی ہو گئی ہے۔ اس نے دانستہ آپ سے گستاخی نہیں کی۔ ویسے میں اس کی طرف سے آپ سے ذاتی طور پر معذرت خواہ ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ آپ بھی اسے نظرانداز کر دیں گے"---- سرسلطان نے انتہائی معذرت خواہانہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"میں نے ان کی باتوں کا برا نہیں منایا سرسلطان۔ میں ان کے مزاج اور طبیعت سے کافی حد تک واقف ہوں۔ آپ پریشان نہ ہوں۔ عمران صاحب کی ہر بات قابل قبول ہو سکتی ہے جن کی بے پناہ صلاحیتیں ملک و قوم کے لئے مسلسل کام آ رہی ہوں۔ خدا حافظ"---- دوسری طرف سے صدر صاحب نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو سرسلطان نے اطمینان کا ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"سن لیا تم نے۔ صدر صاحب تمہارے بارے میں کیسے خیالات رکھتے ہیں اور تم نے ان سے کیسی بچگانہ گفتگو کی ہے۔ آئندہ اگر تم نے حفظ مراتب کا خیال نہ رکھا تو میں تم سے ناراض بھی ہو سکتا ہوں"---- سرسلطان نے کہا۔

"صدر صاحب واقعی وسیع القلب اور اعلیٰ ظرف کے مالک ہیں لیکن مجھے یقین ہے کہ آئندہ وہ بھی حفظ مراتب کا خیال رکھیں گے"---- عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ انہوں نے مراتب کی کون سی خلاف ورزی کی

ہے"۔۔۔۔ سرسلطان نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"انہوں نے سیکرٹ سروس کے چیف جناب ایکسٹو کو حرکت کرنے کے لئے کہا ہے۔ اب آپ خود ہی سوچیں کہ کیا جناب ایکسٹو صاحب کے لئے ایسے الفاظ کہنے انہیں زیب دیتے ہیں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سرسلطان بے اختیار ہنس پڑے ۔

"وہ تو انہوں نے محاورتاً کہہ دیا تھا۔ ویسے کاش انہیں معلوم ہوتا کہ وہ خود کیسی کیسی حرکتیں کرتا رہتا ہے"۔۔۔۔ سرسلطان نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔ ان کا موڈ بدل گیا تھا۔

"حرکت میں برکت ہوتی ہے جناب۔ اس لئے آپ اب مجھے حرکت میں آنے اور یہاں سے جانے سے منع نہیں کریں گے"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی وہ کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"لیکن اس کیس کے سلسلے میں تم نے کیا فیصلہ کیا ہے"۔ سرسلطان نے بھی اٹھتے ہوئے کہا۔

"ابھی کچھ کہا نہیں جا سکتا۔ میں نے بلیک زیرو کو یہاں سے فون کرکے ایک اہم رپورٹ حاصل کرنے کے لئے کہا ہے۔ اس کے بعد کوئی فیصلہ کروں گا۔ ویسے اس ملاقات میں اس دوسرے افسر کی باتوں سے تو مجھے ایک اور شک پڑ رہا ہے کہ کہیں ڈاکٹر عالم کی گمشدگی میں خود حکومت ساتال کا ہی ہاتھ نہ ہو۔ وہ شاید کسی وجہ سے پاکیشیا سے معاہدہ ختم کرنا چاہتی ہے"۔۔۔۔ عمران نے میٹنگ ہال سے نکل کر آفس میں آتے ہوئے کہا۔

"میں وزارت خارجہ کا سیکرٹری ہوں اور اس عہدے پر رہنے کی وجہ سے مجھے اکثر غیر ملکی صدور اور ایسے ہی دوسرے افراد سے ملنا پڑتا ہے۔ ساتال کے صدر سے بھی کئی بار مل چکا ہوں۔ میرا ذاتی خیال ہے کہ وہ اس معاملے میں شریک نہیں ہو سکتے۔ البتہ ہو سکتا ہے کہ کوئی اور سلسلہ ہو"۔۔۔۔ سرسلطان نے جواب دیا۔

"ابھی تو میں نے صرف شک کا اظہار کیا ہے۔ اصل حالات تو بعد میں سامنے آئیں گے۔ بہرحال یہ تو میرا فرض ہے کہ جس کام سے بھی پاکیشیا کا کوئی مفاد وابستہ ہو وہ کام ضرور کروں"۔ عمران نے جواب دیا اور سرسلطان نے اطمینان بھرے انداز میں سرہلا دیا اور عمران سرسلطان کو خدا حافظ کہہ کر ان کے آفس سے باہر آگیا۔

ایک بڑے سے کمرے کے درمیان ایک کرسی پر ایک ادھیڑ عمر آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس کا سر انڈے کی طرح سفید تھا۔ چھوٹی چھوٹی داڑھی تھی۔ آنکھوں پر موٹے فریم کی نظر والی عینک تھی۔ اس کے جسم پر سوٹ تھا لیکن وہ بری طرح مسلا ہوا نظر آرہا تھا۔ اس کا جسم کرسی کے ساتھ رسیوں سے باندھا ہوا تھا۔ اس آدمی کے چہرے پر شدید پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے۔ کمرے میں اس کے علاوہ اور کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ وہ آدمی خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ یہ ڈاکٹر عالم تھا۔ پاکیشیا کا معروف ماہر ارضیات۔ اسے ابھی تھوڑی دیر پہلے ہوش آیا تھا اور ہوش میں آنے کے بعد وہ یہ سب کچھ دیکھ رہا تھا اور انتہائی پریشان ہو رہا تھا کیونکہ وہ تو پریذیڈنٹ ہاؤس میں اپنے مخصوص کمرے میں سویا ہوا تھا لیکن اب اس کی آنکھیں کھلیں تو اس نے اپنے آپ کو یہاں اس حال میں دیکھا تھا۔ اس لئے اسے سمجھ نہ آرہی تھی کہ اس کے ساتھ کیا ہوا۔ اسی لمحے سامنے دیوار میں موجود دروازہ کھلا اور ڈاکٹر عالم نے چونک کر دروازے کی طرف دیکھا۔ دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر چونک پڑا کہ دروازے سے دو ایکریمی اندر داخل ہو رہے تھے۔ ان کے پیچھے دو مقامی افراد تھے اور ان مقامی افراد کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں۔

"تمہیں ہوش آگیا ڈاکٹر عالم"۔۔۔۔ ایک غیر ملکی نے آگے بڑھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کے ساتھ ہی وہ ڈاکٹر عالم کی کرسی کے سامنے موجود دو کرسیوں میں سے ایک پر بیٹھ گیا۔ اس کے ساتھ دوسرا ایکریمی بغیر کچھ کہے خاموشی سے ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گیا جبکہ دونوں مقامی مسلح آدمی ان کے پیچھے بڑے چوکنے انداز میں کھڑے ہو گئے تھے۔

"تم لوگ کون ہو اور یہ کون سی جگہ ہے۔ مجھے یہاں کیوں لایا گیا ہے اور کیوں باندھا گیا ہے"۔۔۔۔ ڈاکٹر عالم نے خشک لہجے میں کہا تو وہ ایکریمی بے اختیار ہنس پڑا۔

"ایک ہی سانس میں اتنے سوالات۔ بہرحال میں تمہارے سوالات کے جوابات دیتا ہوں۔ میرا نام گرناڈ ہے اور یہ میرا ساتھی ہے جیکب۔ یہ تو ہوا ہمارا تعارف۔ تمہیں بیہوش کرکے یہاں لایا گیا ہے اور باندھا اس لئے گیا ہے کہ تم ہمارے ساتھ تعاون نہ کرو تو اطمینان سے تمہاری ہڈیاں توڑ دی جائیں"۔۔۔۔ اس آدمی نے جس نے اپنا نام گرناڈ بتایا تھا' بڑے ٹھنڈے لہجے میں مسکراتے

ہوئے کہا۔

"کس قسم کا تعاون"——— ڈاکٹر عالم نے چونک کر کہا۔

"ہمیں معلوم ہے کہ تمہارا تعلق پاکیشیا سے ہے اور تم نے یہاں سروے کرنے کے بعد ایک انتہائی قیمتی دھات سولنم کا ایک کافی بڑا ذخیرہ دریافت کر لیا ہے اور تمہاری رپورٹ کے بعد حکومت ساتال نے اس دھات کو نکالنے اور اسے صاف کرنے کا معاہدہ حکومت پاکیشیا سے کر لیا ہے لیکن ہم ایسا نہیں چاہتے۔ یہ دھات ہم خود نکالنا چاہتے ہیں اور خود ہی فروخت کرنا چاہتے ہیں۔ تمہیں اس لئے اغوا کیا گیا ہے تاکہ تم ہمیں اپنی وہ رپورٹ دے دو جو تم نے اس بارے میں تیار کی ہے۔ اگر تم شرافت سے ایسا کرو گے تو زندہ بھی رہو گے اور ٹوٹ پھوٹ سے بھی بچ جاؤ گے اور تمہیں خاموشی سے پاکیشیا پہنچا دیا جائے گا ورنہ دوسری صورت میں رپورٹ تو بہرحال تمہیں ہمارے حوالے کرنی ہی ہوگی لیکن تمہارے جسم میں موجود ہڈیوں کی سلامتی اور تمہاری زندگی کی کوئی گارنٹی نہیں دی جا سکتی"——— گرناڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہارا تعلق ایکریمین حکومت سے ہے"——— ڈاکٹر عالم نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ ہمارا تعلق ایک بین الاقوامی خفیہ تنظیم سے ہے جس کا کام ایسی دھاتوں کی تلاش، انہیں حاصل کرنے اور پھر خود اسے فروخت کرنا ہے"——— گرناڈ نے جواب دیا۔

"تمہارا تعلق سٹاکس سے تو نہیں ہے"——— ڈاکٹر عالم نے کہا تو اس بار گرناڈ بے اختیار چونک پڑا۔

"تم سٹاکس کے بارے میں کیسے جانتے ہو"——— گرناڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے اس بارے میں سنا ہوا ہے۔ کیونکہ میرا تعلق دھاتوں سے ہی ہے اور تم نے ابھی جو کچھ بتایا ہے یہ کام سٹاکس کرتی ہے"——— ڈاکٹر عالم نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ مجھے تسلیم ہے کہ ہمارا تعلق سٹاکس سے ہے"——— گرناڈ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"لیکن جب تمہیں یہ بھی معلوم ہے کہ اس دھات کے نکالنے میں باقاعدہ حکومت ساتال کو نہ صرف رپورٹ مل چکی ہے بلکہ اس نے حکومت پاکیشیا سے معاہدہ کر لیا ہے تو ظاہر ہے یہ دھات اب کسی صورت بھی تم بغیر حکومت ساتال کی مرضی کے نہیں نکال سکتے"——— ڈاکٹر عالم نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"حکومت ساتال کو اس کا حصہ چاہیے وہ اسے مل جائے گا۔ اس کے بعد اسے کیا دلچسپی رہ جاتی ہے کہ یہ دھات پاکیشیا نکالے یا ایکریمیا یا کوئی اور ملک"——— گرناڈ نے جواب دیا۔

"تو پھر تمہیں حکومت ساتال سے براہ راست رابطہ کرنا چاہیے تھا"——— ڈاکٹر عالم نے کہا۔

"اس سے ہمارا رابطہ موجود ہے اور وہیں سے ہمیں علم ہوا

ہے کہ تم نے کوئی رپورٹ ابھی تک حکومت سامال کے حوالے نہیں کی۔ سب کچھ تم نے اپنے پاس رکھا ہوا ہے اور یہ بھی سن لو کہ اب تک تم سے اس لئے باتیں ہو رہی ہیں کہ میرے نقطہ نظر سے تم ایک عالم اور ماہر آدمی ہو اور میں نہیں چاہتا کہ تم پر کسی قسم کا تشدد ہو۔ لیکن اب تمہارے سوالات ختم ہو جانے چاہئیں۔ تم ہمیں بتاؤ کہ وہ رپورٹ کہاں ہے"۔۔۔۔ گرناڈ نے اس بار قدرے سخت لہجے میں کہا۔

"تم نے لامحالہ مجھے اغوا کرنے کے بعد میرے کمرے کی تلاشی لی ہوگی"۔۔۔۔ ڈاکٹر عالم نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن ہمیں وہاں سے کوئی رپورٹ نہیں ملی"۔ گرناڈ نے جواب دیا۔

"تو اس سے تم سمجھ سکتے ہو کہ میرے پاس کوئی رپورٹ موجود نہیں"۔۔۔۔ ڈاکٹر عالم نے کہا۔

"تو پھر کہاں ہے"۔۔۔۔ گرناڈ نے پوچھا۔

"پاکیشیا میں ہے وزارت معدنیات کے پاس"۔۔۔۔ ڈاکٹر عالم نے جواب دیا تو گرناڈ بے اختیار چونک پڑا۔

"تو پھر تم یہاں کیا کر رہے ہو"۔۔۔۔ گرناڈ نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ اس کی پیشانی پر شکنوں کی خاصی تعداد ابھر آئی تھی۔

"میں تو یہاں اور کام کر رہا ہوں۔ میں نے صرف یہی ایک دھات دریافت کرکے خاموش تو نہیں ہو جانا تھا۔ میرا تو کام ہی یہی ہے کہ میں اس سلسلے میں مسلسل کوششیں کرتا رہوں"۔۔۔۔ ڈاکٹر عالم نے کہا۔

"اور اگر تمہاری وزارت سے یہ رپوٹ نہ ملی تو پھر"۔ گرناڈ نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"موجود تو وہیں ہونی چاہیے۔ تعلق بھی انہی کا بنتا ہے"۔ ڈاکٹر عالم نے کہا۔

"اوکے۔ ہم معلوم کر لیتے ہیں۔ اس کے بعد تم سے باتیں ہوں گی"۔۔۔۔ گرناڈ نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"لیکن کیا میں اس وقت تک یہاں بند رہوں گا"۔ ڈاکٹر عالم نے کہا۔

"ہمیں زیادہ وقت نہیں لگے گا۔ زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹے کے اندر معلوم ہو جائے گا بلکہ وہاں سے رپوٹ فیکس ہو کر یہاں پہنچ جائے گی"۔۔۔۔ گرناڈ نے جواب دیا اور واپس دروازے کی طرف مڑ گیا۔ اس کے ساتھ ہی اس کے ساتھی بھی دروازے کی طرف مڑ گئے اور چند لمحوں بعد وہ سب کمرے سے باہر چلے گئے اور اس کے ساتھ ہی دروازہ بند ہو گیا۔ ڈاکٹر عالم نے ایک طویل سانس لیا۔ اس کے چہرے پر اب شدید پریشانی کے تاثرات ابھرے آئے تھے۔

"اب کیا کیا جائے۔ یہ لوگ تو اب معاف نہیں کریں گے اور میں ان کا مقابلہ نہیں کر سکتا"۔۔۔۔ ڈاکٹر عالم نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر انہوں نے یکلخت چیخنا شروع کر دیا۔ دو تین بار چیخنے کے

بعد دروازہ ایک بار پھر کھلا اور وہی مقامی آدمی اندر آ گئے جو پہلے ان غیر ملکیوں کے ساتھ آئے تھے۔

"کیا بات ہے۔ کیوں چیخ رہے ہو"۔۔۔۔ ان میں سے ایک نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"مجھے ٹوائلٹ کی شدید حاجت محسوس ہو رہی ہے۔ مجھے شدید تکلیف ہے اور اگر میں ٹوائلٹ نہ گیا تو مجھے کچھ بھی ہو سکتا ہے۔ پلیز مجھے ٹوائلٹ تک لے جاؤ"۔۔۔۔ ڈاکٹر عالم نے اس طرح بھنچے بھنچے لہجے میں کہا جیسے واقعی انہیں شدید تکلیف محسوس ہو رہی ہو۔

"ٹھیک ہے چلو"۔۔۔۔ ان میں سے ایک نے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے ڈاکٹر عالم کی رسیاں کھولنا شروع کر دیں۔

"یہ سن لو۔ اگر تم نے کوئی شرارت کی تو ایک لمحے میں گردن ٹوٹ جائے گی"۔۔۔۔ دوسرے نے کہا۔

"میں نے کیا شرارت کرنی ہے۔ میں تو اس ٹائپ کا آدمی نہیں ہوں"۔۔۔۔ ڈاکٹر عالم نے جواب دیا اور رسیاں کھل جانے کے بعد وہ دونوں اسے اپنے گھیرے میں لے کر اس کمرے سے باہر آئے۔ آگے ایک طویل راہداری تھی۔ راہداری کے اختتام سے پہلے ایک دروازہ تھا۔

"یہ ٹوائلٹ ہے۔ جاؤ"۔۔۔۔ ان میں سے ایک نے دروازہ کھولتے ہوئے کہا۔

"شکریہ"۔۔۔۔ ڈاکٹر عالم نے کہا اور تیزی سے اندر داخل ہو گئے۔ انہوں نے دروازہ اندر سے بند کر لیا اور پھر تیزی سے اپنا کوٹ اتارا۔ اس کی پشت پر ایک چھوٹے سے دھاگے کو کھینچا تو سرر کی آواز کے ساتھ ہی وہ جگہ کسی جیب کے منہ کی طرح کھل گئی۔ ڈاکٹر عالم نے اندر ہاتھ ڈالا اور جب ان کا ہاتھ باہر آیا تو ان کے ہاتھ میں ایک مائیکرو فلم تھی جسے خصوصی طور پر چھپے انداز میں بنایا گیا تھا۔ ڈاکٹر عالم کو چونکہ ساتال میں رہتے اور کام کرتے ہوئے کافی عرصہ گزر گیا تھا اور انہیں سٹاکس کے بارے میں معلومات حاصل تھیں۔ انہیں معلوم تھا کہ پہلے بھی سٹاکس نے اس طرح کاغذات حاصل کر لئے تھے اس لئے وہ بیحد محتاط رہتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ انہوں نے کوئی رپورٹ نہ ہی پاکیشیا میں چھوڑی تھی اور نہ ہی حکومت ساتال کے حوالے کی تھی۔ چونکہ پاکیشیا کے صدر ان کے قریبی عزیز تھے اور ان پر بیحد اعتماد کرتے تھے اس لئے انہوں نے صدر سے اس رپورٹ کو خفیہ رکھنے کا اجازت لے لی تھی اور حکومت ساتال نے بھی پاکیشیا کے صدر کی بات پر یقین کرتے ہوئے معاہدہ کر لیا تھا۔ ڈاکٹر عالم نے یہ رپورٹ کمپیوٹر پر خصوصی کوڈ میں تیار کرنے کے بعد اسے مائیکرو فلم میں تبدیل کرا لیا تھا۔ ان کے کمرے میں جہاں وہ رہائش پذیر تھے ایسے جدید مائیکرو کمپیوٹر موجود تھے جس میں یہ مائیکرو فلم لگا کر وہ اس رپورٹ پر مزید کام آسانی سے کر لیتے تھے۔ اس فلم کی حفاظت کے لئے انہوں نے اپنے کوٹ کی پشت پر خفیہ خانہ بھی تیار کرایا ہوا تھا۔ یہی وجہ تھی

کہ شاکس کو ان کے کمرے میں رپوٹ نہ مل سکی تھی اور اب وہ اس فلم کو کسی ایسی جگہ پر محفوظ کرنا چاہتے تھے جہاں سے سوائے ان کے اور کسی کو نہ مل سکے۔ ٹوائلٹ کو غور سے دیکھنے کے بعد آخرکار انہیں ایک جگہ نظر آگئی۔ ٹوائلٹ کی دیواروں اور فرش پر ماربل لگا ہوا تھا لیکن شاید ٹوائلٹ کو بنے ہوئے کافی عرصہ ہو گیا تھا اس لئے جگہ جگہ سے ماربل پلیٹوں کے کنارے ٹوٹ سے گئے تھے۔ اس طرح کئی جگہوں پر ایسے رخنے سے بن گئے تھے جن میں یہ فلم آسانی سے چھپائی جا سکتی تھی۔ انہوں نے یہ فلم ایک رخنے میں ڈالی اور پھر اسے انگلی کی مدد سے آگے کو دبایا تو وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ فلم کافی اندر چلی گئی تھی۔ شاید اس رخنے کے عقب میں دیوار میں کوئی سوراخ تھا۔ جب ان کی انگلی نے مزید آگے جانے سے انکار کر دیا تو انہوں نے انگلی نکالی۔ ایک لمحے کے لئے غور سے اس رخنے کو دیکھا اور پھر مطمئن ہو کر انہوں نے کوٹ پہن لیا اور دروازہ کھول کر باہر آگئے۔

"بیحد شکریہ۔ لیکن کیا میرا دوبارہ باندھا جانا ضروری ہے"۔۔۔۔ ڈاکٹر عالم نے کہا۔

"ہاں۔ حکم یہی ہے اور ہم نے حکم کی تعمیل کرنی ہے"۔ ایک مقامی آدمی نے کہا اور ڈاکٹر عالم خاموش ہو گئے۔ اس طرح ڈاکٹر عالم کو اسی کمرے میں واپس لا کر ایک بار پھر کرسی پر بٹھا کر رسیوں سے باندھ دیا گیا اور دونوں مقامی افراد کمرے سے باہر چلے گئے اور دروازہ بند ہو گیا۔ ڈاکٹر عالم اب ذہنی طور پر بیحد مطمئن سے ہو گئے تھے۔ اب ان کی تلاشی لینے پر بھی یہ فلم انہیں نہیں مل سکتی۔ ویسے بھی انہیں یقین تھا کہ انہیں اس بات کا تصور بھی نہ ہو گا کہ پراجیکٹ کی رپورٹ کسی مائیکرو فلم میں تبدیل کر دی گئی ہو گی۔ لیکن پھر ایک خیال کے آتے ہی وہ بے اختیار چونک پڑے۔

"اوہ۔ یہ بات تو میں نے سوچی ہی نہ تھی۔ اگر انہوں نے تشدد کیا تو پھر۔۔۔۔" ڈاکٹر عالم نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اتنی بات تو وہ بھی سمجھتے تھے کہ وہ ان لوگوں کے تشدد کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ ویسے بھی وہ دل کے مریض تھے۔ ہو سکتا ہے کہ تشدد کی وجہ سے وہ ہلاک ہو جائیں تو ایسی صورت میں بھی مائیکرو فلم تو ضائع ہو جائے گی اور پاکیشیا کا بھی نقصان ہو گا۔ اس لئے اب وہ سوچ رہے تھے کہ انہیں کیا کرنا چاہئے۔ لیکن کوئی بات ان کی سمجھ میں نہ آ رہی تھی اور پھر وہ ایسی کوئی ترکیب سوچتے رہے۔ کافی وقت گزر گیا اور دروازہ ایک بار پھر کھلا اور گرناڈ اور اس کا ساتھی اندر آگئے لیکن ان دونوں کے چہرے بگڑے ہوئے نظر آ رہے تھے۔ ان کے پیچھے وہی دونوں مقامی آدمی تھے۔

"تم نے ہمارے ساتھ جھوٹ بولا ہے۔ وہاں کوئی رپورٹ نہیں ہے ہم نے تمام معلومات حاصل کر لی ہیں اور اب تمہیں بتانا پڑے گا کہ رپورٹ کہاں ہے"۔۔۔۔ گرناڈ نے انتہائی درشت لہجے میں کہا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ رپورٹ وہاں نہ ہو۔ تم میری بات کراؤ سیکرٹری معدنیات سے"۔۔۔۔ ڈاکٹر عالم نے کہا۔

"نہیں اب کوئی بات نہیں ہو سکتی۔ اب تمہیں خود ہی سب کچھ بتانا پڑے گا۔ بولو۔ ورنہ"۔۔۔۔ گرناڈ نے انتہائی بگڑے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک تیز دھار خنجر باہر نکال لیا۔

"سنو مسٹر۔ میں دل کا مریض ہوں۔ اس لئے اگر تم نے مجھ پر تشدد کیا تو میں ہلاک ہو جاؤں گا۔ اس لئے تمہاری بہتری اسی میں ہے کہ تم مجھ پر تشدد نہ کرو۔ تمہیں رپورٹ چاہئے وہ تمہیں مل جائے گی۔ یہ میرا وعدہ"۔۔۔۔ ڈاکٹر عالم نے کہا۔

"ہم تمہاری لاش سے بھی اگلوا لیں گے سمجھے۔ بولو کہاں ہے رپورٹ"۔۔۔۔ گرناڈ نے پہلے سے زیادہ بگڑے ہوئے لہجے میں کہا اور تیزی سے آگے بڑھنے لگا۔

"میں کہتا ہوں کہ مجھ پر۔۔۔۔" ڈاکٹر عالم نے کہنا شروع کیا لیکن دوسرے لمحے گرناڈ کا ہاتھ گھوما اور ڈاکٹر عالم کے حلق سے بے اختیار کربناک چیخ نکل گئی۔ ڈاکٹر عالم کے جسم میں درد کی تیز لہر برق کے کوندے کی طرح دوڑتی چلی گئی اس کے ساتھ ہی انہیں محسوس ہوا جیسے ان کا دل یکلخت رک گیا ہو اور ان کے دماغ میں یکلخت اندھیرا سا چھا گیا۔ پھر اندھیرے میں جیسے اچانک کوئی جگنو چمکتا ہے ایسے ہی ان کے ذہن میں روشنی کا نقطہ نمودار ہوا اور پھر آہستہ آہستہ یہ روشنی پھیلتی چلی گئی اور جب یہ روشنی پوری طرح پھیلی تو ڈاکٹر عالم کی آنکھیں کھل گئیں۔ انہوں نے دیکھا کہ وہ ایک آرام دہ بستر پر لیٹے ہوئے تھے اور ان کے گرد دو ڈاکٹر اور چند نرسیں بھی موجود تھیں۔ گلوکوز بھی لگا ہوا تھا۔

"انہیں ہوش آگیا ہے۔ اب یہ خطرے سے باہر ہیں۔ باس کو اطلاع کر دو"۔۔۔۔ ایک ڈاکٹر نے اپنے ساتھی سے کہا اور وہ تیزی سے مڑ کر چلا گیا۔

"میں کہاں ہوں"۔۔۔۔ ڈاکٹر عالم نے کہا۔

"آپ ہسپتال میں ہیں۔ آپ پر دل کا شدید دورہ پڑا تھا لیکن شکر ہے آپ بچ گئے ہیں۔ ورنہ۔۔۔۔" اس ڈاکٹر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کس ہسپتال میں ہوں"۔۔۔۔ ڈاکٹر عالم نے پوچھا۔

"سوری۔ یہ نہیں بتایا جا سکتا اور ابھی آپ باتیں نہ کریں ورنہ پھر دورہ پڑ گیا تو یہ جان لیوا بھی ہو سکتا ہے"۔۔۔۔ ڈاکٹر نے کہا اور ڈاکٹر عالم خاموش ہو گئے۔ بہرحال ڈاکٹر اور نرسیں سب ایکریمی تھے اور جس طرح ڈاکٹر نے انہیں ہسپتال کے بارے میں بتانے سے انکار کر دیا تھا اس سے وہ یہ بات سمجھ گئے تھے کہ یہ ہسپتال شاکس کے تحت ہو گا۔ تھوڑی دیر بعد گرناڈ ان کے قریب آگیا۔ اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات تھے۔

"تم تو حد درجہ بزدل آدمی ہو ڈاکٹر عالم۔ خنجر کی ایک خراش

سے ہی ختم ہونے لگے تھے"۔۔۔۔۔ گرناڈ نے کہا۔

"میں نے تمہیں پہلے ہی بتایا تھا کہ میں دل کا مریض ہوں لیکن، تم نے میری بات کا یقین ہی نہ کیا تھا"۔۔۔۔۔ ڈاکٹر عالم نے جواب دیا۔

"میرا خیال تھا کہ تم جھوٹ بول رہے ہو۔ بہرحال اب تم بچ تو گئے ہو لیکن اب ہم نے اپنا طریقہ کار بدلنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ اب تمہارے لاشعور کو مشینری سے چیک کر کے تم سے رپورٹ کے بارے میں معلومات حاصل کی جائیں گی اور یہ بھی بتا دوں کہ اس مشینری کے استعمال سے تمہارے جسم پر تو کوئی اثر نہیں پڑے گا لیکن تمہارے ذہن پر اثر پڑ سکتا ہے۔ تم ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ذہنی طور پر معذور بھی ہو سکتے ہو۔ تمہاری یادداشت بھی غائب ہو سکتی ہے اور اس کے علاوہ اور بھی بہت کچھ ہو سکتا ہے۔ اس لئے تمہاری بہتری اسی میں ہے کہ تم ازخود ہمیں سب کچھ بتا دو۔ ہمارا وعدہ کہ تمہیں زندہ سلامت تمہارے ملک پہنچا دیا جائے گا"۔ گرناڈ نے کہا۔

میں نے تمہیں جو کچھ بتایا ہے وہ واقعی درست ہے۔ میں نے تو تم سے کہا تھا کہ میری بات کراؤ لیکن تم نے خود ہی بات نہیں کرائی"۔۔۔۔۔ ڈاکٹر عالم نے کہا۔

"سوری ڈاکٹر۔ اب ایسا ممکن نہیں ہے۔ کیونکہ تمہارے اغوا کی خبر پاکیشیا تک پہنچ چکی ہے اور ہم نہیں چاہتے کہ کسی بھی ذریعے سے ہمارے اس اڈے کے بارے میں کسی کو معلوم ہو سکے۔ اب تو سب کچھ تمہیں ہی بتانا پڑے گا"۔۔۔۔۔ گرناڈ نے جواب دیا

"جب مجھے معلوم ہی نہ ہوگا تو میں بتاؤں گا کیا"۔ ڈاکٹر عالم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ڈاکٹر۔ یہ کب تک اس قابل ہو جائے گا کہ اس کا لاشعور چیک کیا جا سکے"۔۔۔۔۔ گرناڈ نے ساتھ کھڑے ہوئے ڈاکٹر سے پوچھا۔

"یہ صرف جسمانی تشدد کے قابل نہیں ہے ورنہ اس کا ذہن تو طاقتور ہے۔ آپ جب چاہیں ذہنی طور پر اس سے پوچھ گچھ کر سکتے ہیں"۔۔۔۔۔ ڈاکٹر نے جواب دیا۔

"اوکے۔ پھر اسے سپیشل روم میں بھجواؤ۔ میں یہ کام فوری طور پر کرنا چاہتا ہوں"۔۔۔۔۔ گرناڈ نے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔ ڈاکٹر نے ڈاکٹر عالم کو سپیشل روم میں لے جانے کی ہدایات دیں اور پھر خود بھی واپس چلا گیا۔ ڈاکٹر عالم کے سٹریچر کو دھکیل کر پہلے اس کمرے سے باہر لے جایا گیا اور پھر ایک طویل راہداری سے گزار کر سٹریچر کو ایک بڑے کمرے میں پہنچا دیا گیا جہاں دیوار کے ساتھ ایک قدآدم مشین موجود تھی۔ گرناڈ وہاں موجود تھا۔ اس کے ساتھ ہی تین آدمی موجود تھے جنہوں نے سفید کوٹ پہنے ہوئے تھے۔ جیسے ہی سٹریچر وہاں پہنچا' ایک آدمی نے جلدی سے مشین کی سائیڈ پر لٹکا ہوا شفاف شیشے کا کنٹوپ اٹھا کر ڈاکٹر عالم کے سر اور

گردن کے گرد چڑھایا اور پھر اسے بند کر دیا۔ پھر وہ اپنے دوسرے ساتھیوں کے ساتھ مشین کو آپریٹ کرنے میں مصروف ہو گیا۔ ڈاکٹر عالم خاموش لیٹے ہوئے تھے۔ وہ ذہنی طور پر اس لئے مطمئن تھے کہ جب وہ خود کچھ نہ بتائیں گے تو مشین ان سے کیا حاصل کر سکتی ہے لیکن پھر اچانک انہیں محسوس ہوا کہ اس کے ذہن میں ہلکی سی سرسراہٹ ہونے لگی ہے۔ بالکل ایسے جیسے دماغ کے اندر کوئی کیڑا آہستہ آہستہ حرکت کر رہا ہو۔ انہیں انتہائی بے چینی سی محسوس ہونے لگی لیکن چونکہ ان کا جسم سٹریچر کے ساتھ کلپ کر دیا گیا تھا اس لئے وہ معمولی سی حرکت بھی نہ کر سکتے تھے۔

"پراجیکٹ کی رپورٹ کہاں ہے؟"——— اچانک ڈاکٹر عالم کے کانوں میں گرناڈ کی آواز سنائی دی۔ اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن میں موجود سرسراہٹ یکلخت تیز ہو گئی۔

"رپورٹ باتھ روم میں ہے۔ باتھ روم میں ہے"۔ ڈاکٹر عالم نے اپنی ہی آواز خود سنی حالانکہ وہ شعوری طور پر بول نہ رہے تھے لیکن شاید ان کی زبان خود بخود حرکت میں آ گئی تھی۔

"کس باتھ روم میں"——— گرناڈ نے پوچھا۔

"جس کمرے میں مجھے باندھا گیا تھا وہاں سے باہر راہداری میں ایک باتھ روم ہے۔ رپورٹ اسی باتھ روم میں ہے"۔ ڈاکٹر عالم کو اپنی آواز سنائی دی۔

"یہ رپورٹ وہاں کیسے پہنچ گئی۔ تم تو بندھے ہوئے تھے"۔ گرناڈ کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"میں نے پیٹ کے درد کا بہانہ کیا تھا اور مجھے باتھ روم لے جایا گیا تھا"——— ڈاکٹر عالم نے جواب دیا۔

"باتھ روم میں کہاں ہے یہ رپورٹ"——— گرناڈ نے پوچھا۔

"باتھ روم کی مغربی دیوار کے ایک رخنے میں"——— ڈاکٹر عالم نے جواب دیا۔

"رخنے میں رپورٹ کیسے ہو سکتی ہے۔ اتنی بڑی رپورٹ کیسے ایک رخنے میں چھپ سکتی ہے"——— گرناڈ نے کہا۔

"رپورٹ کو مائیکرو فلم میں تبدیل کیا گیا تھا۔ وہ فلم اس رخنے میں ہے"——— ڈاکٹر عالم نے کہا اور اس کے ساتھ ہی ڈاکٹر عالم کے ذہن کو ایک جھٹکا سا لگا اور اس کے ساتھ ہی ذہن پر تاریک چادر سی پھیلتی چلی گئی اور حواس ان کا ساتھ چھوڑ گئے۔

عمران سرسلطان کے آفس سے سیدھا دانش منزل پہنچا۔

"کوئی رپورٹ آئی ہے صدیقی کی طرف سے"---- عمران نے آپریشن روم میں داخل ہوتے ہی استقبال کے لئے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے بلیک زیرو سے پوچھا۔

"جی ہاں۔ صدیقی نے رپورٹ دی ہے کہ ساتال کے دونوں افسر سفارت خانے پہنچنے کے فوراً بعد ایک خصوصی چارٹرڈ طیارے کے ذریعے واپس ساتال چلے گئے ہیں۔ انہوں نے سفارت خانے سے باہر کوئی فون نہیں کیا"---- بلیک زیرو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ ذرا وہ ایڈریسز والی ڈائری دکھانا"۔ عمران نے کرسی پر بیٹھے ہوئے کہا تو بلیک زیرو نے میز کی دراز کھولی اور ایک سرخ جلد والی ضخیم سی ڈائری نکال کر اس نے عمران کے سامنے میز پر رکھ دی۔ عمران کافی دیر تک اس کی ورق گردانی کرتا رہا۔ پھر اس نے ڈائری بند کر کے واپس میز پر رکھی اور رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ فرسٹ کرائس ایجنسی"---- رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں سپیشل ون زیرو ون ممبر"---- عمران نے جواب دیا۔

"یس سر"---- دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ مودبانہ ہو گیا۔

"آپ کی ایجنسی میں معدنیات کے سلسلے میں کوئی خصوصی شعبہ ہے"---- عمران نے کہا۔

"یس سر۔ منرل کا علیحدہ شعبہ ہے جسے ایم سیکشن کہا جاتا ہے"---- دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اس کے انچارج سے بات کراؤ"---- عمران نے کہا۔

"ہولڈ آن کریں"---- دوسری طرف سے کہا گیا۔

ہیلو۔ شیلا بول رہی ہوں۔ انچارج ایم سیکشن"---- چند لمحوں کی خاموشی کے بعد ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"میرا نام علی عمران ہے اور میں سپیشل ون زیرو ون ممبر ہوں"---- عمران نے کہا۔

"یس سر۔ مجھے بتایا گیا ہے۔ آپ پاکیشیا سے بول رہے

ہیں"۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہاں۔ آپ کے شعبے میں شاکس نامی تنظیم کے بارے میں معلومات موجود ہیں"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"کیا یہ تنظیم معدنیات کے شعبے میں کام کرتی ہے"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہاں۔ لیکن آپ تو اس شعبے کی انچارج ہیں۔ آپ کو تو ویسے بھی ایسے ناموں کا علم ہونا چاہئے"۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"مجھے اس شعبے کی انچارج بنے ابھی ایک ہفتہ ہی ہوا ہے جناب۔ اس لئے آئی ایم سوری کہ میں زبانی طور پر آپ کو کچھ نہیں بتا سکتی۔ مجھے کمپیوٹر پر چیک کرنا ہوگا"۔۔۔ دوسری طرف سے معذرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"ٹھیک ہے۔ چیک کر کے بتائیں۔ میں ہولڈ کر رہا ہوں"۔ عمران نے کہا۔

"ہیلو سر۔ کیا آپ لائن پر ہیں"۔۔۔ تھوڑی دیر بعد ہی شیلا کی آواز سنائی دی۔

"یس"۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"شاکس کے بارے میں ہمارے پاس معلومات موجود ہیں۔ یہ معلومات کہاں بھجوائی جائیں"۔۔۔ شیلا نے کہا۔

"آپ موٹی موٹی باتیں فون پر ہی بتا دیں"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"شاکس بین الاقوامی تنظیم ہے۔ ایکریمیا کی سرپرستی اسے حاصل ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ایکریمیا کی غیر سرکاری تنظیم ہے۔ اس کے کافی شعبے ہیں لیکن ہمارے پاس اس کے سائنسی شعبے کے بارے میں معلومات موجود ہیں۔ اس شعبے کو شاکس میں بھی ایس سیکشن کہا جاتا ہے۔ ایس سیکشن کا ہیڈکوارٹر ایکریمیا میں ہی ہے لیکن اس بارے میں معلومات موجود نہیں ہیں۔ اس سیکشن کا کام سائنسی فارمولے چوری کرنا، ایکریمیا کے مخالف ملکوں کی سائنسی لیبارٹریاں ٹریس کر کے ختم کرنا اور۔۔۔" شیلا نے بولنا شروع کر دیا۔

"قطع کلامی کے لئے معذرت۔ کیا اس سائنسی سیکشن کا کوئی ایسا مزید سیکشن بھی ہے جو صرف معدنیات کو ڈیل کرتا ہو"۔ عمران نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں۔ ایک چھوٹا سا شعبہ موجود ہے۔ معلومات کے مطابق اس شعبے کی تمام تر کارکردگی افریقی ممالک میں ہے۔ اس شعبے کی سربراہ ایک خاتون ہے جس کا نام میڈم ٹاکسی بتایا گیا ہے۔ میڈم ٹاکسی خود بھی معدنیات کی ماہر ہے۔ اس سیکشن کو ٹاکسی سیکشن کہا جاتا ہے۔ اس کے ہیڈکوارٹر کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ جنوب مغربی افریقہ سے ملحقہ سمندر جنوبی بحراوقیانوس میں ایک نامعلوم جزیرہ ہورنگ میں ہے۔ ہورنگ کے بارے میں قطعاً کوئی معلومات موجود نہیں"۔۔۔ شیلا نے جواب دیا۔

"کیا یہ بات حتمی ہے کہ ان کا ہیڈکوارٹر ہورنگ میں ہی

ہے"---- عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں۔ یہ بات حتمی ہے لیکن ہورنگ کون سا جزیرہ ہے۔ اس بارے میں معلوم نہیں ہو سکا۔ البتہ یہ معلوم ہے کہ یہ جزیرہ جنوبی بحراوقیانوس میں واقع ہے"---- شیلا نے جواب دیا۔

"کیا آپ کی ایجنسی کی کوئی شاخ جنوب مغربی افریقی ملک ساتال میں بھی ہے"---- عمران نے پوچھا۔

"اس کے لئے آپ کو سپیشل سیکشن کے انچارج سے بات کرنا ہوگی۔ مجھے تو معلوم نہیں ہے۔ آپ کہیں تو میں ان سے آپ کی بات کرا دوں"---- شیلا نے کہا۔

"ہاں ضرور اور اس کے لئے خصوصی شکریہ"---- عمران نے کافی دیر بعد پہلی بار مسکراتے ہوئے کہا۔

"کوئی بات نہیں جناب۔ یہ تو میرا فرض ہے"---- دوسری طرف سے شیلا نے جواب دیا۔

"ہیلو گرمور بول رہا ہوں۔ انچارج سپیشل سیکشن"---- چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"شیلا نے آپ کو میرے متعلق بتا دیا ہو گا"---- عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ فرمائیے۔ میں آپ کی کیا خدمت کر سکتا ہوں"۔ دوسری طرف سے گرمور نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ کی ایجنسی کی کوئی شاخ جنوب مغربی افریقی ملک ساتال میں بھی ہے"---- عمران نے پوچھا۔

"براہ راست تو ہماری کوئی شاخ وہاں نہیں ہے البتہ وہاں ہمارے مخبر موجود ہیں جو ہمیں اطلاعات فراہم کرتے رہتے ہیں"---- گرمور نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا آپ کے مخبر مجھے بھی وہاں کے بارے میں کوئی اطلاع مہیا کر سکتے ہیں"---- عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ کیوں نہیں۔ لیکن اس کے لئے آپ کو انہیں علیحدہ معاوضہ دینا ہوگا"---- گرمور نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ معاوضہ انہیں مل جائے گا لیکن آدمی بااعتماد ہونے چاہئیں"---- عمران نے کہا۔

"اس بات کی آپ فکر نہ کریں۔ وہ لوگ بااعتماد ہیں۔ جو معاوضہ طے ہو آپ انہیں براہ راست بھجوا دیں۔ البتہ آپ کی ضمانت ہماری ایجنسی دے دے گی"---- گرمور نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے"---- عمران نے جواب دیا۔

"تو نوٹ کریں۔ ساتال میں ہمارا سب سے بااعتماد اور تیز مخبر وہاں کے ایک کلب کا مینجر ہے جس کا نام ناڈس ہے۔ کلب کا نام بھی ناڈس کلب ہے۔ یہ وہاں کا مشہور جرائم پیشہ آدمی ہے لیکن اس کے تعلقات ساتال کے تمام سرکاری اور فوجی محکموں سے بھی ہیں۔ میں اس کا فون نمبر آپ کو بتا دیتا ہوں۔ آپ نصف گھنٹے بعد اسے فون کر لیں میں اس دوران اسے بریف کر دوں گا۔ وہ آپ

سے مکمل تعاون کرے گا۔ آپ اسے ہماری تنظیم کا حوالہ دے کر اپنا کام بتا دیں"---- گرمور نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک فون نمبر بھی بتا دیا۔

"کیا یہ کلب ساتال کے دارالحکومت میں ہے"۔ عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں۔ ساتال کے دارالحکومت کارس میں یہ کلب ہے اور وہاں کا مشہور کلب ہے"---- گرمور نے جواب دیا۔

"او کے۔ بیحد شکریہ"---- عمران نے کہا اور ہاتھ بڑھا کر اس نے کریڈل دبا دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے کریڈل سے ہاتھ ہٹایا اور ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس انکوائری پلیز"---- رابطہ قائم ہوتے ہی انکوائری آپریٹر کی آواز سنائی دی۔

"جنوب مغربی افریقی ملک ساتال کے دارالحکومت کارس فون کرنا چاہتا ہوں۔ رابطہ نمبر بتا دیں"---- عمران نے کہا۔

"جی بہتر۔ ہولڈ آن کریں"---- دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر چند لمحوں بعد آپریٹر نے اسے پاکیشیا سے ساتال کا رابطہ نمبر اور پھر دارالحکومت کارس کا رابطہ نمبر بتا دیا"---- عمران نے آپریٹر کا شکریہ ادا کیا اور رسیور رکھ دیا۔

"کیا کوئی کیس شروع ہو گیا ہے"---- بلیک زیرو نے جو اس دوران خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ عمران کے رسیور رکھتے ہی اس سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"ہاں"---- عمران نے جواب دیا اور پھر سرسلطان کے فون آنے سے لے کر یہاں دانش منزل تک پہنچنے تک کی ساری کارروائی اور گفتگو اس نے بتا دی۔

"اوہ۔ یہ تو واقعی انتہائی اہم مشن ہے۔ لیکن ڈاکٹر عالم تو ان کے قبضے میں ہے۔ کاغذات بھی انہیں مل گئے ہوں گے۔ ایسی صورت میں آپ وہاں جا کر کیا کریں گے۔ کیا وہ کاغذات حاصل کریں گے"---- بلیک زیرو نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"میرا آئیڈیا ہے کہ ڈاکٹر عالم کو وہ لازماً زندہ رکھیں گے کیونکہ اس پراجیکٹ کے بارے میں جو کچھ ڈاکٹر عالم جانتا ہے اور کوئی نہیں جان سکتا اور ایسے ماہرین میں ایک خامی ہوتی ہے کہ وہ اپنے پراجیکٹس کو اس وقت تک خفیہ رکھنے کی کوشش کرتے ہیں جب تک وہ پراجیکٹ مکمل نہ ہو جائے۔ یہی خامی ڈاکٹر عالم میں ہے۔ اس کی تحقیقاتی رپورٹ کی کوئی کاپی حکومت پاکیشیا کے پاس نہیں ہے اس کے باوجود دونوں حکومتوں نے اس پراجیکٹ کے سلسلے میں معاہدے بھی کر لیا۔ اس سے دو باتیں ثابت ہوئی ہیں۔ ایک تو یہ کہ ڈاکٹر عالم اس مضمون پر اتھارٹی کی حیثیت رکھتا ہے کہ اس کی رپورٹ پر ساتال حکومت نے بھی آنکھیں بند کر کے اعتماد کر لیا ہے اور حکومت پاکیشیا نے بھی اور ڈاکٹر عالم خود اگر اس بارے میں اس قدر محتاط ہو سکتا ہے کہ اپنی حکومت پر بھی اس نے اپنے پراجیکٹ

کے بارے میں اعتماد نہیں کیا تو لامحالہ اس نے اس پراجیکٹ کی تمام تفصیلات کو کاغذ پر بھی منتقل نہ کیا ہوگا۔ کافی تفصیلات اس کے ذہن میں بھی چھپی ہوئی ہوں گی"---- عمران نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ ایسا ممکن ہے۔ پھر تو ڈاکٹر عالم کو بھی ساتھ برآمد کرنا ہوگا لیکن یہ بھی تو ہوسکتا ہے کہ وہ اسے ہلاک کر دیں اور اپنے ماہرین سے اس تفصیلات کو مکمل کرائیں یا ان کے ماہرین تمام تفصیلات زبردستی حاصل کر کے اسے ہلاک کر دیں"---- بلیک زیرو نے کہا۔

"ہونے کو تو بہت کچھ ہو سکتا ہے۔ دیکھو ہوتا کیا ہے۔ کوشش تو بہرحال کرنی ہے کیونکہ حکومت پاکیشیا کا مفاد اس پراجیکٹ میں موجود ہے اور چونکہ اسے دریافت بھی پاکیشیا کے ماہر نے کیا ہے اس لئے پاکیشیا کا یہ حق بنتا ہے کہ وہ اس سے بین الاقوامی اصولوں کے تحت فائدہ اٹھائے"---- عمران نے جواب دیا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران نے سامنے دیوار پر لگے ہوئے کلاک میں وقت دیکھا اور ایک بار پھر رسیور اٹھا کر اس نے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ناڈس کلب"---- ایک کرخت سی آواز سنائی دی۔

"پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں۔ مینجر ناڈس سے بات کرائیں"---- عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"پاکیشیا سے۔ اتنی دور سے۔ اچھا ہولڈ آن کریں"۔ دوسری طرف سے بولنے والے کے لہجے میں حیرت تھی۔

"ہیلو۔ ناڈس بول رہا ہوں"---- چند لمحوں بعد ایک کرخت اور چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ یوں لگ رہا تھا کہ جیسے بولنے والے کو اونچی آواز میں بولنے کی عادت ہو۔

"میں پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں۔ فرسٹ کرائس ایجنسی کے سپیشل سیکشن کے چیف گرمور نے آپ سے میرے متعلق بات کی ہوگی"---- عمران نے کہا۔

"اوہ ٹھیک ہے مجھے آپ کی کال کا انتظار تھا۔ فرمایئے میں آپ کی کیا خدمت کر سکتا ہوں"---- اس بار ناڈس کا لہجہ خاصا نرم تھا۔

"ساتال میں پاکیشیا کے ماہر ارضیات ڈاکٹر عالم پریذیڈنٹ ہاؤس میں مہمان تھے۔ انہیں انتہائی پراسرار انداز میں وہاں سے اغوا کر لیا گیا ہے۔ حکومت ساتال کا خیال ہے کہ ایسا ایک تنظیم شاکس نے کیا ہے۔ اس کے پاس انتہائی اہم سرکاری کاغذات تھے۔ کیا آپ اس سلسلے میں معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔ لیکن یہ معلومات حتمی ہونا چاہئیں"---- عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ بالکل کر سکتا ہوں اور پورے ساتال میں صرف ناڈس ہی یہ کام کر سکتا ہے۔ معلومات بھی حتمی ہوں گی لیکن معاوضہ میں اپنی مرضی کا لوں گا"---- دوسری طرف سے کہا گیا۔

"معاوضہ آپ کو آپ کی مرضی کا دیا جائے گا لیکن یہ معلوما
ہمیں چند گھنٹوں میں چاہئیں"---- عمران نے کہا۔
"صرف ایک گھنٹے کے اندر اندر آپ کو حتمی معلومات
جائیں گی۔ معاوضہ ایک لاکھ ڈالر ہوگا"---- ناڈس نے جوا
دیا۔

"ٹھیک ہے۔ مل جائے گا"---- عمران نے جواب دیا۔
"اوکے۔ آپ ایک گھنٹے بعد فون کریں"---- دوسری طر
سے کہا گیا اور عمران نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ اس
ساتھ ہی عمران اٹھا اور لائبریری کی طرف بڑھ گیا۔ لائبریری جا
اس نے ساتال کے بارے میں تمام معلوماتی کتابیں اور فلمیں ر
سے نکالیں اور پھر پہلے اس نے کتابوں کو سرسری طور پر دیکھا ا
پھر اس نے فلمیں چلا کر دیکھنا شروع کر دیں۔ تقریباً ایک گھنٹے تک
وہ اس کام میں مصروف رہا۔ اس طرح اسے ساتال کے بارے
انتہائی قیمتی اور فرسٹ ہینڈ معلومات مل گئی تھیں۔ پھر وہ اٹھا ا
واپس آپریشن روم میں پہنچ گیا۔ اس نے ایک بار پھر رسیور اٹھ
اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔
"ناڈس کلب"---- رابطہ قائم ہوتے ہی آواز سنائی دی۔
"پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں۔ مینجر سے بات
کراؤ"---- عمران نے کہا۔
"یس سر۔ ہولڈ آن کریں"---- دوسری طرف سے کہا گیا

"ہیلو۔ ناڈس بول رہا ہوں"---- چند لمحوں بعد ناڈس کی
آواز سنائی دی۔
"علی عمران بول رہا ہوں۔ پاکیشیا سے۔ کیا رپورٹ ہے"۔
عمران نے کہا۔
"جناب میں آپ کی کال کا منتظر تھا۔ میں نے اپنی توقع سے
بھی زیادہ معلومات حاصل کر لی ہیں۔ پاکیشیا کے ماہر ارضیات ڈاکٹر
عالم رضا کو واقعی شاکس نے اغوا کیا ہے اور اس اغوا میں پریذیڈنٹ
ہاؤس کے ملٹری سیکرٹری کا ہاتھ ہے۔ وہ شاکس کا آدمی ہے۔ یہاں
شاکس کا انچارج گرناڈ ہے۔ وہ اسے اغوا کر کے اپنے خفیہ ہیڈکوارٹر
میں لے گیا۔ وہاں ڈاکٹر عالم سے کاغذات حاصل کرنے کے لئے اس
پر تشدد کیا گیا لیکن ڈاکٹر عالم دل کا مریض تھا۔ اس تشدد کی وجہ
سے وہ مرتے مرتے بچا تو اس کے دماغ سے مشینوں کے ذریعے
معلومات حاصل کر لی گئیں اور وہ رپورٹ جو ان نے ایک باتھ ردم
کے رخنے میں چھپا دی تھی حاصل کر لی گئی۔ اس کے بعد ڈاکٹر عالم
کو ساتال سے ان کاغذات سمیت شفٹ کر دیا گیا ہے۔ یہی معلوم
ہوا ہے کہ اسے شاکس کے ہیڈکوارٹر ایکریمیا پہنچا دیا گیا
ہے"---- ناڈس نے تفصیل سے بتاتے ہوئے کہا۔
"کیا ڈاکٹر عالم کو زندہ ہیڈکوارٹر بھجوا دیا گیا ہے یا اسے ہلاک کر
دیا گیا ہے"---- عمران نے پوچھا۔
"انہیں زندہ بھجوا دیا گیا ہے کیونکہ جو کاغذات اس سے ملے

ہیں وہ ادھورے ہیں اور ڈاکٹر عالم کے ذہن پر جو مشین چلائی گئی تھی اس کی وجہ سے اس کا ذہن خراب ہو گیا ہے۔ اب ہیڈ کوار میں پہلے اس کے ذہن کا علاج ہو گا اور پھر اس کے ٹھیک ہونے اس سے باقی معلومات حاصل کی جائیں گی"۔۔۔ ناڈس نے جوار دیا۔

"ان کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"کہا تو یہی جاتا ہے کہ سٹاکس کا ہیڈ کوارٹر ایکریمیا میں ہے لیکن مزید معلومات حاصل نہیں ہوئیں اور نہ ہو سکتی ہیں"۔ ناڈس نے جواب دیا۔

"اچھا یہ بتاؤ کہ کیا تم کسی جزیرہ ہورنگ کے بارے میں جانتے ہو"۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"ہورنگ۔ نہیں' میں نے تو یہ نام پہلی بار سنا ہے"۔ ناڈس نے جواب دیا۔

"یہاں ساتال میں سٹاکس کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں تم جانتے ہی ہو گے"۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"نہیں۔ اسے انتہائی خفیہ رکھا جاتا ہے اور سچ بات یہ ہے کہ ہم سٹاکس کے خلاف کبھی کوئی کام نہیں کرتے۔ کیونکہ یہ انتہائی منظم اور بڑی تنظیم ہے۔ اگر اسے شک پڑ گیا تو پھر مجھ جیسے آدمی کو بھی چیونٹی کی طرح مسل دے گی۔ یہ معلومات بھی میں نے صرف گرمور کے کہنے پر حاصل کی ہیں ورنہ اگر اس کا حوالہ درمیان میں نہ ہوتا تو میں ایک کروڑ ڈالر کے بدلے بھی یہ کام نہ کرتا"۔ ناڈس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن تم نے جو معلومات بتائی ہیں ان سے تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ تمہارا مخبر ہیڈ کوارٹر کے اندر کا آدمی ہے"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"یہ معلومات مجھے گرناڈ کے ایک خاص آدمی سے ملی ہیں اور میں نے اسے اس کا بھاری معاوضہ ادا کیا ہے اور ساتھ ہی یہ حلف بھی دیا ہے کہ میں کسی صورت بھی اس کا نام کسی کے سامنے نہ لوں گا"۔۔۔ ناڈس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ اب اپنا بنک اکاؤنٹ نمبر اور بنک کے بارے میں تفصیلات بتا دو تاکہ تمہارا معاوضہ تمہیں پہنچا دیا جائے"۔۔۔ عمران نے کہا تو ناڈس نے اسے اس بارے میں تفصیل بتا دی۔

"اوکے۔ تھینک یو"۔۔۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا اور ایک بار پھر وہی سرخ جلد والی ڈائری اٹھا لی۔

"ذرا جنوب مغربی افریقہ کا تفصیلی نقشہ لائبریری سے لے آؤ۔ اب اس ہورنگ کا مسئلہ حل کرنا پڑے گا"۔۔۔ عمران نے کہا تو بلیک زیرو سر ہلاتا ہوا اٹھا اور لائبریری کی طرف بڑھ گیا۔ عمران اس دوران اس ڈائری کی ورق گردانی کرتا رہا۔ پھر اس نے ڈائری بند کر کے رکھی اور ایک بار پھر رسیور اٹھا لیا اور نمبر ڈائل کرنے شروع

کر دیئے۔

"نیشنل یونیورسٹی ایکسچینج"---- دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ڈاکٹر احمد خان سے بات کرائیں۔ ہیڈ آف جغرافیہ ڈیپارٹمنٹ۔ میں علی عمران بول رہا ہوں"---- عمران نے کہا۔

"ہولڈ آن کریں"---- دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ ڈاکٹر احمد خان بول رہا ہوں"---- چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"ڈاکٹر صاحب۔ میں علی عمران بول رہا ہوں۔ آپ کو شاید یاد ہو۔ دو تین سال قبل سرسلطان کی ذاتی دعوت میں آپ سے ملاقات ہوئی تھی۔ میرے ڈیڈی سنٹرل انٹیلی جنس کے ڈائریکٹر جنرل ہیں اور اس موضوع پر بھی کافی دیر تک ہماری گفتگو ہوئی تھی"۔ عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ہاں۔ ہاں۔ مجھے یاد آگیا ہے۔ آپ بیحد شگفتہ مزاج نوجوان تھے اور آپ نے اس سنجیدہ ترین محفل کو بھی اپنی باتوں سے زعفران زار بنا دیا تھا۔ بس مجھے یاد آگیا۔ فرمایئے۔ کیسے یاد کیا ہے"---- ڈاکٹر احمد خان کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"میں پاکیشیا کے ایک سرکاری ادارے سے وابستہ ہوں۔ جنوب مغربی افریقہ کے ساتھ جنوبی بحراوقیانوس میں کوئی جزیرہ ہے جسے ہورنگ جزیرہ کہا جاتا ہے لیکن اس نام کا نقشے پر کوئی جزیرہ نہیں ہے۔ ہو سکتا ہے کہ یہ اس کا مقامی یا قدیم نام ہو اور اب تبدیل کر دیا گیا ہو۔ کیا آپ اس بارے میں کوئی رہنمائی کر سکتے ہیں"۔ عمران نے کہا۔

اوہ - سوری عمران صاحب۔ اس سلسلے میں میری معلومات نہ ہونے کے برابر ہیں۔ میں بھی زیادہ سے زیادہ نقشے کو دیکھ کر ہی بات کر سکتا ہوں۔ اس علاقے پر میں نے کبھی کوئی خصوصی ریسرچ نہیں کی اور نہ ہی اس کی کبھی ضرورت پڑی ہے۔ البتہ کارمن کی انٹرنیشنل یونیورسٹی کے شعبہ جغرافیہ کے سربراہ ہیں ڈاکٹر پیرا سمتھ۔ انہوں نے جنوب مغربی افریقہ پر خصوصی ریسرچ کی ہوئی ہے اور اس سلسلے میں انہوں نے ایک بڑی معلوماتی کتاب بھی لکھی ہے۔ وہ میرے استاد بھی رہے ہیں اور اب بھی ان سے اکثر فون پر میری ملاقات ہوتی رہتی ہے۔ آپ انہیں فون کر کے میرا حوالہ دے دیں وہ یقیناً اس بارے میں آپ کی مدد کریں گے"---- دوسری طرف سے ڈاکٹر احمد خان نے جواب دیا۔

"بیحد شکریہ جناب۔ خدا حافظ"---- عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ بلیک زیرو اس دوران نقشہ لے آیا تھا۔ عمران نے نقشہ کھولا اور اس پر جھک گیا۔ جنوبی بحراوقیانوس میں تقریباً پچاس کے قریب چھوٹے بڑے جزیرے نقشے میں دکھائے گئے تھے لیکن ان میں سے کسی کا نام بھی ہورنگ نہیں تھا اور نہ ہی اس سے ملتا جلتا کوئی نام تھا۔ عمران کافی دیر تک نقشے کو دیکھتا رہا پھر اس نے نقشہ

بند کر دیا۔ اور رسیور اٹھا کر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"----- ایک آواز سنائی دی۔

"انٹرنیشنل یونیورسٹی کے شعبہ جغرافیہ کا نمبر چاہئے"۔ ع
نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور دوسری طرف سے فوراً ہی نمبر بتا دیا"
عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ہاتھ اٹھا کر ایک بار پھر نمبر ڈائل کر
شروع کر دیئے۔

"یس جیوگرافی ڈیپارٹمنٹ"----- رابطہ قائم ہوتے ہی اَ
نسوانی آواز سنائی دی۔

"میں پاکیشیا سے بول رہا ہوں۔ پاکیشیا کی نیشنل یونیورسٹی
ڈاکٹر احمد خان کے حوالے سے ڈاکٹر پیرا سمتھ سے بات کرنا چ
ہوں"----- عمران نے کہا۔

"ہولڈ آن کریں پلیز"----- دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ میں ڈاکٹر پیرا سمتھ بول رہا ہوں"----- چند لمحوں!
ایک باوقار سی آواز سنائی دی لیکن لہجے سے صاف محسوس ہو رہا
کہ بولنے والا خاصا عمر رسیدہ آدمی ہے۔

"میرا نام علی عمران ہے اور میں پاکیشیا سے بول رہا ہور
پاکیشیا کی نیشنل یونیورسٹی کے شعبہ جغرافیہ کے سربراہ ڈاکٹر احمد خ
نے آپ کا حوالہ دیا ہے"----- عمران نے اپنا تعارف کرا
ہوئے کہا۔

"جی۔ مجھے بتا دیا گیا ہے۔ فرمایئے"----- ڈاکٹر پیرا سمتھ ۔
اسی طرح باوقار لہجے میں کہا۔

"ڈاکٹر صاحب۔ جنوب مغربی افریقہ سے ملحقہ جنوبی
بحراوقیانوس میں ایک جزیرہ ہے جس کا نام ہورنگ بتایا جاتا ہے۔
لیکن نقشے میں اس نام کا کوئی جزیرہ موجود نہیں ہے۔ میں یہ پوچھنا
چاہتا ہوں کہ ہورنگ جزیرہ کس جزیرے کو کہا جاتا ہے۔ کیا یہ کسی
جزیرے کا قدیم نام ہے یا تبدیل شدہ نام ہے"----- عمران نے کہا۔

"ہورنگ جزیرہ واقعی اس علاقے میں موجود ہے لیکن یہ نام
انتہائی قدیم ناموں میں سے ہے۔ آج کل اس جزیرے کو ہوٹاما کہا
جاتا ہے۔ لیکن دلچسپ بات یہ ہے کہ ہوٹاما جزیرے کو بھی نقشے پر
ظاہر نہیں کیا گیا اور اس کی وجہ ایکریمیا کی وہاں کوئی خفیہ چھاؤنی
بتائی جاتی ہے۔ البتہ آج سے ستر سال پہلے جو نقشے شائع ہوئے تھے
ان میں ہورنگ اور ہوٹاما دونوں کے نام دیئے گئے تھے۔ میں نے
اس سارے علاقے پر تفصیلی تحقیقات کی ہے اس لئے مجھے اس
بارے میں علم ہے"----- ڈاکٹر پیرا سمتھ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جن نقشوں کا آپ ذکر رہے ہیں یہ نقشے کس کی طرف سے
جاری کئے گئے تھے"----- عمران نے پوچھا۔

"سر لارنس پاؤل انتہائی مشہور جغرافیہ دان گزرے ہیں۔
انہوں نے ان جزیروں پر تحقیقاتی کتاب شائع کی ہے۔ اس کتاب کا
نام سپیشل جیوگرافیکل انکوائری ہے۔ اس کتاب میں یہ نقشے موجود
ہیں"----- ڈاکٹر پیرا سمتھ نے جواب دیا۔

"اوکے۔ جناب۔ آپ کا بیحد شکریہ"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"یہ کتاب ہماری لائبریری میں موجود ہے۔ میں نے اسے سرسری طور پر دیکھا تھا لیکن کبھی تفصیل سے پڑھنے کا موقع ہی نہیں ملا"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور اٹھ کر لائبریری کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک کتاب موجود تھی۔ اس نے کتاب کھولی اور اس میں ایک تہہ شدہ نقشے کو کھول کر سامنے رکھ لیا۔ تھوڑی دیر بعد اس نے نقشے پر ایک جگہ پنسل سے نشان لگایا اور پھر بلیک زیرو کے لائے ہوئے موجود نقشے کو دیکھنے لگا۔ لیکن وہاں اس جزیرے کا وجود ہی نہ تھا۔ عمران غور سے موجودہ نقشے کو دیکھتا رہا۔ پھر اس نے اندازے سے ایک جگہ پنسل سے گول نشان لگایا۔

"ہورنگ جزیرہ یہاں ہونا چاہئے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"میرا خیال ہے اس کا صحیح محل وقوع معلوم کرنا بیحد ضروری ہے"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"معلوم ہو جائے گا۔ بہرحال یہ بات تو سامنے آگئی کہ اس نام کا جزیرہ موجود ہے اور تقریباً اسی مقام پر موجود ہے اور یہ بات بھی معلوم ہو گئی کہ ڈاکٹر عالم رضا اور ان کی رپورٹ کو اس جزیرے میں پہنچایا گیا ہے اور ابھی شاکس والے ان سے اتنا معلوم نہیں کر سکے کہ اس سے، فائدہ اٹھا کر وہ حکومت ساتال سے کوئی معاہدہ کر

سکیں۔ اس لئے اب یہ گنجائش نکل آئی ہے کہ اس جزیرے سے ڈاکٹر عالم رضا کو ان کی رپورٹ سمیت واپس لایا جائے"۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ تو بلیک زیرو نے اثبات میں سرہلا دیا۔

"لیکن عمران صاحب۔ یہ جزیرہ ایک بین الاقوامی تنظیم کا ہیڈکوارٹر بھی ہے اور اس تنظیم کو ایکریمیا کی سرپرستی اس حد تک حاصل ہے کہ اسے عالمی نقشوں پر بھی ظاہر نہیں ہونے دیا گیا۔ اس لئے وہاں سے ڈاکٹر عالم رضا کی برآمدگی کے لئے خاصی جدوجہد کرنا پڑے گی"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"یہ شیر کی کچھار میں داخل ہونے والی بات ہے۔ بہرحال ایسا کرنا تو ہے"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبرڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"جولیا بول رہی ہوں"۔۔۔۔ دوسری طرف سے تھوڑی دیر تک گھنٹی بجنے کی آواز کے بعد رسیور اٹھائے جانے اور پھر جولیا کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو"۔۔۔۔ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر"۔۔۔۔ جولیا کا لہجہ یکلخت مودبانہ ہو گیا۔

"تنویر، صفدر، کیپٹن شکیل اور صالحہ کو ایک گھنٹے بعد اپنے فلیٹ میں کال کر لو۔ میں نے عمران کو ضروری ہدایات دے دی ہیں۔ ایک انتہائی اہم مشن درپیش ہے۔ عمران تمہیں لیڈ کرے گا

اور بریف بھی وہی کرے گا"۔۔۔۔ عمران نے ایکسٹو کے مخصوص لہجے میں کہا۔
"کوئی فارن مشن ہے یا اندرون ملک سر"۔۔۔۔ جولیا نے پوچھا۔
"فارن"۔۔۔۔ عمران نے مختصر سا جواب دیا اور رسیور رکھ کر وہ کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔
"آپ نے ایک گھنٹے کا وقت دیا ہے اور آپ ابھی سے جا رہے ہیں"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے حیران ہو کر کہا۔
"میں اس جزیرے کے درست محل وقوع کو باقاعدہ کمپیوٹر سے چیک کرنا چاہتا ہوں اور اس کے ساتھ ساتھ وہاں تک پہنچنے کے لئے ضروری روٹس بھی چیک کرنے ہیں"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور پھر کتاب اور نقشہ اٹھا کر وہ تیزی سے لائبریری کی طرف بڑھ گیا۔

فون کی گھنٹی بجتے ہی بڑی سی میز کے پیچھے کرسی پر بیٹھی ہوئی ایک ادھیڑ عمر عورت نے ہاتھ بڑھا کر میز پر رکھا ہوا کارڈلیس فون پیس اٹھایا اور اس کا ایک بٹن پریس کر دیا۔
"یس۔ ٹاکسی بول رہی ہوں"۔۔۔۔ ادھیڑ عمر عورت کے لہجے میں کرختگی کا عنصر نمایاں تھا۔
"ساتال سے گرناڈ آپ سے فوری بات کرنا چاہتا ہے"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔
"کراؤ بات"۔۔۔۔ ٹاکسی نے اسی طرح کرخت لہجے میں کہا۔
"ہیلو مادام۔ میں گرناڈ بول رہا ہوں ساتال سے"۔۔۔۔ چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ مودبانہ تھا۔
"یس۔ کیا بات ہے۔ کیوں کال کی ہے"۔۔۔۔ ٹاکسی نے سخت لہجے میں کہا۔

"مادام۔ آپ کے لئے ایک انتہائی اہم اطلاع ہے۔ ڈاکٹر
رضا اور رپورٹ کی برآمدگی کے لئے پاکیشیا سیکرٹ سروس نے
شروع کر دیا ہے"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو ٹاکسی ۔
اختیار چونک پڑی۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس۔ کیا مطلب۔ تفصیل سے با
کرو"۔۔۔۔ ٹاکسی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مادام ایک اتفاق کی وجہ سے مجھے یہ بات معلوم ہوئی
میرے ایک ساتھی نے یہاں دارالحکومت کے ایک بدمعاش ا
مخبری کرنے والے آدمی ناڈس کو ڈاکٹر عالم رضا کے بارے م
معلومات مہیا کی ہیں اور میں نے فوری طور پر ناڈس کو اغوا کرایا ا
اس نے خاصے تشدد کے بعد زبان کھولی ہے۔ اس نے بتایا کہ
معلومات فروخت کرنے والی ایک تنظیم فرسٹ کرائس ایجنسی
یہاں ساتال میں مخبر ہے۔ اس ایجنسی کے سپیشل سیکشن کے انچار
گرمور نے اسے فون کر کے کہا تھا کہ پاکیشیا سے ان کا ایک ممبر عا
عمران اس سے رابطہ کرے گا۔ وہ کچھ معلومات حاصل کرنا چاہتا
جس کا وہ معاوضہ دے گا اور اس کی ضمانت ایجنسی دیتی ہے۔ و
اس علی عمران سے پورا تعاون کرے۔ اس کے بعد پاکیشیا سے عل
عمران کا فون آیا۔ اس نے شاکس اور ڈاکٹر عالم رضا کے بارے میر
معلومات حاصل کرنے کی خواہش ظاہر کی۔ چنانچہ ایک لاکھ ڈالر
معاوضہ لے کر اسی ناڈس نے میرے اس آدمی کے ذریعے یہ

معلومات حاصل کر لیں اور اس علی عمران تک پہنچا دیں کہ ڈاکٹر عالم
رضا کو شاکس نے اغوا کر کے ہیڈکوارٹر میں رکھا ہے اور پھر مشینری
کی مدد سے ان کا ذہن چیک کیا گیا اور نامکمل رپورٹ کی مائیکرو فلم
اس سے برآمد کی گئی لیکن یہ رپورٹ ادھوری تھی اور اس کارروائی
سے ڈاکٹر عالم رضا کے ذہن پر اثر پڑا ہے۔ اس لئے اسے مزید
چیکنگ کے لئے ہیڈکوارٹر بھجوا دیا گیا ہے اور عمران نے اس سے
مین ہیڈکوارٹر کے بارے میں معلوم کیا لیکن اسے ہورنگ کے
بارے میں علم نہ تھا۔ اس لئے اس نے ایکریمیا کا نام لے
دیا"۔۔۔۔ گرناڈ نے تفصیل بتائی۔

"تو پھر اس میں اہم بات کیا ہو گئی۔ جب انہیں ہورنگ کے
بارے میں معلوم ہی نہیں ہے تو پھر وہ کیا کریں گے۔ اور ویسے بھی
پاکیشیا ایک پسماندہ ملک ہے اس کی سیکرٹ سروس شاکس کا کیا بگاڑ
لے گی"۔۔۔۔ مادام ٹاکسی نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"انہیں ہورنگ کے بارے میں معلوم ہو چکا ہے مادام"۔
گرناڈ نے جواب دیا۔

"یہ کیسے ممکن ہے۔ کیا تم نے بتایا ہے انہیں"۔۔۔۔ مادام
ٹاکسی نے بری طرح اچھلتے ہوئے کہا۔

"نہیں مادام۔ میں نے ناڈس سے معلومات ملنے کے بعد اس
سے فرسٹ کرائس ایجنسی کے بارے میں معلومات حاصل کیں۔ یہ
ایجنسی ایکریمیا میں ہے۔ میں نے ایکریمیا شاکس کے ایک گروپ کو

کال کیا کہ وہ وہاں سے معلوم کرے کہ شاکس کے بارے میں ان کے پاس کس کس قسم کی معلومات ہیں اور علی عمران کو وہاں سے کیا بتایا گیا ہے تو ابھی آپ کو کال کرنے سے پہلے مجھے اطلاع ملی ہے کہ اس ایجنسی کے پاس ہمارے بارے میں خاصی معلومات موجود ہیں۔ وہاں دھاتوں کے بارے میں ایک علیحدہ شعبہ ہے جس کی انچارج کوئی عورت شیلا ہے۔ اس شیلا سے عمران نے رابطہ قائم کیا اور اس نے عمران کو آپ کے بارے میں اور ہورنگ کے متعلق بتایا تھا لیکن یہ بات وہ نہیں جانتی کہ ہورنگ کہاں ہے۔ پھر اس نے سپیشل سیکشن کے انچارج گرمور سے عمران کی بات کرائی اور گرمور نے ناڈس سے عمران کا رابطہ کرایا۔ اس اطلاع کے ساتھ ہی مجھے یہ اطلاع بھی دی گئی کہ یہ علی عمران پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہے اور پاکیشیا سیکرٹ سروس دنیا کی انتہائی تیز' خطرناک اور فعال سروس سمجھی جاتی ہے۔ خاص طور پر یہ عمران تو بیحد مشہور اور معروف سیکرٹ ایجنٹ ہے۔ چنانچہ میں نے مناسب سمجھا کہ آپ کو اطلاع کر دوں"۔۔۔۔ گرناڈ نے مزید تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ یہ تم نے اچھا کیا کہ مجھے اطلاع کر دی لیکن بے فکر رہو۔ کوئی بھی ہورنگ کے بارے میں کچھ نہیں جانتا اور نہ ہی انہیں کسی سے معلوم ہو سکتا ہے۔ البتہ تم محتاط رہنا۔ ہو سکتا ہے کہ یہ لوگ ہورنگ کی تلاش میں تمہارے پاس پہنچیں"۔ مادام ٹاکسی نے کہا۔

"میرے متعلق آپ بے فکر رہیں۔ یہاں آنے کے بعد ان کی لاشیں ہی واپس جائیں گی"۔۔۔۔ گرناڈ نے کہا اور مادام ٹاکسی نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس اور علی عمران۔ عجیب بات ہے کہ ایک پسماندہ ملک کی سیکرٹ سروس کو خطرناک کہا جا رہا ہے"۔ مادام ٹاکسی نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھایا اور میز پر رکھے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھا کر اس نے اس کے دو بٹن یکے بعد دیگرے پریس کر دیئے۔

"یس مادام"۔۔۔۔ دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ لہجہ بیحد مودبانہ تھا۔

"مین ہیڈکوارٹر میں ناتھن سے بات کراؤ"۔۔۔۔ مادام ٹاکسی نے بڑے تحکمانہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد کارڈلیس فون کی گھنٹی بج اٹھی تو مادام ٹاکسی نے اسے اٹھایا اور اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ناتھن بول رہا ہوں"۔۔۔۔ بٹن دبتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"ٹاکسی بول رہی ہوں ناتھن"۔۔۔۔ ٹاکسی نے خاصے بے تکلفانہ لہجے میں کہا۔

"کیا بات ہے خیریت۔ آج اتنے طویل عرصے کے بعد فون کیا ہے"۔۔۔۔ دوسری طرف سے بھی بے تکلفانہ لہجے میں کہا گیا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس اور اس کے لئے کام کرنے والے آدمی علی عمران کو جانتے ہو"۔۔۔۔ ٹاکسی نے کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہی ہو۔ یہ دونوں نام تم تک کیسے پہنچ گئے" ناتھن کے لہجے میں اس قدر حیرت تھی کہ ٹاکسی بے اختیار ... پڑی۔

"کیا مطلب۔ کیا یہ نام کوئی اہمیت رکھتے ہیں"۔۔۔۔ ... نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"پہلے مجھے بتاؤ کہ تمہیں ان کے بارے میں کیسے ... ملی"۔۔۔۔ ناتھن نے پریشان سے لہجے میں کہا۔

"مجھے ساتال سے گرناڈ نے اطلاع دی ہے کہ پاکیشیا ... سروس اور اس کے لئے کام کرنے والا آدمی علی عمران ہما... خلاف کام کر رہا ہے"۔۔۔۔ ٹاکسی نے جواب دیا۔

"لیکن وہ تمہارے خلاف کیوں کام کر رہا ہے۔ کیا کیا ... نے"۔۔۔۔ ناتھن نے حیران ہو کر کہا۔

"تم مجھے بتاؤ کہ یہ کون لوگ ہیں۔ تم تو اس طرح پریشا... رہے ہو جیسے یہ بھوت پریت ہوں"۔۔۔۔ ٹاکسی نے برا سا بناتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ واقعی یہ بھوت پریت ہیں ٹاکسی۔ تم ایسا کرو کہ ... طور پر اپنے سیکشن کے چیف جرگن کو تفصیلی رپورٹ دے دو اور لوگوں کے بارے میں مجھ سے بھی زیادہ اچھی طرح واقف...

اگر اسے کسی اور ذریعے سے معلوم ہو گیا تو وہ تم سے سخت ناراض بھی ہو سکتا ہے"۔۔۔۔ ناتھن نے کہا۔

"لیکن کیوں۔ جب کوئی آدمی ہورنگ کے بارے میں جانتا ہی نہیں تو وہ مجھ تک کیسے پہنچ جائیں گے"۔۔۔۔ ٹاکسی نے کہا۔

"یہ تمہاری خوش فہمی ہے ٹاکسی۔ یہ علی عمران پاتال سے بھی اپنے دشمن کو کھینچ نکالتا ہے۔ اسے حیرت انگیز طور پر ہر بات کے بارے میں معلومات مل جاتی ہیں۔ اگر تم نے فوری طور پر کوئی حفاظتی اقدامات نہ کئے تو وہ اچانک تمہارے سر پر آکھڑا ہو گا۔ وہ حد درجہ شاطر اور خطرناک آدمی ہے۔ اس لئے تو کہہ رہا ہوں کہ جرگن کو اطلاع دے دو اور پھر جیسے وہ کہے ویسے ہی کرو"۔ ناتھن نے کہا۔

"اچھا ٹھیک ہے۔ میں کر دیتی ہوں اطلاع۔ لیکن تم تو بتاؤ کہ آخر یہ لوگ کس قسم کے ہیں جو تم ان سے اس حد تک خوفزدہ ہو"۔۔۔۔ ٹاکسی نے کہا۔

"یہ عمران بظاہر معصوم' بھولا بھالا' مزاحیہ باتیں اور حرکتیں کرنے والا خوبصورت اور وجیہہ نوجوان ہے لیکن ذہنی اور جسمانی طور پر یہ حد درجہ خطرناک ترین آدمی ہے۔ اس حد تک خطرناک کہ بیان نہیں کیا جا سکتا۔ اتنا بتا دیتا ہوں کہ ایکریمیا کو جب بھی بین الاقوامی سطح پر کوئی اہم معاملہ درپیش ہو تو ایکریمیا کی ہمیشہ یہی کوشش ہوتی ہے کہ وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو میدان میں لے

آسکے۔ اسرائیل کو جس قدر نقصان اس عمران اور پاکیشیا سیک
سروس نے پہنچایا ہے شاید اتنا نقصان پوری دنیا کے ممالک مل
بھی نہیں پہنچا سکتے تھے۔ لیکن اسرائیل تو کیا دنیا بھر کی
تنظیمیں، سیکرٹ سروسز اور سپیشل ایجنسیاں بھی آج تک اس کا
تک بیکا نہیں کر سکیں۔ لیکن تمہارے خلاف وہ کیوں کام کر
ہے۔ کیا تم نے پاکیشیا کے خلاف کسی مشن پر کام کیا ہے"۔ نا
نے کہا۔

"ہاں۔ ایک پراجیکٹ پر کام ہو رہا ہے جس میں ایک پاکیہ
ماہر ارضیات ملوث ہے اور حکومت پاکیشیا بھی"۔۔۔ ٹاکسی
جواب دیا۔

"کیا یہ مشن تم نے جرگن سے اجازت لے کر شروع
ہے"۔۔۔ ناتھن نے پوچھا۔

"اجازت کی کیا ضرورت تھی۔ میں ان معاملات میں خود
ہوں۔ سیکشن کی چیف ہوں"۔۔۔ ٹاکسی نے جواب دیتے ہو
کہا۔

"اوہ۔ اس لئے تم نے اس جلتی ہوئی آگ میں ہاتھ ڈال
ہے۔ اگر جرگن کو اطلاع ہوتی تو وہ کبھی بھی تمہیں اس بارے
کام کرنے کی اجازت نہ دیتا۔ بہرحال اسے کال کرو اور سب کچھ
دو۔ میرا یہی مشورہ ہے"۔۔۔ ناتھن نے کہا۔

"اوکے۔ اس مشورے کا شکریہ"۔۔۔ ٹاکسی نے منہ بنا

ہوئے کہا اور بٹن دبا کر رابطہ ختم کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے
فون پیس میز پر رکھا اور انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور دو بٹن پریس کر
دیئے۔

"یس مادام"۔۔۔ دوسری طرف سے اس کی سیکرٹری کی آواز
سنائی دی۔

"چیف جرگن سے رابطہ کراؤ۔ جہاں بھی وہ ہو"۔ ٹاکسی نے
کہا اور رسیور رکھ دیا

"کمال ہے۔ یہ لوگ اس قدر خوفزدہ ہیں"۔۔۔ ٹاکسی نے
بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ تھوڑی دیر بعد کارڈلیس فون کی گھنٹی بج اٹھی
اور ٹاکسی نے ہاتھ بڑھا کر فون پیس اٹھایا اور اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو۔ جرگن بول رہا ہوں"۔۔۔ ایک بھاری سی آواز سنائی
دی۔

"ٹاکسی بول رہی ہوں۔ چیف"۔۔۔ ٹاکسی نے قدرے
مودبانہ لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ کیا بات ہے۔ خیریت ہے جو تم نے فون کیا
ہے"۔۔۔ جرگن نے جواب دیا۔

"چیف۔ کیا آپ پاکیشیا سیکرٹ سروس اور اس کے لئے کام
کرنے والے کسی آدمی علی عمران کے بارے میں کچھ جانتے
ہیں"۔۔۔ ٹاکسی نے کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہی ہو"۔۔۔ جرگن کی انتہائی حیرت بھری

آواز سنائی دی تو ٹاکسی نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔
"پاکیشیا سیکرٹ سروس اور علی عمران"۔۔۔۔۔ ٹاکسی نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔
"یہ انتہائی خطرناک ترین لوگ ہیں لیکن تم نے ان کا نام کیوں لیا ہے"۔۔۔۔۔ جرگن کے لہجے میں بے پناہ تشویش تھی۔
"میں ایک انتہائی اہم پراجیکٹ پر کام کر رہی ہوں جس کا تعلق پاکیشیا کے ایک ماہر ارضیات اور حکومت پاکیشیا سے ہے۔ مجھے اطلاع ملی ہے کہ اس پراجیکٹ کے سلسلے میں پاکیشیا سیکرٹ سروس اور علی عمران میرے خلاف کام کر رہے ہیں۔ میرا تو یہی خیال تھا کہ پاکیشیا انتہائی پسماندہ ملک ہے اس لئے اس کی سیکرٹ سروس کی کیا حیثیت ہو سکتی ہے۔ لیکن جب میں نے ناتھن سے بات کی تو اس نے بھی آپ جیسا ہی ردعمل ظاہر کیا اور مجھے فوراً آپ سے بات کرنے کے لئے کہا"۔۔۔۔۔ ٹاکسی نے کہا۔
"کیا پروجیکٹ ہے۔ تفصیل بتاؤ۔ پوری تفصیل"۔ جرگن نے تیز لہجے میں کہا تو ٹاکسی نے اسے پراجیکٹ کی تفصیل کے ساتھ ساتھ ڈاکٹر عالم کی ہورنگ میں آمد اور پھر گرناڈ کی ساتال میں اس سے ملنے والی تمام معلومات دوہرا دیں۔
"اوہ۔ پراجیکٹ تو بیحد اہم ہے۔ اسے مکمل ہونا چاہئے۔ لیکن یہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس بھی انتہائی خطرناک ہیں۔ ان سے تحفظ بھی انتہائی ضروری ہے۔ یہ تو بڑی مشکل ہو گئی"۔ جرگن کے لہجے میں بیحد تشویش تھی۔
"چیف۔ اس میں مشکل کی کیا بات ہے۔ ہورنگ کے بارے میں کوئی نہیں جانتا اور اگر جانتا بھی ہے تو آپ تو جانتے ہیں کہ یہاں کس قسم کے حفاظتی انتظامات ہیں۔ یہاں کوئی مکھی بھی اجازت کے بغیر زندہ داخل نہیں ہو سکتی۔ پھر یہ لوگ یہاں آکر کیا کر لیں گے سوائے اس کے کہ موت ان کا مقدر بن جائے گی"۔ ٹاکسی نے جواب دیا۔
"یہی ایک پوائنٹ ہماری فیور میں جاتا ہے۔ لیکن ٹاکسی یہ عمران کسی نہ کسی طرح ہورنگ کے بارے میں معلومات حاصل کر لے گا۔ تمہارے جزیرے کے انتظامات تو بہرحال ٹھیک ہیں لیکن میں سوچ رہا ہوں کہ انہیں جزیرے پر پہنچنے سے پہلے ہی ختم کر دیا جائے۔ اگر یہ لوگ ایک بار بھی جزیرے میں داخل ہونے میں کامیاب ہو گئے تو پھر نہ تم رہو گی اور نہ جزیرہ"۔۔۔۔ جرگن نے کہا۔
"چیف۔ پلیز آئندہ آپ ایسے الفاظ منہ سے نہ نکالیں گے۔ میں چیلنج کرتی ہوں کہ ان لوگوں کی لاشیں آپ کے سامنے رکھ دوں گی"۔۔۔۔ ٹاکسی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"میں تمہاری صلاحیتوں سے اچھی طرح واقف ہوں ٹاکسی۔ لیکن عمران ایک عفریت کا نام ہے۔ بہرحال ایسا ہے کہ ہورنگ سے باہر موجود جزیروں پر انتظامات میں خود کروں گا تاکہ وہ لوگ تم تک

پہنچ ہی نہ سکیں"۔۔۔۔ جرگن نے کہا۔

"باس۔ آپ جو مرضی آئے کرتے رہیں لیکن ہورنگ کے بارے میں آپ ساری بات مجھ پر چھوڑ دیں"۔۔۔۔ ٹاکسی نے کہا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ میں اس کام کے لئے فرانز کی ڈیوٹی لگا دیتا ہوں۔ وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کا مقابلہ اچھی طرح کرے گا۔ فرانز تم سے بھی رابطہ رکھے گا"۔۔۔۔ جرگن نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ فرانز کو میں اچھی طرح جانتی ہوں لیکن آپ فرانز کو کہہ دیں کہ وہ میرے معاملات میں مداخلت نہ کرے"۔ ٹاکسی نے کہا۔

"وہ مداخلت نہیں کرے گا۔ تم فکر مت کرو۔ لیکن تم نے بھی انتہائی محتاط رہنا ہے"۔۔۔۔ جرگن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں تفصیلی معلومات مل سکتی ہیں۔ میرا مطلب ہے ان کے حلیے' قدوقامت وغیرہ کی تفصیل"۔۔۔۔ ٹاکسی نے کہا۔

"ہاں۔ مل جائے گی یہ تفصیل۔ میں فائل بھجوا دوں گا"۔۔۔۔ جرگن نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا اور ٹاکسی نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"اب میں جرگن کو بتاؤں گی کہ ٹاکسی کیا کر سکتی ہے۔ کاش! یہ عمران اور اس کے ساتھی یہاں تک پہنچ جائیں"۔۔۔۔ ٹاکسی نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

جولیا کے فلیٹ میں تنویر' صفدر' کیپٹن شکیل اور صالحہ موجود تھے۔ عمران ابھی تک نہ آیا تھا اور وہ سب کافی پینے کے ساتھ ساتھ آئندہ مشن کے سلسلے میں باتیں کر رہے تھے۔

"اس بار بریفنگ کے لئے دانش منزل کی بجائے ہمیں یہاں اکٹھے ہونے کے لئے کیوں کہا گیا ہے"۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"وہاں تو چیف خود بریفنگ دیتا ہے جبکہ یہاں بریفنگ عمران دے گا"۔۔۔۔ صفدر نے جواب دیا۔

"عمران نے بریفنگ کیا دینی ہے۔ الٹا ہمارا مذاق اڑا اڑا کر سب کو پریشان کرتا رہے گا"۔۔۔۔ تنویر نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی' دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی تو دروازے کے قریب بیٹھے ہوئے صفدر نے اٹھ کر دروازہ کھول دیا۔ دروازے پر عمران موجود تھا۔

"واہ۔ گواہان کے ساتھ خطیب صاحب بھی موجود ہیں"۔ عمران نے اندر داخل ہوتے ہی آنکھیں گھماتے ہوئے کہا۔

"لو شروع ہو گیا اس کی باتوں کا چرخہ"۔۔۔۔ تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ چیف نے تو کہا ہے کہ انتہائی اہم مشن ہے اور آپ نے آتے ہی دوسری باتیں شروع کر دیں"۔۔۔۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس سے زیادہ اہم مشن کیا ہو سکتا ہے۔ مرد کی زندگی کا سب سے بڑا اور اہم مشن۔ کیوں جولیا۔ میں ٹھیک کہہ رہا ہوں ناں"۔۔۔۔ عمران نے خالی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"دیکھو عمران۔ میں تمہیں لاسٹ وارننگ دے رہی ہوں کہ آئندہ میرے سامنے اس قسم کی کوئی بات نہ کیا کرو۔ میں اب اس سارے معاملے سے تنگ آچکی ہوں۔ میری طرف سے تم جہنم میں جاؤ یا کہیں اور۔ لیکن میرا تم سے تعلق صرف اتنا ہی ہو گا جتنا دوسرے ممبروں سے ہے۔ جتنا صالحہ کا ہے"۔۔۔۔ جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"جتنا ڈبل ایس کا تعلق ہے۔ بالکل صالحہ یہی کہہ رہی تھی"۔۔۔۔ عمران بھلا اتنی آسانی سے باز آنے والا تھا۔

"عمران صاحب۔ آپ مجھے اور صفدر کو کیوں خوامخواہ اس معاملے میں گھسیٹ لیتے ہیں۔ میں صفدر صاحب کو اپنا بھائی سمجھتی ہوں"۔۔۔۔ صالحہ نے کہا۔

"یہ اچھی بات ہے۔ ہر مہذب اور شریف لڑکی شادی سے پہلے مرد کو بھائی ہی سمجھتی ہے اور سمجھنا بھی چاہئے"۔۔۔۔ عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب پلیز"۔۔۔۔ صفدر نے منت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں تو پلیز ہوں بھائی۔ اس موقع پر بھی پلیز نہ ہو سکا تو کون سے موقع پر ہوں گا۔ بڑی منتوں' مرادوں کے بعد تو یہ موقع آیا ہے کہ جب سب موجود ہیں اور جناب رقیب رو سفید کو بھی سانپ نے سونگھ رکھا ہے"۔۔۔۔ عمران نے تنویر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"تمہارے لئے تو میں خود سانپ ہوں۔ سمجھے"۔۔۔۔ تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا لیکن پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی' فون کی گھنٹی بج اٹھی اور جولیا نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

"جولیا بول رہی ہوں"۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"ایکسٹو"۔۔۔۔ دوسری طرف سے چیف کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"یس سر"۔۔۔۔ جولیا نے مودبانہ لہجے میں کہا۔

"عمران پہنچ گیا ہے تمہارے فلیٹ میں"۔۔۔۔ چیف نے پوچھا۔

"یس سر۔ ابھی آیا ہے اور اس نے آتے ہی فضول باتیں

شروع کر دی ہیں"۔۔۔۔ جولیا نے شکایت کرتے ہوئے کہا۔

"اسے رسیور دو"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور جولیا نے اس طرح مسکراتے ہوئے رسیور عمران کی طرف بڑھایا جیسے کہہ رہی ہو کہ اب پتہ چلے گا۔

"حقیر فقیر پر تقصیر۔۔۔" عمران نے رسیور لیتے ہی اپنے مخصوص انداز میں بات شروع کرتے ہوئے کہا لیکن دوسری طرف سے اس کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی کاٹ دی گئی۔

"وقت مت ضائع کیا کرو۔ ایکریمیا سے سپیشل فارن ایجنٹ نے اطلاع دی ہے کہ شاکس کے ہیڈکوارٹر تک تمہاری اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں اطلاعات پہنچ گئی ہیں"۔۔۔۔ دوسری طرف سے ایکسٹو نے عمران کی بات کاٹتے ہوئے سخت لہجے میں کہا تو عمران چونک پڑا۔

"کیا مطلب۔ کیا آپ نے کسی ماہر نجومی کو سپیشل فارن ایجنٹ مقرر کر رکھا ہے کہ اسے اتنی جلدی اس قدر اہم بات کا پتہ چل گیا ہے"۔۔۔۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"سپیشل فارن ایجنٹ ایک آدمی ناتھن کے بارے میں جانتا تھا کہ اس کا تعلق شاکس سے ہے۔ چنانچہ اس نے اس کو چیک کیا اور اتفاق سے اس نے جس وقت چیکنگ کی اس وقت ناتھن کسی ٹاکسی نامی عورت سے فون پر بات کر رہا تھا اور یہ بات چیت تمہارے اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں تھی"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"اوہ۔ کیا کال ہے۔ پلیز اس کی ٹیپ مجھے سنوا دیں۔ یہ انتہائی اہم بات ہے"۔۔۔۔ عمران نے چونک کر منت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس لئے تو میں نے تمہیں کال کیا تھا تاکہ تمہیں یہ کال سنوا دوں"۔۔۔۔ ایکسٹو نے کہا اور پھر چند لمحوں کی خاموشی کے بعد ایک عورت کی آواز سنائی دی۔

"مجھے ساتال سے گرناڈ نے اطلاع دی ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اور اس کے لئے کام کرنے والا آدمی علی عمران ہمارے خلاف کام کر رہا ہے"۔۔۔۔ بولنے والی کے لہجے میں حیرت تھی۔

"لیکن وہ تمہارے خلاف کیوں کام کر رہا ہے۔ کیا کیا ہے تم نے"۔۔۔۔ ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"تم مجھے بتاؤ کہ یہ لوگ کون ہیں؟ تم تو اس طرح پریشان ہو رہے ہو جیسے یہ بھوت پریت ہو"۔۔۔۔ عورت کی آواز سنائی دی اور پھر کافی دیر تک ان دونوں میں گفتگو ہوتی رہی۔ آخر میں اس مرد نے عورت کو اپنے باس جرگن کو اطلاع دینے کے لئے کہا اور پھر ٹیپ ختم ہو گئی۔

"تم نے کال سن لی"۔۔۔۔ ایکسٹو کی آواز سنائی دی۔

"یس سر۔ اور یہ عورت ٹاکسی ہی اس ہورنگ جزیرے کی انچارج ہے۔ شاکس کے ایم سیکشن کی چیف۔ اور جرگن کو بھی میں

جانتا ہوں۔ یہ کافی عرصہ تک ایکریمین سیکرٹ سروس میں اے کلاس ایجنٹ کے طور پر کام کرتا رہا ہے"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"اس صورت حال میں تمہیں وقت ضائع نہیں کرنا چاہئے کیونکہ اب وہ کوشش کریں گے کہ تم لوگوں کے پہنچنے سے پہلے ہی ڈاکٹر عالم سے مکمل معلومات حاصل کر لیں"۔۔۔۔ ایکسٹو نے کہا۔

"یس سر۔ واقعی اب انہوں نے تیزی دکھائی ہے"۔ عمران نے جواب دیا۔

"او کے"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا اور عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر گہری سنجیدگی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"عمران صاحب۔ یہ جرگن وہی ہے جس کے ساتھ ایکریمیا کی زیرو لیبارٹری کیس میں واسطہ پڑا تھا"۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

"ہاں۔ یہ وہی ہے خاصا فعال اور تیز آدمی ہے"۔ عمران نے جواب دیا اور پھر جیب سے اس نے ایک نقشہ نکالا اور اسے کھولے بغیر ہی میز پر رکھ دیا۔

"میں تمہیں پہلے اس کیس کے بارے میں بریف کر دوں۔ کیونکہ یہ کیس قومی اہمیت کا حامل ہے"۔۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ساتال حکومت اور پاکیشیا کے درمیان قیمتی دھات کے بارے میں معاہدے، ڈاکٹر عالم رضا کی رپورٹ اور پھر ان کے اچانک اغوا ہو جانے تک کی تفصیل بتا دی

"تمہارے چیف نے اس سلسلے میں جو معلومات مہیا کی ہیں اس کے مطابق شاکس حکومت ایکریمیا کی سرپرستی میں کام کرنے والی ایک غیر سرکاری تنظیم ہے۔ ڈاکٹر عالم رضا کو شاکس نے ہی اغوا کیا ہے۔ شاکس کا معدنیات کے بارے میں ایک علیحدہ سیکشن ہے جس کا ہیڈکوارٹر ایک جزیرے ہورنگ میں ہے۔ ڈاکٹر عالم کے ذہن کو مشینری سے چیک کر کے ان سے رپورٹ حاصل کی گئی لیکن یہ رپورٹ نامکمل تھی۔ اصل رپورٹ ڈاکٹر عالم نے اپنے ذہن میں ہی محفوظ کی ہوئی تھی لیکن مشینری کے استعمال کی وجہ سے ان کا ذہن وقتی طور پر ناکارہ ہو گیا۔ اس پر انہیں نامکمل رپورٹ سمیت ساتال سے ہورنگ شفٹ کر دیا گیا تاکہ وہاں ان کے ذہن کو ٹھیک کر کے ان سے مکمل رپورٹ حاصل کی جا سکے۔ جیسے ہی یہ رپورٹ مکمل ہو گی وہ لوگ ڈاکٹر عالم کو ہلاک کر دیں گے اور پھر حکومت ایکریمیا اس رپورٹ کی بنیاد پر ساتال حکومت کو مجبور کرے گی کہ وہ پاکیشیا سے معاہدہ کینسل کر کے حکومت ایکریمیا سے معاہدہ کرے ورنہ ایکریمیا خفیہ طور پر تمام دھات نکال لے گا۔ چونکہ حکومت ساتال کے پاس بھی اس رپورٹ کی کوئی کاپی نہیں ہے اور اسے یہی معلوم

ہے کہ اگر ایکریمیا حکومت چاہے تو ایسا کر بھی سکتی ہے اس ۔ حکومت ساتال نے پاکیشیا کو رپورٹ دی ہے کہ اگر حکومت ایکر کے پاس رپورٹ پہنچ گئی تو اسے اپنا حصہ وصول کرنے کے ۔ مجبوراً پاکیشیا سے معاہدہ کینسل کر کے ایکریمیا سے معاہدہ کرنا پڑ گا۔ لیکن یہ دھات اس قدر قیمتی ہے کہ اگر اس کا نصف حصہ پاکیشیا کو مل جائے تو پاکیشیا کے آدھے سے زیادہ معاشی مسائل حل ہو سکتے ہیں اور پھر اسے ٹریس بھی پاکیشیا کے ماہر ارضیات ڈاکٹر عا رضا نے کیا ہے۔ اس لئے اس پر حق بھی پاکیشیا کا بنتا ہے۔ اب : نے ہورنگ میں فوری طور پر ڈاکٹر عالم رضا اور اس رپورٹ ک برآمد کرنا ہے اور ہمارے پاس وقت بےحد کم ہے۔ پہلے تو شاید اتنا وقت نہ ہوتا کیونکہ انہیں یہ معلوم نہیں تھا کہ پاکیشیا سیکرٹ سرو ان کے خلاف حرکت میں آگئی ہے لیکن اب جبکہ انہیں اطلاع مل گئی ہے تو اب وہ بھی جلد از جلد ڈاکٹر عالم رضا سے یہ رپورٹ حاصل کرنے کی کوشش کریں گے۔ اب مسئلہ تھا اس ہورنگ جزیرے کا۔ کیونکہ نقشے پر ہورنگ جزیرے کا سرے سے وجود ہی نہ تھا چنانچہ میں نے کارمن کے ایک پروفیسر سے رابطہ کیا۔ انہوں نے ایک پرانی کتاب کا حوالہ دیا جس میں ایک صاحب نے اس جزیرے کو نقشے میں دکھایا ہے۔ اس جزیرے کو ایکریمیا نے دانستہ نقشوں سے غائب کر دیا ہوا ہے تاکہ اس کے متعلق کسی کو سرے سے علم ہی نہ ہو سکے"۔۔۔۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ انداز میں تفصیل سے بیان کرتے ہوئے کہا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے عمران صاحب کہ نقشے سے جزیرے کو ہی غائب کر دیا جائے"۔۔۔۔ صالحہ نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"سپر پاورز جو چاہیں وہی ہو سکتا ہے۔ ایک ہورنگ کیا نجانے دنیا میں کتنے ایسے جزیرے اور مقامات ہوں گے جنہیں نقشوں سے غائب کر دیا گیا ہو گا۔ بہرحال میں نے اس جزیرے کو ٹریس کر لیا ہے اور نقشے میں اسے باقاعدہ مارک کیا ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز پر رکھا ہوا نقشہ کھول دیا۔

"یہ دیکھو۔ یہ ہے جزیرہ ہورنگ۔ یہ ملک ساران کی مشہور بندرگاہ فری ٹاؤن سے تقریباً چھ سو بحری میل کے فاصلے پر ہے۔ اس کے قریب ترین دو جزیرے ہیں جو اکٹھے ہیں۔ ایک کا نام یولا اور دوسرے کا نام ڈومے ہے۔ ان دونوں جزیروں کے درمیان تقریباً تیس بحری میل کا فاصلہ ہے۔ یولا اور ڈومے دونوں بڑے جزیرے ہیں لیکن ان جزیروں پر بھی حکومتیں ہیں جو ایکریمیا کی سرپرستی میں قائم ہیں اور ان دونوں جزیروں میں حکومت ایکریمیا نے باقاعدہ اڈے بنا رکھے ہیں لیکن ان کے باوجود یہ دونوں ہی اوپن جزیرے ہیں اور چونکہ ان کے جنگلات انتہائی سرسبز ہیں اس لئے یہ شاداب جزیرے ہیں اور یہاں کی آب و ہوا بھی بہترین ہے اس لئے قدرتی ماحول کے شائقین سیاح پوری دنیا سے یہاں آتے جاتے رہتے ہیں۔ اس لئے ان دونوں جزیروں پر جدید دنیا کی ہر چیز میسر

ہے لیکن صرف ان کے دارالحکومتوں میں۔ باقی جزیرے پر انتہ
گھنے جنگلات پھیلے ہوئے ہیں۔ یقیناً ان دونوں جزیروں پر بھی ٹا
نے اپنے آدمی رکھے ہوئے ہوں گے تاکہ کسی کو ہورنگ
طرف نہ جانے دیا جائے اور اب جبکہ جرگن کو معلوم ہو چکا ہے
ہم لوگ ہورنگ پہنچنے والے ہیں تو لامحالہ اس نے ان دونو
جزیروں پر ہمارے لئے خصوصی انتظامات کر رکھے ہوں گے کیونکہ
ہورنگ جانے کے لئے لامحالہ پہلے ان جزیروں پر ٹھہرنا پڑے گا
فری ٹاؤن سے براہ راست ہورنگ نہیں پہنچا جا سکتا اور نہ
کوئی سروس موجود ہوگی۔ اس کے ساتھ ساتھ ظاہر ہے
ہورنگ اور اس کے اردگرد مخصوص حفاظتی انتظامات بھی کئے گئے
ہوں گے"۔۔۔۔ عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تو پھر آپ نے کیا پلان بنایا ہے"۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"چیف کی کال آنے سے پہلے تو میرا پروگرام یہ تھا کہ دو ٹیمیں
بنائیں اور علیحدہ علیحدہ ان دونوں جزیروں پر پہنچیں اور پھر وہاں سے
علیحدہ علیحدہ ہورنگ پہنچ کر مشن مکمل کریں لیکن اب صورت حال
تبدیل ہو گئی ہے۔ جرگن خاصا تیز آدمی ہے اس لئے لامحالہ اس
نے ان دونوں جزیروں سے ہورنگ کی طرف جانے والے تمام
راستوں اور ذرائع پر سخت چیکنگ کر رکھی ہو گی اور اگر وہ ہمیں
چند روز کے لئے صرف الجھا بھی لے تب بھی ہمارا مشن ناکام ہو
جائے گا۔ اس لئے میں نے اب یہ پلان بنایا ہے کہ ہم ان دونوں
جزیروں پر جانے کی بجائے جنوبی ایکریمیا کے ملک ارجنٹائن پہنچیں
اور وہاں سے اگر ہم جنوبی بحراوقیانوس میں واقع سب سے بڑے
جزیرے کجاوک پہنچ جائیں تو کجاوک سے ہم آسانی سے براہ راست
ہورنگ پہنچ سکتے ہیں"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"لیکن عمران صاحب۔ انہوں نے لازماً ہر طرف چیکنگ کر رکھی
ہو گی۔ جرگن چونکہ آپ کو جانتا ہے اس لئے لامحالہ اس نے بھی
یہی بات سوچنی ہے جو آپ نے سوچی ہے"۔۔۔۔ صفدر نے کہا

"ہاں۔ سوچنے پر تو پابندی نہیں ہے لیکن اور کوئی راستہ بھی تو
نہیں"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ اگر میں آپ کو ایک اور راستہ بتا دوں تو"۔
کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

"کون سا راستہ"۔۔۔۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا

"ایک راستہ شمالی بحراوقیانوس سے بھی جاتا ہے۔ اس راستے
کو بلیک وے کہا جاتا ہے۔ کیونکہ اس راستے پر انتہائی خوفناک
سمندری طوفان آتے رہتے ہیں اس لئے عام طور پر اس راستے کو
اختیار نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن یہ راستہ شارٹ کٹ بھی ہے اور
محفوظ بھی۔ یقیناً بلیک وے کی طرف اس جرگن کا کبھی خیال ہی
نہیں جا سکتا"۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے جواب دیا۔

"بلیک وے۔ نام تو میں نے سنا ہوا ہے۔ تمہیں اس بارے
میں کیسے معلوم ہوا"۔۔۔۔ عمران نے نقشے پر جھکتے ہوئے کہا۔

"میں جب نیوی میں تھا تو ایک ایکریمین مشن کے دوران میں اس راستے سے گزرا تھا لیکن ہم آبدوز کے ذریعے گئے تھے"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"تو اب آبدوز میں سفر نہیں کیا جا سکتا"۔۔۔۔ صفدر نے کہا

"نہیں۔ اب ایسا ممکن نہیں ہے کیونکہ ان تمام راستوں پر ایکریمین نیوی نے حفاظتی دفاعی جال بچھا رکھا ہے۔ آبدوز کسی صورت بھی وہاں سے نہیں گزر سکتی"۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"تو پھر ہم کس چیز پر یہ طوفانی سمندر کراس کریں گے"۔ صفدر نے کہا۔

"یہ وہی راستہ تو نہیں ہے جہاں برمودا ٹرائی اینگل ہے۔ وہی ٹرائی اینگل جہاں پراسرار طور پر جہاز غائب ہو جاتے ہیں"۔ عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ برمودا ٹرائی اینگل وہیں ہے لیکن بلیک وے برمودا ٹرائی اینگل سے ہٹ کر گزرتا ہے"۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"کہاں ہے۔ ذرا بتانا"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو کیپٹن شکیل نے جیب سے بال پوائنٹ نکالا اور نقشے پر جھک گیا۔

"یہ دیکھئے یہ شمالی کینیڈا کی مشہور بندرگاہ ہے فائی لینڈ۔ اس بندرگاہ سے ہم افریقہ کی طرف جائیں تو یہ ایک اور جزیرہ آتا ہے جسے ازاکڈ کہا جاتا ہے۔ اس ازاکڈ سے ہم جزیرہ کیپ ڈے کی طرف جائیں تو یہ راستہ بلیک وے کہلاتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی برمودا ٹرائی اینگل ہے اور اس نقشے میں آپ نے جہاں ہورنگ دکھایا ہے وہ ازاکڈ اور کیپ ڈے کے درمیان ہے"۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہاں۔ واقعی یہ راستہ محفوظ بھی ہے اور شارٹ کٹ بھی۔ اس طرح ہم براہ راست ہورنگ پہنچ سکتے ہیں"۔۔۔۔ عمران نے اثبات میں سرہلاتے ہوئے کہا۔

"لیکن عمران صاحب۔ کیپٹن شکیل کے مطابق یہاں خوفناک سمندری طوفان بھی آتے رہتے ہیں۔ اس صورت میں سفر کا کون سا ذریعہ اختیار کیا جا سکتا ہے"۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"ہر وقت وہاں سمندری طوفان نہیں آتے۔ لیکن اکثر آتے رہتے ہیں۔ اس کے علاوہ سنا ہے کہ وہاں پانی کے اندر ایسی چٹانیں موجود ہیں جن سے جہاز ٹکرا جاتے ہیں اس لئے اس راستے پر جانے والے دس میں سے نو جہاز تباہ ہو جاتے ہیں۔ اس لئے اسے بلیک وے کہا جاتا ہے"۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے وضاحت کرتے ہوئے کہا

"فائی لینڈ سے ہمیں بی ہاک مل سکتی ہے۔ یہ ایک میزائل نما موٹربوٹ ہوتی ہے۔ انتہائی طاقتور انجن کے ساتھ ساتھ یہ چاروں طرف سے کورڈ ہوتی ہے۔ اس کی رفتار انتہائی تیز ہوتی ہے۔ اوکے۔ پھر ایسا ہے کہ تنویر، کیپٹن شکیل اور جولیا تم تینوں بلیک وے سے سفر کرتے ہوئے ہورنگ پہنچو جبکہ میں دوسری ٹیم کو لے کر عام راستے سے پہنچنے کی کوشش کرتا ہوں۔ اگر ہم پہنچ نہ سکے تو

کم از کم ہم ان لوگوں کی توجہ حاصل کر لیں گے۔ اس طرح تمہیہ وہاں پہنچنے میں آسانی ہو جائے گی"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"تمہارے ساتھ کون کون جائے گا"۔۔۔۔۔ جولیا نے چونک کر پوچھا۔

"باقی ٹیم میرے ساتھ رہے گی۔ سی ہاک میں تین سے زیادہ آدمی آ ہی نہیں سکتے۔ کیپٹن شکیل چونکہ سی ہاک چلا لیتا ہے اس لئے وہ تمہارے ساتھ جائے گا۔ تنویر ڈیشنگ ایجنٹ ہے اس لئے اس مشن میں اس کی شرکت انتہائی ضروری ہے اور جولیا کا ساتھ اس لئے ضروری تاکہ تنویر کے ڈائریکٹ ایکشن کو مناسب حد تک بریک لگائی جا سکے"۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"چونکہ اصل مشن اسی راستے سے مکمل ہونا ہے اس لئے میرا خیال ہے کہ اس راستے پر عمران صاحب کا ساتھ ہونا ضروری ہے۔ مسئلہ وہاں پہنچنے کا نہیں ہے بلکہ وہاں پہنچ کر اصل مشن شروع ہوگا۔ اس لئے میرا خیال ہے کہ عمران صاحب کو اس راستے پر جانا چاہئے"۔۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"نہیں۔ عمران ساتھ جائے گا تو پھر ایکشن ست پڑ جائے گا۔ عمران سوچنے میں زیادہ وقت لگا دیتا ہے"۔۔۔۔۔ تنویر نے فوراً ہی اعتراض کرتے ہوئے کہا۔

"میرا جرگن والے راستے پر جانا ضروری ہے کیونکہ جرگن مجھے جانتا ہے۔ تم میں سے کسی کو نہیں جانتا"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ جیسے آپ مناسب سمجھیں"۔۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے جواب دیا۔

"میرا خیال ہے کہ ہم سب اسی راستے سے وہاں پہنچیں"۔ صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ دو یا تین ٹیمیں بنائی جا سکتی ہیں"۔۔۔۔۔ جولیا نے کہا

"نہیں۔ اس کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ تم اگر چاہو تو میرے علاوہ اپنے ساتھ ایک اور ممبر کو لے جا سکتے ہو"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اگر ایسی بات ہے تو پھر چوہان کو میرے ساتھ بھیج دو"۔ تنویر نے فوراً کہا۔

"اس ٹیم کی لیڈر جولیا ہوگی۔ اس لئے انتخاب بھی جولیا ہی کرے گی"۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ مجھے منظور ہے"۔۔۔۔۔ تنویر نے فوراً کہا۔

"میرا خیال ہے کہ میں اپنے ساتھ صالحہ کو لے جاؤں"۔ جولیا نے کہا۔

"پھر تو کیپٹن شکیل کی جگہ صفدر کو ٹیم میں شامل کرنا پڑے گا"۔۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا تو کمرہ بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھا۔ پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید بات چیت ہوتی، فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی اور سب چونک کر فون کی طرف دیکھنے لگے۔ جولیا نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"جولیا بول رہی ہوں"۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔
"مس جولیا۔ میں سلیمان بول رہا ہوں۔ کیا صاحب یہاں موجود ہیں"۔۔۔۔ دوسری طرف سے سلیمان کی آواز سنائی دی۔
"ہاں"۔۔۔۔ جولیا نے کہا اور رسیور عمران کی طرف بڑھا دیا۔
"عمران بول رہا ہوں۔ کیا بات ہے۔ خیریت"۔۔۔۔ عمران نے رسیور لیتے ہی کہا۔
"کرنل فریدی صاحب کا فون آیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ آپ جہاں بھی ہوں فوراً ان سے بات کریں۔ کوئی ایمرجنسی مسئلہ ہے"۔۔۔۔ سلیمان نے کہا۔
"اچھا ٹھیک ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور پھر کریڈل دبا کر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔
"اسلامک سیکورٹی کونسل"۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔
"پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں۔ کرنل صاحب سے بات کرائیں"۔۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔
"یس سر۔ ہولڈ آن کریں"۔۔۔۔ دوسری طرف سے فوراً ہی مودبانہ لہجے میں جواب دیا گیا۔
"ہیلو۔ فریدی بول رہا ہو عمران۔ میں نے تمہیں کال اس لئے کیا ہے کہ مجھے اطلاع ملی ہے کہ ایکریمیا کی ایک سرکاری تنظیم شاکس تمہارے گرد گھیرا ڈالنے کی منصوبہ بندی کر رہی ہے۔ شاید تم ان کے کسی ہیڈکوارٹر کے خلاف کارروائی کرنے جا رہے ہو"۔۔۔۔ کرنل فریدی نے کہا۔
"آپ جیسا روشن ضمیر پیر و مرشد جس کا ہو۔ اسے فکر کرنے کی کیا ضرورت ہے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"میں سمجھ رہا ہوں کہ تم نے یہ بات کیوں کی ہے۔ اصل میں مجھے اطلاع اس لئے ملی ہے کہ آج کل میں بھی شاکس کے خلاف ہی ایک مشن پر کام کر رہا ہوں۔ شاکس کا ایک سیکشن وہشت گردی کا دہندہ کرتا ہے اور ایک اسلامی ملک کے مخالف ملک نے اس گروپ کو اس ملک میں دہشت گردی کے لئے ہائر کیا ہے۔ اس سلسلے میں مجھے اطلاع ملی ہے کہ شاکس کا ایک سیکشن جس کا سربراہ کوئی جرگن نامی آدمی ہے وہ تمہارے خلاف کام کر رہا ہے۔ میں نے کوشش کی کہ اس سلسلے میں مزید تفصیلات مل جائیں لیکن فوری طور پر صرف اتنا ہی معلوم ہوا ہے کہ تم ان کے ہیڈکوارٹر کے خلاف کوئی مشن مکمل کرنے والے ہو۔ اس لئے حفظ ما تقدم کے طور پر انہوں نے تمہیں گھیرنے کی پلاننگ کی ہے"۔۔۔۔ کرنل فریدی نے تفصیل سے بتاتے ہوئے کہا۔
"پلاننگ کیا ہے۔ اس بارے میں بھی کچھ معلوم ہوا ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔
"صرف اتنا معلوم ہوا ہے کہ بحراوقیانوس کے جزیروں میں خصوصی انتظامات کئے جا رہے ہیں۔ خاص طور پر ایک راستہ بلیک

دے وہاں انتہائی سخت انتظامات کئے جا رہے ہیں"۔۔۔۔ کرن
فریدی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ کو اس بلیک وے کے بارے میں معلومات ہیں
بتائیے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"میں نے بھی صرف اس کے بارے میں سنا ہوا ہے۔ برمو
ٹرائی اینگل کے قریب سے یہ راستہ گزرتا ہے اور اسے انتہا
خطرناک سمجھا جاتا ہے"۔۔۔۔ کرنل فریدی نے جواب دیتے ہو
کہا۔

"اوکے۔ بیحد شکریہ کرنل صاحب۔ ویسے ان لوگوں کا آئیڈ
درست ہے۔ میں اسی بلیک وے سے ان کے ہیڈکوارٹر پر ریڈ کر
چاہتا تھا۔ انہوں نے ایک پاکیشائی ماہر ارضیات کو ساتال سے اغو
کرکے وہاں قید میں رکھا ہوا ہے اور میں نے اسے فوری طور
برآمد بھی کرنا ہے اور وہاں سے ایک دھات کے سلسلے میں تحقیقا
رپورٹ بھی حاصل کرنی ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"کس جزیرے پر ان کا ہیڈکوارٹر ہے"۔۔۔۔ کرنل فریدی
نے پوچھا۔

"ہورنگ نامی جزیرہ ہے لیکن نقشوں میں اسے ظاہر نہیں کی
گیا۔ میں نے ایک قدیم نقشے کی مدد سے اس کا سراغ لگایا
ہے"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہورنگ۔ یہ جزیرہ کہیں ڈوے اور یولا جزیروں کے آس
پاس تو نہیں ہے"۔۔۔۔ کرنل فریدی نے کہا۔

"جی ہاں۔ وہیں ہے"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"بالکل اب مجھے یاد آگیا ہے۔ میں ایک بار کافرستان کے ایک
مشن کے تحت ڈوے گیا تھا۔ وہاں میں نے اس بارے میں سنا تھا'
لیکن تم وہاں پہنچنے کے لئے بلیک وے کا راستہ کیوں اختیار کر رہے
ہو۔ یہ تو خاصا مشکل راستہ بھی ہے اور طویل بھی"۔ کرنل فریدی
نے کہا۔

"دوسرا راستہ یولا اور ڈوے سے جاتا ہے۔ لیکن ظاہر ہے
وہاں ہمارے خلاف اور بھی سخت انتظامات کئے گئے ہوں گے"۔
عمران نے جواب دیا۔

"بالکل کئے گئے ہوں گے لیکن میں تمہیں ایک اور راستہ بتا
سکتا ہوں۔ افریقی ملک انگالا کے قریب جنوبی بحراوقیانوس میں ایک
بڑا جزیرہ بلاسا ہے۔ اس بلاسا جزیرے سے تم براہ راست ہورنگ
تک پہنچ سکتے ہو۔ بلاسا سے تمہیں سپیشل بحری ہیلی کاپٹر بھی مل سکتے
ہیں۔ تم اس ہیلی کاپٹر میں بلاسا سے پرواز کرو اور ہورنگ کے
قریب مونو موٹر بوٹ سمیت سمندر میں اتر جاؤ۔ اس طرح تم آسانی
سے ہورنگ پہنچ سکتے ہو۔ یہ مونو موٹر بوٹ بھی تمہیں بلاسا سے مل
جائے گی"۔۔۔۔ کرنل فریدی نے کہا۔

"مونو موٹر بوٹ۔ آپ کا مطلب ہے آبدوز"۔۔۔۔ عمران نے
چونک کر کہا۔

"ہاں۔ تھوڑے سے فاصلے کے لئے یہ بالکل آبدوز کی طرح کام کرتی ہے"۔۔۔۔ کرنل فریدی نے جواب دیا۔

"لیکن بلاسا میں ان چیزوں کے حصول کے لئے آپ کے پا کوئی ٹپ ہے تو بتا دیں"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ہاں۔ بلاسا میں ایک کلب ہے اگاسیا کلب۔ اس کی مالک ماوام اگاسیا ہے۔ تم اسے میرا حوالہ دے دینا۔ نام نہیں بلکہ ہار سٹون کا۔ وہ تمہیں سب کچھ آسانی سے مہیا کر دے گی۔ ویسے اگر تم کہو تو میں اسے کال کر کے کہہ دوں"۔۔۔۔ کرنل فریدی نے کہا

"آپ اسے پرنس آف ڈھمپ کا حوالہ دے دیں"۔ عمران نے کہا

"ٹھیک ہے۔ میں کہہ دوں گا"۔۔۔۔ کرنل فریدی نے جواب دیا۔

"اوکے۔ اس تعاون کے لئے بیحد شکریہ"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہارا بھی شکریہ کہ تم نے میری بات سنجیدگی سے تو سنی۔ خدا حافظ"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کرنل فریدی نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گا اور عمران نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"میں بھی آپ کی طرح کرنل صاحب کی بات سن کر بیحد حیران ہوا تھا کہ انہیں وہاں بیٹھے ہمارے مشن کے بارے میں کیسے

اطلاعات مل گئی ہیں"۔۔۔۔ صفدر نے کہا تو عمران مسکرا دیا۔

"کرنل فریدی واقعی پیر و مرشد ہیں۔ ان تک باقاعدہ اطلاع پہنچائی گئی ہے تاکہ ہمیں روکا جا سکے"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو سب اس کی بات سن کر چونک پڑے۔

"یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ خود کرنل فریدی تک اطلاع پہنچائیں"۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"جرگن بیحد تیز اور ذہین آدمی ہے اور وہ میرے ساتھ ساتھ کرنل فریدی سے بھی اچھی طرح واقف ہے۔ اسے معلوم ہو گا کہ کرنل فریدی شاکس کے دہشت گردوں کے خلاف کام کر رہا ہے۔ اسے یہ بھی معلوم ہے کہ ہمارے درمیان کیسے تعلقات ہیں۔ اس لئے اس نے خاص طور پر یہ اطلاع پہنچائی ہے۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ ہم مزید محتاط ہو جائیں۔ اس طرح اسے وقت مل جائے گا کیونکہ اس مشن میں اصل بات وقت ہی ہے لیکن ہمیں اس سے یہ فائدہ ہو گیا کہ کرنل فریدی نے ہمیں نہ صرف ایک اور راستہ بتا دیا ہے بلکہ ایک انتہائی اہم ٹپ بھی مل گئی ہے۔ اب ہم سب کو اسی راستے سے جانا ہو گا۔ اب دو پارٹیاں بنانے کی بھی ضرورت نہیں ہے البتہ اب ہم میں سے صرف چھ افراد ساتھ جا سکیں گے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اس کا فیصلہ تو آپ نے کرنا ہے کہ کون کون ساتھ جائے گا"۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ اس بار آپ ہمیں موقع دیں"۔ چوہان نے اچانک بولتے ہوئے کہا۔

"ہمیں سے کیا مطلب"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مطلب ہے کہ ہمیں آپ نے ان ڈور کے لئے رکھا ہوا ہے۔ میں صدیقی' خاور اور نعمانی"۔۔۔۔ چوہان نے کہا۔

"دیکھو چوہان۔ ہم وہاں کھیلنے یا تفریح نہیں کرنے جا رہے۔ ہم نے انتہائی اہم اور فوری مشن مکمل کرنا ہے اس لئے اس مشن میں تنویر اور کیپٹن شکیل دنوں کا جانا ضروری ہے۔ تنویر اس لئے کہ اس کی فطرت ایسے مشنز کے لئے انتہائی مفید ثابت ہوتی ہے اور چونکہ یہ مشن ایک طرح سے سمندری مشن ہے اس لئے کیپٹن شکیل کی نیوی کی کمانڈو سروس سے بھی ہم نے فائدہ اٹھانا ہے۔ تیسرا میں خود ہوں اس لئے کہ چیف نے مجھے پابند کر دیا ہے۔ اس طرح تین آدمی ہم ہو گئے۔ ان کے علاوہ تین آدمی اور جا سکتے ہیں۔ اب باقی آپ فیصلہ کر کے مجھے بتا دیں ورنہ دوسری صورت میں یہ ہے کہ اس بار سیکرٹ سروس کی بجائے ٹائیگر' جوزف' جوانا یا آغا سلیمان پاشا کو ساتھ لے جاؤں گا"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"ٹھیک ہے عمران صاحب۔ آپ مشن کو دیکھ کر جو فیصلہ چاہیں کریں۔ ہمیں اب کوئی اعتراض نہیں ہے"۔۔۔۔ چوہان نے کہا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"یہ فیصلہ میری بجائے چیف نے کرنا ہے۔ میں تو اسے صرف سفارشات پیش کر سکتا ہوں"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

سرخ رنگ کی سپورٹس کار خاصی تیز رفتاری سے سڑک
دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ سڑک خاصی چوڑی تھ
اور اس پر ٹریفک بھی خاصی کم تھی اس لئے سپورٹس کار کی رفتا
انتہائی تیز تھی۔ کار کے سٹیرنگ پر ایک ادھیڑ عمر لیکن قوی الجثہ
ایکریمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے بال بھورے رنگ کے تھے۔ چہر
پر سرخی کی کثرت تھی۔ اس کے جسم پر تھری پیس سوٹ تھا۔ چہ
مہرہ جسم کی مناسب کے لحاظ سے درست تھا۔ اس لئے وہ دیکھنے میر
خاصا وجیہہ لگا رہا تھا۔ آنکھوں پر سرخ فریم کی گاگل لگی ہوئی تھی۔
اس کی سائیڈ سیٹ پر ایک اور نوجوان بیٹھا ہوا تھا جس کا قد لم
لیکن جسم چھریرا تھا۔ اس کا چہرہ لمبوترا اور قدرے پتلا سا تھا۔ اس
کی آنکھوں پر بھی گاگل لگی ہوئی تھی۔ اس نے نیلے رنگ کا سوٹ
پہنا ہوا تھا۔

"باس۔ کیا آپ کو یقین ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی اس جزیرے پر آئیں گے"۔۔۔۔ نیلے سوٹ والے نوجوان نے ڈرائیور سے مخاطب ہو کر کہا۔ لہجہ خاصا مودبانہ تھا۔

"میرا ذاتی خیال یہی ہے فرانز۔ بہرحال ہو سکتا ہے کہ وہ پہلے ڈومے آئی لینڈ پر جائیں اور وہاں سے ہورنگ پہنچنے کی کوشش کریں۔ اس لئے وہاں بھی میں نے انتظامات کر دیئے ہیں اور تمہیں اس بارے میں اطلاعات ملتی رہیں گی"۔۔۔۔ باس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن باس ڈومے سے ہورنگ کا راستہ تو زیادہ دشوار ہے جبکہ یولا سے راستہ قریب ہی ہے اور آسان اور صاف بھی۔ اس لئے میرا تو خیال ہے کہ وہ ڈومے کی بجائے یولا سے ہورنگ پہنچنے کی پلاننگ کریں گے"۔۔۔۔ فرانز نے کہا تو باس بے اختیار مسکرا دیا۔

"یہی عمران کی خوبی ہے فرانز کہ وہ عام سوچ سے ہٹ کر چلتا ہے اور اسی لئے کامیاب رہتا ہے۔ تم ڈومے کی بات کر رہے ہو۔ مجھے اب بھی خطرہ ہے کہ ہو سکتا ہے کہ وہ ان دونوں راستوں کی بجائے کوئی اور مشکل ترین راستہ اختیار کرے۔ اسی لئے تو ہم شاؤنرے کے پاس جا رہے ہیں تاکہ اگر کوئی اور راستہ موجود ہو تو اس بارے میں معلوم ہو سکے اور وہاں بھی اس کے خلاف حفاظتی انتظامات کئے جا سکیں"۔۔۔۔ باس نے کہا اور فرانز نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد باس نے کار کو ایک سائیڈ روڈ پر موڑ دیا

اور سائیڈ روڈ پر کچھ دور چلنے کے بعد وہ ایک کالونی میں داخل ہ
گئے۔ یہاں خاصے جدید مکانات بنے ہوئے تھے۔ باس نے کار ایک
بڑے سے مکان کے گیٹ میں موڑ دی۔ یہ ایک خاصا بڑا احاطہ تھ
جس کے آخر میں ایک جدید ساخت کا مکان بنا ہوا تھا۔ احاطہ میں
مقامی لوگ موجود تھے۔ باس نے کار ایک سائیڈ پر جا کر روکی اور پھ
فراز کو نیچے اترنے کا اشارہ کر کے وہ خود بھی نیچے اتر آیا۔ ایک
مقامی آدمی تیزی سے ان کے قریب آیا اور اس نے بڑے مودبان
انداز میں باس اور فراز کو سلام کیا۔

”شاؤنرے سے کہو کہ جرگن آیا ہے۔ میری اس سے فون پ
بات ہوئی ہے“ ---- باس نے کہا۔

”آیئے سر۔ چیف آپ کے منتظر ہیں“ ---- اس مقامی آدمی
نے کہا اور انہیں لے کر ایک سائیڈ میں بنے ہوئے برآمدے کی
طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک خاصے بڑے اور جدید اندا
کے فرنیچر سے مزین ڈرائنگ روم نما کمرے میں موجود تھے۔ مقامی
آدمی انہیں وہاں چھوڑ کر چلا گیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا او
ایک انتہائی جوڑے جسم اور لمبے قد کا دیوہیکل آدمی اندر داخل
ہوا۔ اس کی آنکھوں پر سفید فریم کا چشمہ تھا جس میں سیاہ رنگ
کے شیشے لگے تھے۔ چہرے بلڈوگ جیسا تھا او چہرے پر سختی اور
سفاکی کے تاثرات نمایاں تھے۔ وہ مقامی آدمی تھا۔ اس کے جسم پ
مقامی لباس تھا۔ اس کے ایک ہاتھ کی انگلیوں میں رنگ برنگی لیکن
انتہائی قیمتی نگینوں کی انگوٹھیاں تھیں۔

”ہیلو۔ مجھے بیحد خوشی ہو رہی کہ آج شاؤنرے اس قابل تو
ہوا کہ تم جیسا آدمی اس کے پاس چل کر آنے پر مجبور ہو گیا“۔
آنے والے نے بڑے گونجدار لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا اور
اس کے ساتھ ہی اس نے اپنا چوڑا ہاتھ مصافحے کے لئے آگے بڑھا
دیا۔

”میں دوستی کے ناطے آیا ہوں شاؤنرے۔ ورنہ تمہارے اور
ہمارے مفادات تو بہرحال ٹکراتے ہی رہتے ہیں“ ---- جرگن نے
مسکراتے ہوئے کہا اور بڑے پرجوش انداز میں مصافحہ کیا۔

”مجھے تمہاری دوستی پر فخر ہے“ ---- شاؤنرے نے کہا۔

”یہ میرا ساتھی ہے فراز۔ اور فراز یہ شاؤنرے ہے۔ جنوبی
بحراوقیانوس کا سی کنگ“ ---- جرگن نے فراز اور شاؤنرے کا
تعارف کراتے ہوئے کہا اور فراز نے بھی بڑے پرجوش انداز میں
شاؤنرے سے مصافحہ کیا اور رسمی جملے ادا کئے۔

”شاؤنرے۔ مجھے معلوم ہے کہ بحری سمگلنگ میں تم سے بڑا
اور کوئی گروپ نہیں ہے اور پورے جنوبی بحراوقیانوس پر تمہاری
حکومت بھی ہے اور تمہارے ایسے خفیہ راستے بھی ہیں کہ جہاں
تک حکومت ایکریمیا بھی آج تک نہیں پہنچ سکی۔ گو میرا تعلق
حکومت ایکریمیا سے ہی ہے لیکن یہاں میں دوستی کے ناطے آیا
ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ تم میرے ساتھ کھل کر تعاون کرو

گے"۔۔۔۔ جرگن نے کہا۔

"دوستوں کے لے تو شاؤنرے کی جان بھی حاضر ہے۔ تم حکم تو کرو"۔۔۔۔ شاؤنرے نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور ایک مقامی آدمی اندر داخل ہوا۔ اس نے ٹرے میں شراب کی بوتل اور تین گلاس رکھے ہوئے تھے۔ اس نے ایک سائیڈ ٹیبل پر ٹرے رکھا اور شراب کی بوتل کھولی اور تینوں گلاس بھر کر اس نے ایک ایک گلاس ان تینوں کے سامنے رکھا اور ٹرے اٹھا کر واپس چلا گیا۔

"یہ انتہائی پرانی شراب ہے۔ اس لئے مجھے یقین ہے کہ تم اس سے ضرور لطف اندوز ہو گے"۔۔۔۔ شاؤنرے نے کہا اور اپنے سامنے رکھا ہوا گلاس اٹھا لیا۔

"شکریہ"۔۔۔۔ جرگن نے کہا اور اس نے بھی اپنے سامنے پڑا ہوا گلاس اٹھایا اور اس سے ایک گھونٹ لیا۔

"واقعی شاندار ہے"۔۔۔۔ جرگن نے کہا اور شاؤنرے مسکرا دیا۔

"دیکھو شاؤنرے۔ تمہیں معلوم ہے کہ ہورنگ جزیرہ حکومت ایکریمیا کے تحت ہے اور ممنوعہ جزیرہ ہے"۔۔۔۔ جرگن نے کہا۔

"ہاں۔ مجھے معلوم ہے"۔۔۔۔ شاؤنرے نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ایشیا کا ایک ملک ہے پاکیشیا۔ یہ ایکریمیا کے مقابلے میں تو انتہائی پسماندہ ملک ہے لیکن اس ملک کی سیکرٹ سروس اور اس سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والا ایک آدمی جس کا نام علی عمران ہے اور ویسے عام طور پر وہ اپنے آپ کو پرنس آف ڈھمپ بھی کہلواتا ہے۔ یہ انتہائی خطرناک سیکرٹ ایجنٹ ہے۔ میرے سیکشن نے پاکیشیا کے ایک ماہر ارضیات کو اغواء کر کے ہورنگ پہنچایا ہے تاکہ اس سے ایک اہم پراجیکٹ کی تحقیقاتی رپوٹ حاصل کی جا سکے۔ اس ماہر ارضیات کے ذہن پر اثرات ہیں جس کی وجہ سے فوری طور پر اس سے کچھ حاصل نہیں کیا جا سکتا۔ اس لئے کم از کم ایک ہفتہ لگے گا جبکہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس اس ایک ہفتے کے دوران ہورنگ سے اس ماہر ارضیات اور اس کی تحقیقاتی رپورٹ حاصل کرنے کی کوشش کریں گے۔ گو ہورنگ پر انتہائی سخت حفاظتی انتظامات ہیں۔ ایسے اقدامات اور انتظامات کہ وہاں اجازت کے بغیر ایک مکھی بھی داخل نہیں ہو سکتی لیکن یہ لوگ حددرجہ شاطر اور تیز ہیں اس لئے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ انہیں ہورنگ پہنچنے سے پہلے ختم کر دیا جائے اور میں اسی سلسلے میں تمہارے پاس آیا ہوں"۔۔۔۔ جرگن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"مجھے بتاؤ کہ میں کیا کر سکتا ہوں"۔۔۔۔ شاؤنرے نے کہا۔

"ہم نے یہ چیک کرنا ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی کس راستے سے ہورنگ پہنچنے کی کوشش کریں گے۔ اس وقت ہمارے سامنے دو راستے ہیں۔ ایک جزیرہ یولا اور دوسرا جزیرہ ڈوے۔ ان

راستوں پر تو ہم نے تمام ممکنہ اقدامات کر لئے ہیں لیکن یہ لوگ ایجنٹوں سے مختلف انداز میں کام کرتے ہیں۔ انہیں بھی لا؟ معلوم ہوگا کہ ہم ان راستوں کو بلاک کرنے کی کوشش کر[یں] گے۔ اس لئے یہ لازماً کوئی ایسا راستہ تلاش کرنے کی کوش[ش] کریں گے جو بظاہر ناممکن ہو۔ میں تمہارے پاس اس لئے آیا ہ[وں] کہ اگر کوئی ایسا راستہ ہورنگ پہنچنے کا ہو جس کا ہمیں علم نہ اور بظاہر ناممکن ہو تو تم ہمیں اس راستے کے بارے می[ں] بتاؤ"۔۔۔۔ جرگن نے کہا۔

"سمندر تو بعید وسیع ہے۔ کئی راستے ہو سکتے ہیں اور نہ ؟ ہوں تو راستے بنائے بھی جا سکتے ہیں"۔۔۔۔ شاؤنزے نے جوا[ب] دیا تو جرگن چونک پڑا۔

"مثلاً کسی ایک راستے کے بارے میں بتاؤ"۔۔۔۔ جرگن ۔ ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"مثلاً بلیک وے"۔۔۔۔ شاؤنزے نے جواب دیا تو جرگ[ن] چونک پڑا۔

"بلیک وے۔ اوہ۔ اوہ۔ اس کے بارے میں سنا تو ہے لیکن مجھے اس کی تفصیل معلوم نہیں ہے"۔۔۔۔ جرگن نے کہا۔

"ادھر دیوار پر نقشہ لگا ہوا ہے۔ آؤ میں بتاؤں کہ بلیک وے کس سمت سے جاتا ہے"۔۔۔۔ شاؤنزے نے اٹھتے ہوئے کہا تو جرگن اور فرانز بھی اٹھ کھڑے ہوئے اور پھر ایک سائیڈ پر دیوار پر جنوبی بحراوقیانوس کا ایک بہت بڑا اور تفصیلی نقشہ فریم میں لگا ہوا تھا اور پھر شاؤنزے نے ان دونوں کو بلیک وے کے متعلق تفصیل سے بتانا شروع کر دیا۔

"ہاں۔ یہ راستہ تو ہے اور اس طرف ہمارا کوئی تعلق بھی نہیں ہے۔ پھر کیا کیا جائے"۔۔۔۔ جرگن نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"تم یہی چاہتے ہو کہ یہ لوگ ہورنگ نہ پہنچ سکیں"۔ شاؤنزے نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ میں یہی چاہتا ہوں لیکن۔۔۔۔" جرگن نے ہونٹ چباتے ہوئے جواب دیا۔

"ایسا ہو سکتا ہے اگر میں چاہوں تو"۔۔۔۔ شاؤنزے نے جواب دیا تو جرگن چونک پڑا۔

"کیسے۔ تم ان سب راستوں سے کیسے انہیں روک سکتے ہو"۔ جرگن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہیں دراصل میرے متعلق کچھ بھی معلوم نہیں ہے۔ مجھے ویسے ہی سی کنگ نہیں کہا جاتا۔ پورے بحراوقیانوس میں کوئی جزیرہ اور کوئی راستہ ایسا نہیں ہے جس پر میرا کنٹرول نہ ہو اور جہاں میرے آدمی نہ ہوں سوائے سرکاری جزیروں کے۔ اس لئے میں چاہوں تو ایک آدمی بھی بحراوقیانوس میں معمولی سی حرکت بھی نہ کر سکے"۔۔۔۔ شاؤنزے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اگر تم ناراض نہ ہو تو میں تمہیں ایک آفر کروں"۔ جرگن نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔
"بولو۔ کھل کر بات کرو"۔۔۔۔ شاؤنرے نے کہا۔
"اگر تم ناراض نہ ہو تو میں تمہیں معاوضے کی آفر کرتا ہوا کہ تم خاص طور پر اس عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہورنگ تک نہ پہنچنے دو۔ صرف ایک ہفتے کے لئے"۔۔۔۔ جرگن نے کہا۔
"یہ معاوضہ کون دے گا۔ تم خود یا تمہاری حکومت"۔ شاؤنرے نے کہا۔
"حکومت دے گی"۔۔۔۔ جرگن نے جواب دیا۔
"لیکن کیا حکومت کسی سمگلر کو معاوضہ دینے پر تیار ہو جائے گی"۔ شاؤنرے نے کہا۔
"یہ میرا مسئلہ ہے۔ ہم نے حکومت سے صرف فنڈ ریلیز کرانے ہوتے ہیں اور بس۔ اسے استعمال کہاں کیا جاتا ہے یہ ہماری ذاتی مرضی ہوتی ہے اور ہم حکومت کو اس کا حساب دیتے ہیں اور نہ کسی کا نام سامنے آتا ہے۔ اس لئے تم فکر مت کرو۔ تمہارا نام کسی صورت بھی سامنے نہیں آئے گا البتہ میں ذاتی طور پر مطمئن ہو جاؤں گا"۔۔۔۔ جرگن نے کہا۔
"پھر ٹھیک ہے۔ مجھے کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔ اس طرح میں بھی پابند ہو جاؤں گا"۔۔۔۔ شاؤنرے نے جواب دیا۔
"اوکے۔ بیحد شکریہ۔ بتاؤ کتنا معاوضہ دوں"۔۔۔۔ جرگن نے کوٹ کی اندرونی جیب میں ہاتھ ڈالتے ہوئے کہا۔
"تمہارے لئے دس لاکھ ڈالر"۔۔۔۔ شاؤنرے نے بے تکلفانہ لہجے میں کہا۔
"ٹھیک ہے"۔۔۔۔ جرگن نے کہا اور جیب سے چیک بک نکال کر اس نے قلم نکالا۔ اس پر رقم بھری اور دستخط کر کے اس نے چیک پھاڑ کر شاؤنرے کی طرف بڑھا دیا۔
"ٹھیک ہے۔ اب بے فکر ہو جاؤ۔ ایک ہفتہ تو کیا ایک سال تک کوئی بھی اجنبی ہورنگ جزیرے تک نہ پہنچ سکے گا"۔ شاؤنرے نے ایک نظر چیک کو دیکھا اور پھر اسے تہہ کر کے جیب میں ڈال لیا۔
"اگر وہ لوگ گزریں تو تم نے مجھے بہرحال اطلاع کرنی ہے اور اگر ہو سکے تو ان کی لاشیں بھی محفوظ کر لینا"۔۔۔۔ جرگن نے کہا۔
"ٹھیک ہے۔ یہ بھی ہو جائے گا۔ لیکن تمہیں اطلاع کیسے ہو گی"۔۔۔۔ شاؤنرے نے کہا۔
"میں اپنی ذاتی مخصوص فریکونسی تمہیں بتا دیتا ہوں۔ اس پر تم جب بھی کال کرو گے مجھ سے رابطہ ہو جائے گا۔ چاہے میں دنیا کے کسی بھی خطے میں موجود ہوں گا"۔۔۔۔ جرگن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب میں ہاتھ ڈالا اور ایک چھوٹا سا کارڈ نکال کر اس نے شاؤنرے کی طرف بڑھا دیا۔

"اس پر فریکونسی بھی موجود ہے"---- جرگن نے کہا اور شاؤ نرے نے کارڈ لیا اور اسے دیکھ کر جیب میں رکھ لیا۔

"تمہاری بھی کوئی فریکونسی ہے"---- جرگن نے پوچھا۔

"ایک خاص فریکونسی ہے۔ تم اس پر کال کر کے میرا نام لوگے تو میں جہاں بھی ہوں گا' مجھ سے رابطہ کرا دیا جائے گا"۔ شاؤ نرے نے کہا اور ایک فریکونسی بتا دی۔

"اوکے۔ شکریہ۔ اب ہمیں اجازت"---- جرگن نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"بے فکر ہو جاؤ دوست۔ اب تم ہر حالت میں محفوظ ہو۔ لیکن میں صرف سمندری سفر کی بات کر رہا ہوں"---- شاؤ نرے نے اٹھتے ہوئے کہا اور جرگن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

ایک ٹرانسپورٹ ہیلی کاپٹر فضا میں کافی بلندی پر پرواز کرتا سمندر کے اوپر سے گزرتا ہوا آگے بڑھا چلا جا رہا تھا۔ اس ٹرانسپورٹ ہیلی کاپٹر میں عمران اور اس کے ساتھی موجود تھے۔ وہ سب ایکریمین میک اپ میں تھے۔ حتی کہ جولیا بھی ایکریمین میک اپ میں تھی۔ عقبی طرف دو بڑے بڑے تھیلے موجود تھے۔ پائلٹ سیٹ پر خود عمران تھا جبکہ اس کی سائیڈ پر جولیا اور عقبی سیٹوں پر تنویر' کیپٹن شکیل' صفدر اور صالحہ موجود تھے۔

"عمران صاحب۔ یہ ہیلی کاپٹر ایکریمین نیوی چیک نہیں کرے گی"---- کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ضرور کرے گی"---- عمران نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات ہوتی ہیلی کاپٹر میں نصب

"لو وہ شاید تمہاری بات کرنے کے انتظار میں ہی تھے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ ایکریمین نیول چیکنگ سنٹر۔ اوور"۔۔۔۔ ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"یس۔ ہیلی کاپٹر سے تمہیں اٹنڈ کیا جا رہا ہے۔ اوور"۔ عمران نے ایکریمین لہجے میں ہی جواب دیا۔

"یہ ہیلی کاپٹر کس کا ہے اور تم لوگ کون ہو اور کہاں جا رہے ہو۔ تفصیل سے جواب دو۔ اوور"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"میرا نام مائیکل گرافٹ ہے اور ہیلی کاپٹر میں میرے ساتھ دو عورتیں اور تین مرد ہیں۔ ہمارا تعلق ڈبل ایس گروپ سے ہے اور ہماری منزل ڈومے جزیرہ ہے۔ اوور"۔۔۔۔ عمران نے مطمئن لہجے میں کہا۔

"ڈبل ایس کا سپیشل کوڈ دوہراؤ"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے نامانوس سے ہندسے پورے تسلسل سے بولنے شروع کر دیئے۔

"کوڈ درست ہے۔ اپنا مخصوص کوڈ دوہراؤ تاکہ ہم چیکنگ کر سکیں۔ اوور"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"مشن ہائی لینڈ سلور کوئین۔ اوور"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اوکے۔ ہم چیکنگ کے بعد دوبارہ کال کریں گے۔ اوور اینڈ آل"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"عمران صاحب۔ ڈبل ایس سے مطلب سی سیفٹی ہے شاید"۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہاں۔ یہ ایکریمین نیوی کا خفیہ اور مخصوص کوڈ ہے"۔ عمران نے جواب دیا۔

"آپ نے کوڈ تو شاید معلوم کر لیا ہو گا لیکن اس مشن کے بارے میں تو وہ فوری معلوم کر لیں گے اور ظاہر ہے انہیں یہی جواب ملنا ہے کہ ایسا کوئی مشن نہیں بھیجا جا رہا"۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"جب تک وہ چیک کریں گے اور ہمیں دوبارہ کال کریں گے اس وقت تک ہم جزیرہ ساڈیولو کے قریب پہنچ چکے ہوں گے اور ہیلی کاپٹر وہاں چھوڑ کر آگے کا سفر شروع ہو جائے گا"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ آپ نے میٹنگ کے دوران تو کرنل فریدی کے بتائے ہوئے نئے راستے جزیرہ بلاسا سے سفر کرنے کا فیصلہ کیا تھا پھر اچانک یہ فیصلہ کیوں بدل دیا"۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"میں نے اس بارے میں معلومات حاصل کی تھیں۔ وہ خاصا طویل سفر ہے اور پھر اس راستے میں سمگلروں کے بہت سے گروپ موجود تھے۔ ہم لامحالہ ان سے الجھ جاتے۔ اس لئے میں نے فیصلہ کیا

ہے کہ ادھر سے جانا ہمارے لئے غلط ہوگا۔ اس کے بعد میں
کرنل فریدی کو فون کیا اور ان سے اس پوائنٹ پر ڈسکشن کی
کرنل فریدی نے اس نئے راستے کی نشاندہی کر دی۔ یہ راستہ مخ
بھی ہے اور محفوظ بھی۔ اس راستے پر البتہ ایکریمین نیوی کی سخ
چیکنگ ہے"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا اور سب ساتھیوں ۔
اثبات میں سر ہلا دیئے۔ پھر ابھی انہیں تھوڑا ہی وقت ہوا تھا
اچانک ٹرانسمیٹر ایک بار پھر جاگ اٹھا۔

"اتنی جلدی"۔۔۔۔ عمران نے قدرے حیرت بھرے لہجے :
کہا اور ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ مائیکل گرافٹ۔ میں ڈبل ایس کا کمانڈر جنرا
تھامسن بول رہا ہوں۔ اوور"۔۔۔۔ ایک سخت اور بھاری آوا
سنائی دی تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر تشویش
کے آثار ابھر آئے تھے۔

"یس سر۔ میں مائیکل گرافٹ بول رہا ہوں۔ اوور"۔ عمرا
نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"تم جھوٹ بول رہے ہو۔ مائیکل گرافٹ تو اتفاق سے میرے
ساتھ بیٹھا ہوا ہے۔ اسی لئے تو مجھے جب اطلاع ملی تو میں حیران ر
گیا یقیناً تم کسی دشمن ملک کے جاسوس ہو۔ اگر ایسا ہے تو تمہیں
ایک لمحے میں ہلاک کیا جا سکتا ہے لیکن میں نہیں چاہتا کہ کسی کو
بغیر چھان بین کے ہلاک کر دوں۔ اسی لئے میں تمہیں

منٹ دیتا ہوں۔ اگر دو منٹ کے اندر تم نے اپنے ہیلی کاپٹر کا رخ نہ
موڑا اور جدھر سے تم آئے ہو ادھر واپس نہ گئے تو ٹھیک دو منٹ
بعد تمہارے ہیلی کاپٹر پر سی ہاک میزائل فائر کر دیا جائے گا اور یہ
بھی سن لو کہ تمہارا ہیلی کاپٹر اس وقت میری نظروں میں ہے اپنی
اور اپنے ساتھیوں کی جان بچانے کے اس آخری موقع سے فائدہ
اٹھاؤ۔ اوور اینڈ آل"۔۔۔۔ دوسری طرف سے انتہائی کرخت لہجے
میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ عمران نے
ٹرانسمیٹر آف کیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بجلی کی سی تیزی سے
ہیلی کاپٹر کا رخ موڑنا شروع کر دیا اور پھر واقعی دو منٹ سے پہلے
اس کا ہیلی کاپٹر واپس اسی طرف کو پرواز کر رہا تھا جدھر سے وہ آ
رہے تھے۔

"یہ کیا ہوا عمران صاحب"۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"اسے ہی شومئی قسمت کہا جاتا ہے کہ میں نے بڑی چھان
بین کے بعد جس کا نام معلوم کرایا وہ کمانڈر کے پاس موجود تھا۔ یہ
تو کمانڈر کی خاص سوچ نے ہمیں موقع دے دیا ہے ورنہ تو سی ہاک
میزائل پلک جھپکنے میں ہمیں جلا کر راکھ کر دیتا"۔۔۔۔ عمران نے
جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو کیا اب ہم واپس جا رہے ہیں"۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"نہیں۔ واپس جا کر تو ہم پکے ہوئے پھلوں کی طرح ان کی
جھولی میں جا گریں گے۔ یہ ایکریمین نیوی ہے۔ تم نے دیکھا نہیں

ہے کہ انہوں نے کس قدر تیز رفتاری سے چیکنگ کی ہے اور کمانڈر نے بھی ہم پر کوئی مہربانی نہیں کی۔ وہ ہمارے بارے میں تفصیلی چیکنگ کرنا چاہتے ہیں۔ اس لئے انہوں نے ہمیں واپس جانے کا موقع دیا ہے"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"تو پھر۔۔۔" جولیا نے کہا۔

"گھبراؤ نہیں۔ یہاں سے قریب ہی ایک چھوٹا سا جزیرہ ہے۔ میں ہیلی کاپٹر وہاں اتار دوں گا اور اس کے بعد ہم وہاں سے اپنا سمندری سفر شروع کریں گے۔ اب اس کے سوا اور کوئی چارہ بھی نہیں ہے"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا اور جولیا خاموش ہو گئی۔ تقریباً پانچ منٹ بعد عمران نے ہیلی کاپٹر کی بلندی کم کرنا شروع کر دی اور تھوڑی دیر بعد واقعی وہ ایک چھوٹے سے جزیرے کے کنارے پر ایک کھلی جگہ پر اتر چکے تھے۔ یہ جزیرہ گھنے جنگلات سے ڈھکا ہوا تھا۔ یہ جنگل اس قدر گھنا تھا کہ ٹرانسپورٹ ہیلی کاپٹر درختوں کے درمیان اتارا بھی نہ جا سکتا تھا۔ اس لئے عمران نے ساحل کے قریب ایک خالی جگہ پر اسے اتارا اور پھر وہ ایک ایک کر کے ہیلی کاپٹر سے نیچے اتر آئے۔ صفدر اور تنویر نے دونوں بڑے بڑے تھیلے اٹھائے ہوئے تھے۔

"یہ تو ہم اچھے خاصے پرابلم میں پھنس گئے ہیں عمران صاحب۔ ایکریمین نیوی کا تو اس سارے علاقے میں جال پھیلا ہوا ہے اور وہ لامحالہ ہمیں کہیں نہ کہیں چیک بھی کر لیں گے اور پکڑ بھی لیں گے"۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے پریشان سے لہجے میں کہا۔

"جب کوئی لائحہ عمل غلط ہو جائے تو پریشانی تو بہرحال ہوتی ہی ہے لیکن ہمت ہارنے سے بھی کچھ نہیں ہوا کرتا"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ اس طرح مطمئن نظر آرہا تھا جیسے یہ سب کچھ اس کے سوچے ہوئے انداز میں ہو رہا ہو۔

"اب تھیلوں میں سے ربڑ کی کشتیاں نکالو اور ان میں ہوا بھرو۔ تاکہ ہم اپنا سفر شروع کر سکیں"۔۔۔۔ عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا لیکن پھر اس سے پہلے کہ وہ اس کی ہدایت پر عمل شروع کرتے' اچانک ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"خبردار۔ ہاتھ اٹھا دو۔ ورنہ ۔۔۔۔" بولنے والے کا لہجہ بے حد سخت تھا اور اس کے ساتھی چونک کر ادھر مڑے ہی تھے جدھر سے آواز آئی تھی کہ وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ ان کے چاروں طرف سے تقریباً دس آدمی ہاتھوں میں جدید ساخت کی مشین گنیں اٹھائے جھاڑیوں سے باہر آگئے۔ ان میں سے اکثریت مقامی افراد کی تھی جبکہ باقی مختلف یورپی قومیتوں کے تھے۔ ان سب کے جسموں پر سیاہ لباس تھا۔

"تم کون ہو"۔۔۔۔ عمران نے حیران ہو کر ان سے پوچھا۔ اسی لمحے ایک درخت سے کسی نے چھلانگ لگائی اور وہ اڑتا ہوا عمران کے قریب آ کر کھڑا ہو گیا۔ عمران اسے غور سے دیکھنے لگا۔

"تم میں سے علی عمران کس کا نام ہے"۔۔۔۔ آنے والے

نے کہا تو عمران اپنا نام اس اجنبی کے منہ سے سن کر بے اختی
اچھل پڑا۔ اس کے تصور میں بھی نہ تھا کہ اس جزیرے پر ک
آدمی اس کا نام بھی جانتا ہوگا۔ جبکہ وہ تو اتفاقاً اس جزیرے پر آ
تھے۔

"کمال ہے۔ میرا نام اس قدر شہرت اختیار کر گیا ہے"۔ عمر
نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تو تم ہو علی عمران۔ اور یہ باقی لوگ پاکیشیا سیکرٹ سروس
ممبرز ہیں۔ سنو۔ تمہاری بھلائی اسی میں ہے کہ تم کوئی غلط حرک
کئے بغیر ہمارے ساتھ چلو۔ ورنہ ہمیں حکم یہی دیا گیا تھا کہ تمہی
دیکھتے ہی گولیوں سے اڑا دیں"۔۔۔ اس آدمی نے کہا۔

"لیکن پہلے تم اپنا اور اپنے ساتھیوں کا تعارف تو کراؤ تاکہ
ہمیں بھی تو معلوم ہو سکے کہ ہم کن معزز افراد کے مہمان ہیں"
عمران نے جواب دیا۔

"میرا نام ٹیلی ہے اور میں اس جزیرے کا انچارج ہوں۔ ہمار
تعلق شاؤ نرے سے ہے۔ سی کنگ شاؤ نرے سے۔ پورے جنوبی
بحراوقیانوس پر شاؤ نرے کی حکومت ہے اور شاؤ نرے کی مرضی کے
بغیر یہاں سے کوئی نہ گزر سکتا ہے اور نہ کوئی زندہ جا سکتا ہے او
چیف شاؤ نرے نے ہی پورے جنوبی بحراوقیانوس میں اپنے تمام
اڈوں پر احکامات دیئے ہوئے ہیں کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے

عمران کو چاہے وہ جس بھی میک اپ میں ہو گولیوں سے اڑا دیا
جائے"۔ ٹیلی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"شاؤ نرے یہاں موجود ہے"۔۔۔ عمران نے منہ بناتے
ہوئے پوچھا۔

"نہیں۔ وہ اپنے ہیڈ کوارٹر میں ہے۔ اسے اطلاع دے دی
جائے گی پھر وہ جیسے حکم دے گا ویسے ہی ہو گا۔ تب تک تم لوگ
ہماری قید میں رہو گے لیکن اگر تم نے کوئی غلط حرکت کرنے کی
کوشش کی تو پھر ایک لمحے میں تمہیں گولیوں سے اڑایا جا سکتا
ہے"۔ ٹیلی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ہم کوئی غلط حرکت نہیں کریں گے۔ لیکن پہلے یہ
بتاؤ کہ کیا تمہارا تعلق ایکریمین نیوی سے بھی ہے"۔ عمران نے
کہا۔

"نیوی سے نہیں۔ ہمارا تعلق ان سے کیسے ہو سکتا ہے۔ وہ تو
ہمارے خلاف کام کرتے ہیں۔ لیکن تم کیوں پوچھ رہے ہو"۔ ٹیلی
نے کہا۔

"اس لئے کہ ہمارے ہیلی کاپٹر کو نیوی نے چیک کیا اور انہوں
نے ہمیں وارننگ دی کہ ہم واپس چلے جائیں۔ اب وہ لامحالہ
ہمارے واپس نہ پہنچنے پر ہمیں تلاش کریں گے اور ہمارا ہیلی کاپٹر
انہیں دور سے نظر آجائے گا۔ اس لئے وہ یہاں بھی آجائیں
گے"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اوہ۔ تم نے اچھا کیا کہ یہ سب کچھ بتا دیا۔ ہم انتظامات
لیں گے۔ تم چلو"۔۔۔ ٹیلی نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر
دیا۔ پھر ٹیلی کے آٹھ مسلح افراد کے گھیرے میں عمران اور اس
ساتھی جزیرے کے اندرونی طرف بڑھنے لگے۔ گھنے جنگل کے ا
چار بڑے بڑے لکڑی کے کیبن بنے ہوئے تھے۔ انہیں ایک کی
میں لے جایا گیا۔ یہاں کرسیاں موجود تھیں۔ انہیں کرسیوں پر
کر رسیوں سے باندھ دیا گیا۔ چونکہ عمران نے ایسا ہونے پر
رد عمل کا مظاہرہ نہ کیا تھا اس لئے اس کے ساتھی بھی خاموش ر
تھے۔ چار مسلح افراد کیبن میں موجود رہے جبکہ باقی افراد باہر
گئے۔ تھوڑی دیر بعد ٹیلی بھی کیبن میں پہنچ گیا۔ اس نے ا
طرف رکھی ہوئی کرسی اٹھائی اور عمران کے سامنے رکھ کر وہ اس
بیٹھ گیا۔ اس کے چہرے پر تجسس کے آثار نمایاں تھے۔

"کیا تم واقعی اس قدر خطرناک لوگ ہو کہ شاکس کو تمہ
روکنے کے لئے چیف شاڈنرے کی خدمات حاصل کرنی پڑ
ہیں"۔۔۔ ٹیلی نے عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا تو عمران
اختیار ہنس پڑا۔

"ہم جس قدر خطرناک ہیں۔ اس کا تجربہ تو تم نے کر لیا ہے
اگر ہم خطرناک ہوتے تو کیا اس طرح معصوم بھیڑوں کی طر
تمہارے ساتھ یہاں آتے اور اطمینان سے باندھے جا سکتے تھے"
عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اسی بات پر تو میں حیران ہوں۔ مجھے تو تم عام سے ایشیائی لگ
رہے ہو۔ لیکن چیف شاڈنرے نے کہا تھا کہ تم انتہائی خطرناک
ترین لوگ ہو"۔۔۔ ٹیلی نے کہا۔

"تمہارا تعلق ایکریمیا سے ہے"۔۔۔ عمران نے اس کی بات
کا جواب دیتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ میں کناڈین ہوں"۔۔۔ ٹیلی نے جواب دیا۔

"پھر تو تمہیں معلوم ہی ہوگا کہ آج کل خطرناک ہونے کا
پروپیگنڈہ بھی خاصا کام دیتا ہے۔ اس طرح معاوضہ بھی زیادہ ملتا ہے
اور مخالف بھی ڈرے رہتے ہیں"۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"معاوضہ۔ کیا مطلب۔ کیا تمہارا تعلق حکومت سے نہیں
ہے"۔ ٹیلی نے چونک کر کہا۔

"حکومت سے تعلق رکھنے والے لوگ اس طرح کام نہیں
کرتے ٹیلی۔ ان کے کام کرنے کا طریقہ اور ہوتا ہے۔ ہمارا تعلق
پاکیشیا سے ضرور ہے لیکن ہمارا کام بھی بالکل اسی طرح کا ہے جس
طرح تم کام کرتے ہو۔ تم یا تمہارے چیف نے بھی تو شاکس سے
معاوضہ لے کر یہ کام کیا ہے۔ اسی طرح ہم بھی معاوضہ لے کر کام
کر رہے ہیں"۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"مجھے بتایا گیا ہے کہ تم لوگ ہورنگ جانا چاہتے ہو۔ لیکن
یہاں سے تم ہورنگ نہیں پہنچ سکتے"۔۔۔ ٹیلی نے کہا۔

"ہمارا پروگرام تو ہیلی کاپٹر پر ہورنگ پہنچنے کا تھا لیکن ایکریمین

نیوی نے ہمیں آگے نہیں جانے دیا"---- عمران نے جواب دیا
اور پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات ہوتی' ایک
آدمی ہاتھ میں ایک جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر اٹھائے اندر داخل ہوا۔

"چیف کی کال ہے باس"---- اس آدمی نے ٹرانسمیٹر ٹیلی کی
طرف بڑھاتے ہوئے کہا اور ٹیلی نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے
اس سے ٹرانسمیٹر لے لیا۔ ٹرانسمیٹر پر سرخ رنگ کا بلب جل رہا
تھا۔ ٹیلی نے ایک بٹن دبایا تو ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز نکلنے لگی اور
ٹیلی نے دوسرا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ تھرٹی ون پوائنٹ سے ٹیلی بول رہا ہوں۔ اوور"۔
ٹیلی نے بار بار کال دینا شروع کر دی۔

"شاؤنزے اٹنڈنگ یو۔ کیا بات ہے۔ کیوں کال کاشن دیا گیا
ہے۔ اوور"۔ ٹرانسمیٹر سے ایک بھاری اور چیختی ہوئی آواز سنائی
دی۔

"چیف۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہم نے گرفتار کر لیا
ہے۔ اوور"۔ ٹیلی نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ تم نے گرفتار کر لیا ہے۔ وہ ادھر تمہاری
طرف کیسے پہنچ گئے۔ انہوں نے تو بلیک وے سے سفر کرنا تھا۔
اوور"۔ شاؤنزے کے لہجے میں حیرت تھی۔

"وہ ایک بڑے ٹرانسپورٹ ہیلی کاپٹر پر سوار تھے چیف۔ یہ ہیلی
کاپٹر پہلے آگے چلا گیا۔ پھر واپس آیا اور ہمارے پوائنٹ پر اتر گیا۔
ہم نے ہیلی کاپٹر کو اترتے دیکھ کر چیکنگ کر لی تھی پھر جب ہیلی کاپٹر
سے دو ایکریمین عورتیں اور چار ایکریمین مرد نیچے اترے تو ہم
پریشان ہو گئے۔ لیکن پھر ان لوگوں نے ایشیائی زبان میں آپس میں
باتیں شروع کیں تو ہم سمجھ گئے کہ یہ وہی پاکیشیائی ہیں جن کے
متعلق آپ نے ہمیں ہدایات دی تھیں۔ چنانچہ ہم نے انہیں پکڑ لیا
اور اب وہ کیبن میں رسیوں سے بندھے ہوئے موجود ہیں۔ ان
میں سے ایک نے اعتراف بھی کر لیا ہے کہ اس کا نام علی عمران
ہے۔ اوور"۔ ٹیلی نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تو وہ اس راستے سے ہورنگ جا رہے تھے۔ بہرحال اب
انہیں گولیوں سے اڑا دو۔ اوور"---- شاؤنزے نے کہا۔

"میری بات کراؤ اپنے چیف سے"---- عمران نے کہا۔

"چیف۔ وہ علی عمران آپ سے بات کرنا چاہتا ہے۔ اوور"۔
ٹیلی نے شاؤنزے سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کیوں۔ کیا ضرورت ہے بات کرنے کی۔ تم میرے حکم کی
تعمیل کرو۔ بس۔ اوور اینڈ آل"---- دوسری طرف سے چیختے
ہوئے لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی
آواز نکلنے لگی تو ٹیلی نے بٹن آف کئے اور ٹرانسمیٹر اس آدمی کی
طرف بڑھا دیا جو اسے لے کر آیا تھا۔

"آئی ایم سوری عمران۔ چیف کے حکم کی تعمیل ہم پر فرض
ہے"۔ ٹیلی نے کرسی سے اٹھتے ہوئے سخت لہجے میں کہا اور اس کے

ساتھ ہی اس نے جیب سے ریوالور نکال کر ہاتھ میں پکڑ لیا۔ اس کے چہرے پر یکلخت سفاکی کے تاثرات ابھرے آئے تھے۔

"تم اپنا فرض ضرور پورا کرنا۔ میں نے تمہیں منع تو نہیں کیا لیکن پہلے میری بات سن لو۔ اسی میں تمہاری اور تمہارے چیف دونوں کی بھلائی ہے"۔۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"تم کیا کہنا چاہتے ہو"۔۔۔۔ ٹیلی نے ایسے لہجے میں کہا جیسے وہ بادل ناخواستہ عمران کی بات سننے کے لئے تیار ہوا ہو۔

"یہ سب تمہارے چیف اور تمہارے گروپ کے خلاف جرگن کی ایک بہت بڑی سازش ہے اور تم لوگ ایک معمولی سے معاوضے کی خاطر اس سازش میں پھنس رہے ہو"۔۔۔۔ عمران نے کہا جبکہ اس کے ناخن مسلسل اپنا کام کرنے میں مصروف تھے۔

"کیسی سازش۔ کھل کر بات کرو"۔۔۔۔ ٹیلی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہمارے سامان میں ایک انتہائی خفیہ آلہ موجود ہے۔ اس آلے کو جیسے ہی آن کیا جائے گا تمہارا یہ اڈہ مارک ہو جائے گا اور پھر یہاں اچانک بیہوش کر دینے والی گیس فائر کی جائے گی۔ اس کے بعد تم لوگوں سے شاؤنرے کا پورا سیٹ اپ معلوم کر کے تمہیں ختم کر دیا جائے گا"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ تم لوگ پاکیشیائی نہیں ہو۔ بلکہ ایکریمین ہو"۔۔۔۔ ٹیلی نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ ہم پاکیشیائی ہی ہیں لیکن ہم نے تمہیں پہلے بتایا ہے کہ ہم بھی تمہاری طرح معاوضہ لے کر کام کرتے ہیں"۔ عمران نے جواب دیا۔

"تمہاری یہ بات انتہائی فضول اور احمقانہ ہے"۔۔۔۔ ٹیلی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی ریوالور کا رخ اس نے عمران کی طرف کر دیا۔

"تم خود جا کر دیکھ لو۔ پھر تمہیں خود ہی سمجھ آ جائے گی۔ ہم تو بہرحال بندھے ہوئے ہیں۔ کہیں بھاگ کر تو نہیں جا رہے۔ تم جس وقت چاہو، ہمیں ختم کر سکتے ہو"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اس کا سامان لے آؤ"۔۔۔۔ ٹیلی نے مڑ کر اپنے ساتھیوں سے کہا تو دو آدمی تیزی سے کیبن سے باہر نکل گئے۔ عمران نے گو اپنے ہاتھ پر بندھی ہوئی رسیاں کھول لی تھیں لیکن وہ اسی طرح خاموش بیٹھا ہوا تھا کیونکہ کمرے میں اس وقت بھی ٹیلی کے علاوہ دو مشین گنوں سے مسلح آدمی موجود تھے اور یہ اتفاق تھا کہ ان کی جیبوں میں کوئی اسلحہ ہی نہ تھا۔ تھوڑی دیر بعد دونوں آدمی واپس آئے تو ان دونوں نے ایک ایک بیگ اٹھایا ہوا تھا۔

"انہیں کھول کر فرش پر پلٹو۔ میں بتاتا ہوں تمہیں"۔ عمران نے کہا تو ٹیلی کے اشارے پر دونوں تھیلے کھول کر زمین پر پلٹ دیئے گئے۔

"یہ سیاہ رنگ کا جو ریموٹ کنٹرول جیسا آلہ ہے۔ اسے

اٹھاؤ"۔ عمران نے اشارہ کرتے ہوئے کہا تو ٹیلی نے جھک کر وہ آلہ اٹھا لیا اور اسے غور سے دیکھنے لگا۔

"یہ کیا چیز ہے"---- ٹیلی نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"اسے عام طور پر کمپیوٹر کاشن کہتے ہیں۔ تم اگر چاہو تو اسے چیک کر سکتے ہو۔ اس کا سرخ رنگ کا بٹن پریس نہ کرنا ورنہ کاشن آن ہو جائے گا۔ اس کے ساتھ والا سفید رنگ کا بٹن آن کرو۔ اس پر اس جگہ کا نقشہ ابھر آئے گا۔ یہ نقشہ کمپیوٹر کا تیار کردہ ہوگا"---- عمران نے کہا۔

"یہاں کا نقشہ۔ وہ کیسے شو کر سکتا ہے"---- ٹیلی نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"یہی تو اس کمپیوٹر کا کمال ہے۔ جیسے ہی تم اس سفید بٹن کو آن کرو گے اس جگہ کا نقشہ کمپیوٹر کی مدد سے چند سیکنڈ میں تیار ہو کر ابھر آئے گا۔ پھر جب تم اس کے ساتھ سرخ بٹن پریس کرو گے تو نقشہ ماسٹر کمپیوٹر کو پہنچ جائے گا اور وہ لوگ سمجھ جائیں گے کہ کہاں کا کاشن دیا جا رہا ہے"---- عمران نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

"ایسا تو ممکن ہی نہیں ہے اور اگر یہ سرخ بٹن پریس نہ کیا جائے تو پھر کاشن نہیں دیا جا سکتا۔ پھر ہمیں کس بات کا خطرہ ہے"---- ٹیلی نے کہا۔

"تمہارا کیا خیال ہے کہ اس کو بنانے والے احمق ہیں۔ اس کے اندر خود کار کمپیوٹر ہے۔ یہ ہر دو گھنٹے بعد خود بخود آن ہو جاتا ہے"---- عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا تو ٹیلی نے ایک لمحے کے لئے دونوں ہونٹ چبائے جیسے فیصلہ نہ کر پا رہا ہو۔ پھر اس نے سفید رنگ کے بٹن پر انگلی رکھی اور اسے پریس کر دیا اور جیسے ہی اس نے بٹن پریس کیا۔ عمران نے اپنا سانس روک لیا۔

"یہ تو کچھ بھی نہیں ہوا۔ نہ ہی کوئی نقشہ ابھرا ہے اور نہ کچھ اور ہوا ہے----" ٹیلی نے کہا لیکن فقرہ مکمل ہونے سے پہلے ہی آلہ اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر گر گیا اور وہ خود اس طرح ٹیڑھا میڑھا ہو کر ریت کے خالی ہوتے ہوئے بورے کی طرح زمین پر جا گرا۔ وہاں موجود اس کے ساتھیوں کا بھی یہی حشر ہوا جبکہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے جسم بھی یکلخت ڈھیلے پڑ گئے تھے۔ لیکن ان کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں۔ عمران سانس روکے خاموش بیٹھا رہا پھر اس نے آہستہ سے سانس لیا اور پھر دوسرا سانس لینے کے بعد اس نے تیز تیز کئی سانس لئے اور پھر رسیاں کھول کر وہ مسکراتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔

"تم عقل مند اور ہوشیار کافی ہو لیکن صرف تجسس کے ہاتھوں مار کھا گئے ہو"---- عمران نے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے زمین پر پڑا ہوا وہی آلہ اٹھایا اور اسے جیب میں ڈال کر وہ تیزی سے مڑا اور اپنے ساتھیوں کی رسیاں کھولنے میں مصروف ہو گیا۔ سب ساتھیوں کی رسیاں کھولنے کے بعد اس نے ان میں سے

چند رسیوں کے ساتھ ٹیلی اور اس کے ساتھیوں کے ہاتھ عقب میں کرکے باندھے اور پھر باقی رسیاں اٹھا کر وہ کیبن سے باہر نکل آیا۔ کیبن سے باہر تقریباً آٹھ آدمی زمین پر اسی طرح بے حس و حرکت پڑے ہوئے تھے۔ عمران نے ان سب کو بھی رسیوں سے باندھا اور پھر باقی کیبنوں کی تلاشی لینے میں مصروف ہو گیا۔ ایک کیبن میں جدید ترین اسلحے کی پیٹیاں موجود تھیں جبکہ دوسرا کیبن شراب کی پیٹیوں سے بھرا ہوا تھا لیکن ان دونوں کیبنوں میں کوئی آدمی موجود نہیں تھا۔ عمران آگے بڑھا اور پھر اس نے پورے جزیرے کا راؤنڈ لگانا شروع کر دیا اور پھر آگے بڑھتے ہوئے اسے اپنے ہیلی کاپٹر کے ساتھ ایک اور انتہائی تیز رفتار ہیلی کاپٹر کھڑا نظر آیا۔ اس کے ساتھ دو مسلح آدمی بے حس و حرکت پڑے ہوئے تھے۔ عمران کے ہاتھ میں رسیاں موجود تھیں۔ اس نے ان دونوں مسلح آدمیوں کے ہاتھ عقب میں کر کے باندھے اور پھر ان دونوں کے پیر بھی باندھ دیئے۔
اس کے بعد وہ آگے بڑھا تو مشرقی طرف باقاعدہ ایک گھاٹ بنا ہوا تھا۔ وہاں دو انتہائی تیز رفتار موٹر بوٹس بھی موجود تھیں لیکن ان کے ساتھ موجود مونو موٹر بوٹ کو دیکھ کر وہ بیحد حیران ہوا۔ یہ انتہائی جدید ترین ساخت کی موٹر بوٹ تھی اور اسے صرف سپر پاورز کی نیوی استعمال کرتی تھی۔ اسے منی سب میرین بھی کہا جاتا تھا۔ یہ وہی مونو موٹر بوٹ تھی جس کا ذکر کرنل فریدی نے کیا تھا اس کے اندر ایسے انتظامات تھے کہ یہ صرف ایک بٹن دبانے سے مکمل طور پر کور ہو جاتی تھی اور تقریباً ایک گھنٹے تک آبدوز کی طرح پانی کے اندر بھی سفر کر سکتی تھی۔ اس کے اندر سمندر کے پانی سے آکسیجن کشید کرنے کے انتہائی جدید ترین آلات نصب تھے لیکن اس سے زیادہ دیر تک یہ پانی کے اندر بھی نہ رہ سکتی تھی اور زیادہ گہرائی میں بھی نہ جا سکتی تھی لیکن اس کے باوجود یہ خاصی کارآمد بوٹ تھی۔ وہاں بھی چار بیہوش مسلح آدمی موجود تھے۔ عمران نے ان کے بھی ہاتھ عقب میں کر کے باندھے اور پھر ان کے بھی پیر باندھنے کے بعد وہ تیزی سے واپس مڑا اور دوسری طرف سے راؤنڈ لگا کر وہ واپس اسی کیبن میں آ گیا جہاں ٹیلی اور اس کے ساتھی ابھی تک فرش پر پڑے ہوئے تھے اور اس کے اپنے ساتھی بھی کرسیوں پر ڈھلکے ہوئے انداز میں بدستور موجود تھے۔ ان سب کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں لیکن جسم بے حس و حرکت تھے۔ عمران نے انہیں دیکھ کر مسکراتے ہوئے جیب میں ہاتھ ڈالا تاکہ وہ آلہ باہر نکالے کہ اچانک قریب ہی زمین پر پڑے ہوئے ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز نکلنے لگی۔ یہ وہی ٹرانسمیٹر تھا جس پر ٹیلی نے شاؤنرے سے بات کی تھی۔ چونکہ وہ آدمی ٹرانسمیٹر لے کر باہر نہ گیا تھا اس لئے وہ ٹرانسمیٹر سمیت ہی زمین پر بے حس و حرکت پڑا ہوا تھا۔ عمران نے آگے بڑھ کر ٹرانسمیٹر اٹھایا اور اس کا بٹن آن کر دیا۔
"ہیلو۔ چیف شاؤنرے کالنگ۔ اوور"۔۔۔۔ بٹن آن ہوتے ہی شاؤنرے کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

''یس چیف۔ ٹیلی اٹنڈنگ ۔ اوور''۔۔۔۔۔ عمران نے ٹیلی کی آواز اور لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

''ان پاکیشیائیوں کا کیا ہوا ٹیلی۔ اوور''۔۔۔۔۔ شاؤزے نے اسی طرح چیختے ہوئے لہجے میں پوچھا۔

''آپ کے حکم کی تعمیل میں انہیں گولی مار کر ان کی لاشیں سمندر میں پھینکوا دی ہیں۔ اوور''۔۔۔۔۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''میں نے سٹاکس والوں کو جب اطلاع دی تو انہیں یقین ہی نہ آ رہا تھا۔ انہوں نے کہا کہ وہ خود لاشیں دیکھنا چاہتے ہیں لیکن اب تم بتا رہے ہو کہ تم نے لاشیں سمندر میں پھینکوا دی ہیں۔ اوور''۔۔۔۔۔ شاؤزے نے کہا۔

''یس چیف۔ میں انہیں یہاں رکھ کر کیا کرتا۔ اگر آپ پہلے حکم دیتے تو میں انہیں سمندر میں نہ پھینکواتا۔ اوور''۔ عمران نے جواب دیا

''ٹھیک ہے۔ میں خود ان سے بات کر لوں گا۔ کل شام کو سپیشل سپلائی آ رہی ہے۔ پوری طرح ہوشیار رہنا۔ اوور''۔ شاؤزے نے کہا۔

''یس چیف۔ اوور''۔۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا اور دوسری طرف سے اوور اینڈ آل کے الفاظ سن کر اس نے بٹن دبا کر رابطہ ختم کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر کو اس کرسی پر رکھ دیا جس پر پہلے ٹیلی بیٹھا ہوا تھا اور پھر جیب سے وہی آلہ نکال کر عمران نے اس کا سرخ رنگ کا بٹن پریس کر دیا اور اسے واپس جیب میں ڈال لیا۔ تقریباً ایک منٹ بعد ہی عمران کے ساتھیوں کے ساتھ ساتھ فرش پر پڑا ہوا ٹیلی اور اس کے ساتھیوں کے جسموں میں حرکت کے تاثرات نمودار ہو گئے۔

''تم۔ تم۔ تم نے یہ سب کیسے کر دیا۔ تم نے میری آواز اور لہجے میں بھی بات کر لی اور چیف کو شک بھی نہیں ہوا۔ یہ یہ۔۔۔۔'' سب سے پہلے ٹیلی نے بولتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں شدید حیرت تھی۔ عمران کے ساتھی اب کرسیوں سے اٹھ کر کھڑے ہو گئے تھے۔

''اس ٹیلی کے علاوہ یہاں موجود باقی سب لوگوں کو اٹھا کر باہر لے جاؤ۔ ان کے آٹھ ساتھی کیبن کے باہر موجود ہیں۔ جزیرے کے تقریباً درمیان میں ہیلی پیڈ بنا ہوا ہے۔ وہاں دو آدمی ہیں اور مشرقی طرف گھاٹ پر بھی ان کے ساتھی موجود ہیں۔ میں نے ان سب کو باندھ دیا ہے۔ ان سب کو آف کر دو''۔۔۔۔ عمران نے ٹیلی کی بات کا جواب دینے کی بجائے صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر سے مخاطب ہو کر کہا تو وہ تینوں سر ہلاتے ہوئے آگے بڑھے۔

''یہ۔ یہ تم کیا کر رہے ہو۔ یہ تو۔۔۔۔'' ٹیلی نے یکلخت چیختے ہوئے کہا۔

''ہمیں چھوڑ دو۔ ہم تو حکم کے غلام ہیں۔ ہمیں چھوڑ

دو"——— کمرے میں موجود باقی افراد نے بھی خوف کی شدت سے چیخنا شروع کر دیا لیکن عمران کے ساتھیوں نے انہیں اٹھایا اور کیبن سے باہر لے گئے چند لمحوں بعد باہر مشین گنوں کی فائرنگ کی آواز کے ساتھ ہی انسانی چیخیں بھی سنائی دی اور پھر آہستہ آہستہ دم توڑ گئیں۔ فرش پر بندھے پڑے ٹیلی کا چہرہ اپنے ساتھیوں کی کربناک چیخیں سن کر خوف کی شدت سے بگڑ سا گیا تھا۔ عمران نے آگے بڑھ کر اسے اٹھایا اور ایک کرسی پر ڈال دیا اور پھر اس کے سامنے کرسی رکھ کر وہ اس پر بیٹھ گیا۔ اس کے چہرے پر پتھریلی سنجیدگی ابھر آئی تھی۔

"میں نے تو کوشش کی تھی کہ تمہارے ساتھی بچ جائیں لیکن میں نے باہر جا کر جو ماحول دیکھا اس سے مجھے اندازہ ہوا ہے کہ تم لوگ خاصے گھٹیا قسم کے مجرم ہو۔ اس لئے تمہاری طرف سے ہر وقت خطرہ پیش آ سکتا ہے اور اب تمہیں بھی میں زندگی بچانے کا آخری موقع دے رہا ہوں"——— عمران نے ٹیلی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مم۔ مم۔ میں تمہارے ساتھ پورا پورا تعاون کروں گا۔ تم جو کہو گے وہی کروں گا۔ مجھے ہلاک مت کرو"——— ٹیلی نے خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

"جب تم نے مجھ پر ریوالور تانا تھا تو میں نے تمہاری آنکھوں میں بے پناہ سفاکی دیکھ لی تھی۔ اگر میں تمہارے تجسس کو ابھار کر اس آلے کو استعمال نہ کراتا تو اب تک ہماری لاشیں مچھلیاں کھا بھی چکی ہوتیں۔ اس لئے میرے نزدیک تم بھی اپنے ساتھیوں کی طرح کسی رعایت کے مستحق نہیں ہو لیکن اس کے باوجود تمہیں ایک چانس دے رہا ہوں۔ اب یہ تمہارے اپنے اوپر منحصر ہے کہ تم اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہو یا نہیں"۔ عمران نے کہا۔

"تم بتاؤ میں کیا کروں۔ جیسے تم کہو گے ویسے ہی میں کروں گا"——— ٹیلی نے جواب دیا۔

"تم کبھی ہورنگ جزیرے پر گئے ہو"——— عمران نے پوچھا۔

"میں اس کے قریب سے تو بے شمار بار گزرا ہوں لیکن آج تک اندر نہیں گیا۔ کیونکہ یہ جزیرہ حکومت ایکریمیا کی تحویل میں ہے اور ممنوعہ ہے۔ چیف شاؤزرے نے مجھے سختی سے منع کر رکھا ہے کہ ایسے جزیروں پر جو ممنوعہ ہوں قطعاً کوئی مداخلت نہ کی جائے"——— ٹیلی نے جواب دیا۔

"اس جزیرے کی چوڑائی اور اس کی ساخت کے بارے میں بتاؤ"——— عمران نے پوچھا۔

"خاصا بڑا جزیرہ ہے۔ اس جزیرے پر جہاں ہم موجود ہیں اس سے تقریباً ہزار گنا بڑا جزیرہ ہے اور سارا جزیرہ جنگلات سے بھرا ہوا ہے۔ وہاں کے درخت اور جھاڑیاں گہرے سرخ رنگ کی ہیں اس لئے اسے قدیم زمانے میں ہورنگ کہا جاتا ہے۔ یہاں کی مقامی زبان

میں ہورنگ سرخ کو کہتے ہیں۔ جزیرے کا ساحل چاروں طرف سے مکمل طور پر سپاٹ ہے البتہ ایک طرف گھاٹ بنایا گیا ہے لیکن اس جزیرے کے ساحلوں پر ایسے آلات نصب ہیں کہ جزیرے سے دو سو گز دور تک کی رینج کے اندر کوئی انسان یا جانور داخل ہی نہیں ہو سکتا۔ وہ ایک لمحے میں جل کر راکھ ہو جاتا ہے حتیٰ کہ مچھلیاں بھی اس رینج میں داخل ہوتے ہی ختم ہو جاتی ہیں۔ اس دو سو گز کے ایریے میں باقاعدہ سرخ ٹاور لگایا گیا ہے یعنی سرخ ٹاور سے حد بندی کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ جزیرے کے چاروں طرف بلند ٹاور ہیں جن پر چیکنگ رومز ہیں اور سنا ہے کہ وہاں انتہائی جدید ترین آلات نصب ہیں اور ایک بار چیف شاڈنر۔ نے بتایا تھا کہ اس جزیرے پر زیرزمین ایک پورا شہر بنایا گیا ۔ جبکہ اوپر خالی جزیرہ ہے۔ لیکن وہاں فوج کے کیبن بنے ہوئے ؟ اور فوج وہاں رہتی ہے"---- ٹیلی نے جواب دیا۔

"اس زیر زمین شہر میں جانے کا راستہ کہاں سے ہے"---- عمران نے پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ میں کبھی وہاں نہیں گیا"---- ٹیلی جواب دیا۔

"اچھا اب اس جزیرے سے ہورنگ تک ایسا راستہ بتاؤ جو اکریمین نیوی کی چیکنگ نہ ہو"---- عمران نے کہا۔

میں نقشہ بنا کر تمہیں دے سکتا ہوں"---- ٹیلی نے جواب دیا۔

"صالحہ۔ اس کی جیبوں کی تلاشی لو اور اسلحہ نکال لو اور پھر اس کی رسیاں کھول دو۔ اور جولیا تم دوسرے کیبن سے کوئی کاغذ تلاش کر لاؤ"---- عمران نے صالحہ اور جولیا سے کہا اور وہ دونوں تیزی سے حرکت میں آگئیں۔ جولیا اٹھ کر کیبن سے باہر چلی گئی جبکہ صالحہ نے آگے بڑھ کر پہلے ٹیلی کی جیبوں کی تلاشی لی۔ اس کی جیبوں میں صرف ایک ریوالور تھا جو اس نے نکال لیا اور پھر ٹیلی کی رسیاں کھولنا شروع کر دیں۔

"ریوالور لے کر اس کے پیچھے کھڑی ہو جاؤ اور یہ معمولی سی بھی غلط حرکت کرنے لگے تو بغیر کسی ہچکچاہٹ کے اسے گولی مار دینا"---- عمران نے سرد لہجے میں صالحہ سے کہا اور صالحہ ریوالور اٹھائے پیچھے ہٹتی چلی گئی۔

"مم۔ مم۔ میں کوئی غلط حرکت نہیں کروں گا"---- ٹیلی نے دونوں کلائیاں یکے بعد دیگرے مسلتے ہوئے کہا۔

"اگر ایسا کرو گے تو اپنی جان گنواؤ گے"---- عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔ تھوڑی دیر بعد جولیا واپس آئی تو اس کے ہاتھ میں ایک بڑا سا کاغذ موجود تھا۔ عمران نے جیب سے بال پوائنٹ نکالا اور پھر کاغذ اور پین ٹیلی کی طرف بڑھا دیا۔

"یہ سوچ کر نقشہ بنانا کہ ہم تمہیں ساتھ لے جائیں گے۔ اس لئے اگر یہ نقشہ غلط ہوا تو پھر تم خود سمجھ سکتے ہو کہ تمہارے ساتھ

کیا سلوک ہو سکتا ہے"---- عمران نے کہا تو ٹیلی نے اثبات میں
سرہلا دیا اور پھر اس نے کاغذ پر بال پین سے لکیریں ڈالنا شروع کر
دیں۔ عمران اور جولیا اسے خاموشی سے نقشہ بناتے دیکھتے رہے۔
تھوڑی دیر بعد واقعی کاغذ پر ایک ٹیڑھے میڑھے سے راستے کا نقشہ
ابھر آیا تھا۔

"یہ ہر لحاظ سے محفوظ راستہ ہے۔ اس راستے پر ایکریمین
نیوی کی چیکنگ بھی نہیں ہے اور اس راستے پر طوفان بھی نہیں
آتے۔ اور نہ ہی چوکیاں بنی ہوئی ہیں"---- ٹیلی نے نقشہ بناتے
ہوئے کہا۔

"اس راستے پر تمہارے اڈے کہاں کہاں ہیں۔ ان کو تم نے
نقشے پر ظاہر نہیں کیا"---- عمران کا لہجہ سرد تھا۔

"تم نے راستے کی بات کی تھی۔ بہرحال چار اڈے ہیں۔
چھوٹے چھوٹے جزیرے ہیں"---- ٹیلی نے جواب دیا اور ایک بار
پھر اس نقشے پر نشانات لگانے شروع کر دیئے۔

"وہاں سے گزرتے ہوئے تم اپنی شناخت کس طرح کراتے
ہو"---- عمران نے پوچھا۔

"نیلا جھنڈا جس پر چار زرد رنگ کی پٹیاں بنی ہوئی ہیں۔ ہمارا
خاص نشان ہے جو ہر موٹر بوٹ پر لگایا جاتا ہے"---- ٹیلی نے
جواب دیا۔

"ان اڈوں میں کوئی ایسا آدمی ہے جو ہورنگ جزیرے کے اندر
گیا ہو"---- عمران نے پوچھا۔

"نہیں۔ مجھے معلوم نہیں ہے اور میرا خیال ہے کہ ایسا کوئی
بھی نہیں ہوگا۔ صرف چیف گیا ہوگا کیونکہ اس کے سٹاکس والوں
کے ساتھ بہت دوستانہ تعلقات ہیں"---- ٹیلی نے جواب دیا۔

"تمہارا چیف یہاں آتا رہتا ہے"---- عمران نے پوچھا۔

"نہیں۔ وہ صرف اپنے ہیڈکوارٹر میں رہتا ہے۔ صرف ٹرانسمیٹر
پر ہدایات دیتا ہے اور اس کا کام جاری رہتا ہے"۔ ٹیلی نے جواب
دیا۔

"یہ مونو بوٹ تمہارے چیف نے کہاں سے حاصل کی ہے"۔
عمران نے پوچھا۔

"یہ بوٹ سپیشل سپلائی کے لئے استعمال ہوتی ہے۔ چیف نے
بھجوائی تھی۔ اب مجھے تو معلوم نہیں کہ اس نے کہاں سے لی
ہے"---- ٹیلی نے جواب دیا۔

"تم لوگوں نے یہاں ہیلی پیڈ بنایا ہوا ہے اور تیز رفتار ہیلی
کاپٹر بھی موجود ہے۔ کیا اس ہیلی کاپٹر کو ایکریمین نیوی چیک
نہیں کرتی"---- عمران نے پوچھا۔

"چیک کرتی ہے لیکن چیف کے ہاتھ بیحد لمبے ہیں۔ چیف نے
ان لوگوں کے ساتھ کچھ طے کر رکھا ہے۔ اس لئے جیسے ہی چیکنگ
کال آتی ہے ہم جواب میں کارٹون کہتے ہیں اور بس۔ پھر ہمیں کچھ
نہیں کہا جاتا"---- ٹیلی نے جواب دیا۔

"او کے۔ اٹھو اور ہمارے ساتھ چلو"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو ٹیلی اٹھ کر کھڑا ہوگیا۔
"تم مجھے کہاں لے جاؤ گے"۔۔۔۔ ٹیلی نے کیبن کے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔
"اپنے ساتھ۔ البتہ تمہیں راستے میں جہاں تم کہو گے اتار دیا جائے گا"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا تو ٹیلی کے ستے ہوئے چہرے پر یکلخت اطمینان کے تاثرات ابھرے آئے۔ عمران کے ساتھی باہر موجود تھے جبکہ ٹیلی کے ساتھیوں کی لاشیں پڑی ہوئی تھیں۔
"اندر موجود اپنا سامان دوبارہ تھیلوں میں ڈالو۔ ہم یہاں سے ہیلی کاپٹر میں سفر کریں گے"۔۔۔۔ عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا۔
"لیکن وہ ایکریمین نیوی کی چیکنگ"۔۔۔۔ صفدر نے چونک کر پوچھا۔
"ٹیلی نے ایک پاس ورڈ بتا دیا ہے۔ اگر وہ درست نکلا تو راستے میں اسے ان کے کسی بھی اڈے پر اتار دیں گے اور اگر غلط نکلا تو پھر اس کی لاش کو مچھلیاں ہی کھائیں گی"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔
"میں نے درست بتایا ہے"۔۔۔۔ ٹیلی نے فوراً ہی کہا۔
"ابھی معلوم ہو جائے گا"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ سب جزیرے کے اندر بنے ہوئے ہیلی پیڈ پر پہنچ گئے۔
"کس ہیلی کاپٹر پر سفر کرنا ہوگا۔ یہ دوسرا تو چھوٹا ہے۔ اس پر تو ہم سب پورے نہیں آئیں گے"۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔
"اس چھوٹے ہیلی کاپٹر پر تم، تنویر اور صالحہ بیٹھیں گے جبکہ باقی ہم ٹیلی سمیت اپنے ہیلی کاپٹر پر سفر کریں گے۔ اس مونو بوٹ کو بھی اپنے ہیلی کاپٹر میں رکھ لیں گے۔ یہ اس میں آ جائے گی۔ ٹرانسمیٹر کال پر ٹیلی جواب دے گا۔ اگر اس کا بتایا ہوا پاس ورڈ درست ثابت ہوا تو دونوں ہیلی کاپٹر کلیئر ہو جائیں گے اور اگر نہ ہوئے تو پھر ٹیلی کی قسمت"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔
"دو ہیلی کاپٹروں کا پاس ورڈ اور ہے۔ میں نے پہلے تمہیں جو پاس ورڈ بتایا ہے وہ صرف اکیلے ہیلی کاپٹر کا تھا"۔۔۔۔ ٹیلی نے جلدی سے کہا تو عمران مسکرا دیا۔
"چلو اب دو کا بتا دو۔ اب بھی کچھ نہیں بگڑا"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔
"ایک سے زیادہ ہیلی کاپٹروں کے لئے زیبرا کراسنگ پاس ورڈ ہے"۔۔۔۔ ٹیلی نے جواب دیا۔
"کیا یہ پاس ورڈ دونوں کو بتانا پڑتا ہے یا صرف ایک کو"۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔
"ایک کو۔ اس کا مطلب یہی ہے کہ دو یا اس سے زیادہ جتنے بھی ہیلی کاپٹر ہیں وہ سب ہمارے ہیں"۔۔۔۔ ٹیلی نے جواب دیا اور

عمران نے اثبات میں سرہلا دیا اور پھر عمران کی ہدایت کے مطابق
ان سب نے سفر کی تیاریاں شروع کر دیں۔

کمرے میں شاؤنزے ایک بڑی سی میز کے پیچھے ریوالونگ کرسی
پر بیٹھا ہوا تھا کہ دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی۔
"یس کم ان"۔۔۔۔ شاؤنزے نے چیختی ہوئی آواز میں کہا۔
دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور جرگن اندر داخل ہوا۔
"آؤ جرگن۔ میں تمہارے ہی انتظار میں تھا ورنہ مجھے ایک
انتہائی ضروری کام سے جانا تھا"۔۔۔۔ شاؤنزے نے کہا۔
"شکریہ"۔۔۔۔ جرگن نے جواب دیا اور میز کی دوسری طرف
کرسی پر بیٹھ گیا۔
"ہاں اب بتاؤ کیا پرابلم ہے۔ تم نے کہا تھا کہ تم کوئی خاص
بات مجھ سے ڈسکس کرنا چاہتے ہو"۔۔۔۔ شاؤنزے نے سنجیدہ لہجے
میں کہا۔
"خاص بات یہی ہے کہ مجھ سمیت کسی کو بھی اس بات کا یقین

نہیں ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی اتنی آسانی سے تمہارے آدمیوں کے ہاتھوں مارے جا چکے ہیں کیونکہ پوری دنیا کی مجرم تنظیمیں اور سیکرٹ ایجنسیاں باوجود سرتوڑ کوششوں کے آج تک ان کا بال بھی بیکا کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکیں جبکہ تمہارے آدمی جو کہ سیکرٹ ایجنٹ بھی نہیں ہیں اتنی آسانی سے کیسے انہیں ہلاک کر سکتے ہیں"۔۔۔۔ جرگن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"لیکن میں تمہیں بتا چکا ہوں کہ ان کی لاشیں سمندر میں پھینکی جا چکی ہیں اور ظاہر ہے اب تک انہیں مچھلیاں کھا چکی ہوں گی۔ اب تمہیں کیسے یقین آئے گا"۔۔۔۔ شاؤنرے کا لہجہ اس بار خاصا تلخ تھا۔

"کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ تم میرے ساتھ اس اڈے پر چلو اور میں وہاں تمہارے آدمیوں سے سارے حالات خود معلوم کرنا چاہتا ہوں اور ان کا سامان وغیرہ بھی وہاں ہوگا۔ میں اسے بھی دیکھنا چاہتا ہوں"۔۔۔۔ جرگن نے کہا۔

"نہیں۔ یہ میرے اصول کے خلاف ہے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ کوئی اجنبی آدمی چاہے وہ تم ہی کیوں نہ ہو، میرے کسی اڈے پر نہیں جا سکتا اور دوسری بات یہ کہ میں خود بھی اپنے کسی اڈے پر نہیں جاتا۔ میں انہیں یہیں ہیڈکوارٹر سے ہی کنٹرول کرتا ہوں۔ اس طرح وہ لوگ مجھ سے ڈرتے رہتے ہیں البتہ ایسا ہو سکتا ہے کہ میں اس اڈے کے انچارج ٹیلی کو کال کرکے اس سے تمہاری بات کرا دوں"۔۔۔۔ شاؤنرے نے صاف جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن میں عمران اور اس کے ساتھیوں کا سامان بھی دیکھنا چاہتا ہوں"۔۔۔۔ جرگن نے کہا۔

"تو پھر ایسا ہے کہ میں ٹیلی کو حکم دے دیتا ہوں کہ وہ سامان سمیت یہاں ہیڈکوارٹر پہنچ جائے۔ اس کے پاس خصوصی ہیلی کاپٹر ہے۔ وہ زیادہ سے زیادہ دو گھنٹوں کے اندر سامان سمیت یہاں پہنچ جائے گا"۔۔۔۔ شاؤنرے نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ چلو ایسے ہی سہی۔ کم از کم میری تسلی تو ہو جائے گی"۔۔۔۔ جرگن نے جواب دیا تو شاؤنرے نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے میز کی دراز کھولی اور اس میں سے ایک جدید ساخت کا بڑا سا ٹرانسمیٹر نکال کر میز پر رکھا اور پھر اس پر لگے ہوئے بے شمار بٹنوں میں سے یکے بعد دیگرے کئی بٹن پریس کر دیئے اور پھر ایک سائیڈ پر لگا ہوا بڑا سا بٹن پریس کر دیا۔ اس بٹن کے پریس ہوتے ہی ٹرانسمیٹر پر لگا ہوا ایک بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگا۔

"ہیلو شاؤنرے کالنگ۔ اوور"۔۔۔۔ شاؤنرے نے بار بار کال دینا شروع کر دی لیکن کافی دیر تک کال دینے کے باوجود جب دوسری طرف سے کوئی جواب نہ ملا تو شاؤنرے کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"یہ کیا ہوا۔ ٹیلی جواب نہیں دے رہا اور نہ ہی کوئی اور آدمی کال اٹنڈ کر رہا ہے"۔۔۔۔ شاؤنرے نے انتہائی حیرت بھرے لہجے

میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا اور میز پر رکھے ہوئے ایک انٹرکام کا رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے اس پر نمبر پریس کر دیئے۔

"چیکنگ سیکشن"—— دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"شاؤنرے بول رہا ہوں۔ پوائنٹ تھرٹی ون کو ٹی ایس سی پر آن کر کے چیک کرو اور مجھے بتاؤ کہ وہاں کا انچارج ٹیلی اور دوسرے لوگ کیا کر رہے ہیں۔ وہ میری کال کیوں اٹنڈ نہیں کر رہے"—— شاؤنرے نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"یس چیف"—— دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی شاؤنرے نے ایک جھٹکے سے رسیور رکھ دیا۔

"تم نے دیکھا شاؤنرے۔ صورت حال وہ نہیں ہے جو تمہیں بتائی گئی ہے"—— جرگن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ابھی معلوم ہو جائے گا"—— شاؤنرے نے کہا اور پھر تقریباً دس منٹ بعد انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی تو شاؤنرے نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس"—— شاؤنرے نے تیز لہجے میں کہا۔

"چیف۔ پوائنٹ تھرٹی ون پر ڈیوٹی دینے والے سب لوگ لاشوں میں تبدیل ہو چکے ہیں۔ وہاں ہر طرف لاشیں بکھری پڑی ہیں لیکن ان میں ٹیلی کی لاش نہیں ہے۔ پوائنٹ تھرٹی ون کا ہیلی کاپٹر بھی موجود نہیں ہے اور مونو بوٹ بھی غائب ہے"—— دوسری طرف سے کہا گیا تو شاؤنرے بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا مطلب۔ یہ کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے"۔ شاؤنرے نے چیختے ہوئے کہا۔

"ایسا ہی ہوا ہے چیف۔ وہاں موجود سب لوگوں کو گولیوں سے اڑا دیا گیا ہے اور چیف۔ ان سب لوگوں کی لاشیں بندھی ہوئی حالت میں ہیں۔ ان سب کے ہاتھ ان کے عقب میں باندھے گئے ہیں اور ان کے پیر بھی۔ البتہ کیبن سے باہر بغیر بندھی ہوئی لاشیں پڑی ہوئی ہیں اور رابطہ ٹرانسمیٹر بھی اسی کیبن میں کرسی پر پڑا ہوا ہے"—— دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ سب کچھ ٹیلی کی شرارت کی وجہ سے ہوا ہے۔ وہ ہیلی کاپٹر کہاں ہے۔ اسے چیک کیا ہے"—— شاؤنرے نے چیختے ہوئے کہا۔

"یس چیف۔ پوائنٹ تھرٹی ون کے ہیلی کاپٹر کے ساتھ ایک بڑے ٹرانسپورٹ ہیلی کاپٹر کو اکٹھے بٹرفلائی وے پر سفر کرتے ہوئے دیکھا گیا ہے۔ میں نے نیوی کی چیک پوسٹ سے معلوم کیا تو انہوں نے بتایا ہے کہ انہیں مخصوص پاس ورڈ دیا گیا ہے اور چیکنگ کمپیوٹر نے ٹیلی کی آواز کو کنفرم کیا ہے۔ اس لئے انہوں نے انہیں پاس آن کر دیا ہے"—— دوسری طرف سے کہا گیا۔

"فوراً اے سی آر پر معلوم کرو یہ ہیلی کاپٹر اب کہاں ہے۔

جلدی کرو"---- شاؤنرے نے چیختے ہوئے کہا اور رسیور کریڈل
پر پٹخ دیا۔

"یہ بٹرفلائی وے کیا ہے"---- جرگن نے پوچھا۔

"یہ ایک انتہائی دشوار گزار راستہ ہے لیکن یہ راستہ
ہورنگ کو بھی جاتا ہے"---- شاؤنرے نے کہا تو جرگن بے
اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ ان ہیلی کاپٹروں پر عمران اور
اس کے ساتھی ہیں۔ وہ یقیناً ہورنگ گئے ہوں گے۔ کیا تمہارے
پاس جنرل آپریشنز ٹرانسمیٹر ہے"---- جرگن نے انتہائی تشویش
بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں ہے۔ لیکن وہ تو اب تک وہاں پہنچ بھی گئے ہوں
گے"---- شاؤنرے نے جواب دیا۔

"وہ ہیلی کاپٹر کے ذریعے اندر نہیں جا سکتے۔ وہ تو ہٹ کر دیا
جائے گا۔ وہ لازماً کہیں قریب ہی اتریں گے اور پھر اندر جائیں
گے۔ میرا خیال ہے کہ وہاں سے قریب ہی ایک چھوٹا سا ٹاپو جزیرہ
موجود ہے وہ لازماً وہاں اتریں گے اور اگر ایسا ہے تو انہیں وہاں
ہورنگ سے بھی ختم کیا جا سکتا ہے۔ اگر تمہارے پاس ٹرانسمیٹر ہے
تو مجھے دو تاکہ میں میڈم ٹاکسی کو اطلاع دے دوں"---- جرگن
نے کہا تو شاؤنرے کرسی سے اٹھا لیکن اسی لمحے انٹرکام کی گھنٹی بج
اٹھی تو شاؤنرے نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"---- شاؤنرے نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"چیف۔ تھرٹی ون کا ہیلی کاپٹر جزیرہ ہورنگ سے تقریباً بیس
میل دور ایک چھوٹے سے جزیرے پر موجود ہے"---- دوسری
طرف سے کہا گیا۔

"کیا وہاں ہمارا پوائنٹ ہے"---- شاؤنرے نے پوچھا۔

"نہیں چیف۔ وہ انتہائی چھوٹا سا جزیرہ ہے۔ میں نے سپیشل
کاشنز سے معلوم کرایا ہے"---- دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ٹھیک ہے۔ میں دیکھتا ہوں"---- شاؤنرے نے کہا اور
رسیور رکھ کر وہ تیزی سے مڑا اور عقبی دیوار میں موجود ایک
الماری کھول کر اس نے ایک بڑا سا جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر نکالا اور
اسے لے کر جرگن کے سامنے میز پر رکھ دیا۔

"یہ وہی جزیرہ ہے جس کا میں نے ذکر کیا تھا"---- جرگن
نے ٹرانسمیٹر کو اپنی طرف کھسکاتے ہوئے شاؤنرے سے کہا۔

"ہاں۔ یہ وہی ہے اور اس کے علاوہ وہاں ٹاپو جیسا چھوٹا جزیرہ
نہیں ہے"---- شاؤنرے نے بھی سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"جرگن نے ٹرانسمیٹر پر فریکونسی ایڈجسٹ کی اور پھر ایک بٹن
پریس کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ جرگن کالنگ۔ اوور"---- جرگن نے بار بار
کال دینا شروع کر دی۔

"یس۔ ٹاکسی اٹنڈنگ یو۔ اوور"---- چند لمحوں بعد ہی

ٹرانسمیٹر سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ٹاکسی۔ عمران اور اس کے ساتھی دو ہیلی کاپٹروں پر ہورنگ کے قریب ٹاپو جزیرے پر پہنچ گئے ہیں۔ کیا تم نے انہیں مارک کیا ہے اوور"—— جرگن نے کہا۔

"ٹاپو جزیرے پر۔ لیکن وہ یہاں تک کیسے پہنچ سکتے ہیں۔ کیا راستے میں انہیں چیک نہیں کیا گیا۔ اوور"—— ٹاکسی کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

"یہ ایک علیحدہ کہانی ہے۔ بہرحال تم فوری طور پر انہیں چیک کرو اور اگر وہ وہاں موجود ہوں تو انہیں وہیں ختم کر دو۔ اور سنو۔ کسی قسم کا رسک لینے کی ضرورت نہیں ہے۔ فوری طور پر انہیں ہلاک کرا دو۔ اوور"—— جرگن نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں چیک کرتی ہوں۔ اوور"—— دوسری طرف سے کہا گیا۔

"میں دس منٹ بعد تمہیں کال کروں گا تاکہ معلوم کر سکوں کہ کیا پوزیشن رہی ہے۔ اوور"—— جرگن نے کہا۔

"او کے"—— دوسری طرف سے کہا گیا اور جرگن نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"میری سمجھ میں نہیں آ رہا کہ انہوں نے یہ سب کچھ کیسے کیا ہو گا اور ٹیلی ان کے ساتھ کیسے شامل ہو گیا"—— شاؤنرے نے

"میں نے تمہیں بتایا ہے کہ یہ دنیا کے خطرناک ترین لوگ ہیں۔ اسی لئے تو ہم میں سے کسی کو تمہاری رپورٹ پر یقین نہ آ رہا تھا۔ ٹیلی کے ساتھ بھی ضرور کوئی خاص کھیل کھیلا گیا ہو گا"۔ جرگن نے کہا

"اب تو واقعی مجھے بھی یقین آ گیا ہے کہ تم نے جو کچھ ان کے بارے میں بتایا ہے وہ درست ہے۔ میرے تصور میں بھی نہ تھا کہ ایسا بھی ہو سکتا ہے اور آج تک ایسا کبھی نہیں ہوا"۔ شاؤنرے نے جواب دیا۔

"اب بھی صورت حال خطرناک ہے۔ یہ لوگ اتنی آسانی سے قابو میں آنے والے نہیں۔ دیکھو کیا ہوتا ہے"—— جرگن نے کہا۔

"تو کیا یہ لوگ ہورنگ میں داخل ہو جائیں گے۔ مگر کیسے"—— شاؤنرے نے چونک کر پوچھا۔

"اس سوال کا جواب تو مجھے معلوم نہیں ہے حالانکہ ہورنگ پر انتہائی سخت ترین حفاظتی انتظامات ہیں کہ کوئی آدمی کسی بھی صورت ہورنگ میں داخل نہیں ہو سکتا۔ لیکن ان سے کچھ بعید نہیں ہے کہ یہ لوگ کیا کریں۔ اب تم خود دیکھو ہمارے سارے انتظامات دھرے کے دھرے رہ گئے اور وہ لوگ ہورنگ تک پہنچ بھی گئے"—— جرگن نے کہا اور شاؤنرے نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر دس منٹ بعد جرگن نے

دوبارہ ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔ چونکہ فریکونسی پہلے سے ہی ایڈ جسٹ تھی اس لئے اسے کال کرنے کے لئے صرف بٹن ہی پریس کرنا پڑا تھا۔

"ہیلو ہیلو۔ جرگن کالنگ۔ اوور"---- جرگن نے تیز لہجے میں بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ ٹاکسی اٹنڈنگ یو۔ اوور"---- چند لمحوں بعد ٹاکسی کی آواز سنائی دی۔

"کیا رپورٹ ہے ٹاکسی۔ اوور"---- جرگن نے کہا۔

"میں نے ٹاپو جزیرے کو چیک کیا ہے۔ وہاں دو ہیلی کاپٹر موجود ہیں لیکن دونوں ہیلی کاپٹر خالی ہیں۔ پورے جزیرے پر کوئی زندہ فرد موجود نہیں ہے۔ اوور"---- ٹاکسی نے جواب دیا۔

"زندہ فرد سے تمہارا کیا مطلب ہے۔ اوور"---- جرگن نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"وہاں ایک ایکریمین کی لاش پڑی ہوئی نظر آئی ہے۔ اسے گولی مار کر ہلاک کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ وہاں کچھ نہیں ہے۔ اوور"---- ٹاکسی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ان کے پاس مونو بوٹ موجود تھی۔ ہو سکتا ہے کہ سمندر کے اندر چھپ گئے ہوں۔ اوور"---- جرگن نے کہا۔

"میں نے ساری چیکنگ کر لی ہے۔ وہاں دور دور تک نہ ہی سمندر کے اوپر کوئی بوٹ ہے اور نہ ہی سمندر کے اندر۔ اوور"---- ٹاکسی نے جواب دیا۔

"ہیلی کاپٹروں کے اندر کیا پوزیشن ہے۔ اوور"---- جرگن نے پوچھا۔

"ہیلی کاپٹروں کے اندر کوئی انسان موجود نہیں ہے اوور"۔ ٹاکسی نے جواب دیا۔

"تو پھر یہ لوگ کہاں گئے ہیں۔ اوور"---- جرگن نے کہا۔

"کہیں بھی گئے ہوں بہرحال وہ ہورنگ میں داخل نہیں ہو سکے اور اب تو میں نے آٹومیٹک چیکنگ اور کلنگ سسٹم بھی آن کر دیا ہے۔ اب تو جزیرے کے باہر جیسے ہی یہ لوگ رینج میں پہنچیں گے ایک لمحے میں خود بخود جل کر راکھ ہو جائیں گے۔ اوور"---- ٹاکسی نے کہا۔

"پھر بھی پوری طرح محتاط رہنا۔ اوور"---- جرگن نے کہا۔

"تم فکر نہ کرو۔ وہ تم سے بچ کر تو یہاں پہنچ سکتے ہیں۔ مجھ سے بچ کر نہیں جا سکتے۔ اوور"---- ٹاکسی نے جواب دیا۔

"اوور۔ اینڈ آل"---- جرگن نے قدرے تلخ لہجے میں کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"یہ عورت نجانے اپنے آپ کو کیا سمجھتی ہے۔ اسے ابھی معلوم ہی نہیں ہے کہ یہ لوگ کس قدر خطرناک ہیں"۔ جرگن نے ٹرانسمیٹر آف کرکے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"یہ لاش کس کی ہوگی جو جزیرے پر پڑی تھی"۔ شاؤنرے نے

کہا۔

"میرا خیال ہے کہ یہ تمہارے آدمی ٹیلی کی ہوگی۔ انہوں نے ٹیلی سے جو کام لینا تھا وہ لے لیا۔ پھر ظاہر ہے انہوں نے اسے ختم ہی کرنا تھا"۔۔۔۔ جرگن نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"اب میں ان سے انتقام لوں گا۔ تم فکر نہ کرو۔ وہ اب بھی مجھ سے بچ کر نہیں جا سکتے"۔۔۔۔ شاؤنرے نے کہا تو جرگن بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ۔ تم اس وقت تک کوئی اقدام نہ کرنا جب تک میں تمہیں اطلاع نہ دوں۔ ایسا نہ ہو کہ تمہارے آدمی وہاں جائیں اور ٹاکسی کہیں انہیں عمران اور اس کے ساتھی سمجھ کر ختم کرا دے۔ اس کے علاوہ وہ تمہارے آدمیوں کی وجہ سے بھی فائدہ اٹھا سکتے ہیں"۔۔۔۔ جرگن نے کہا۔

"ہاں۔ تمہاری بات درست ہے۔ ٹھیک ہے تم مجھے اطلاع کر دینا"۔۔۔۔ شاؤنرے نے کہا اور جرگن نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر اٹھ کر وہ تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے چہرے پر تشویش کے تاثرات نمایاں تھے۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت چھوٹے سے جزیرے کے ساحل پر کھڑا ہوا تھا۔ وہ سب دونوں ہیلی کاپٹروں کی مدد سے ابھی تھوڑی دیر پہلے یہاں پہنچے تھے۔ راستے میں انہیں چیک کیا گیا لیکن ٹیلی نے پاس ورڈ بتا کر انہیں کلیئر کرا لیا۔ اس طرح وہ یہاں حفاظت سے پہنچ گئے تھے۔ اس جزیرے کے بارے میں بھی انہیں ٹیلی نے ہی بتایا تھا۔ یہ ایک انتہائی چھوٹا سا ٹاپو نما جزیرہ تھا لیکن یہ جزیرہ درختوں سے ڈھکا ہوا تھا مگر یہ درخت گھنے نہ تھے۔ اس لئے ان کے درمیان ایسے خلا موجود تھے کہ دونوں ہیلی کاپٹر آسانی سے جزیرے کے تقریباً درمیان میں اتر گئے۔ یہاں آنے کے بعد عمران کے اشارے پر تنویر نے اچانک ٹیلی پر فائر کھول دیا اور اس طرح ٹیلی ہلاک ہو گیا کیونکہ اب ٹیلی کو وہ اپنے ساتھ نہ رکھ سکتے تھے اور نہ اسے واپس بھیج سکتے تھے ورنہ لامحالہ وہ اپنے چیف شاؤنرے

تک اطلاع پہنچا دیتا اور راستے میں شاؤنرے کے گروہ کے متعلق ٹیلی سے جو معلومات ملی تھیں ان کے مطابق پورے جنوبی بحراوقیانوس میں واقعی شاؤنرے کی حکومت قائم تھی اور یہ لوگ انتہائی جدید ترین آلات بھی استعمال کرتے تھے۔ اسے معلوم تھا کہ اگر شاؤنرے تک اطلاع پہنچ گئی کہ وہ زندہ بچ کر یہاں پہنچ گئے ہیں تو پھر شاؤنرے اپنی پوری قوت سے ان پر ٹوٹ پڑے گا۔ اس لئے ٹیلی کی ہلاکت ان کی اپنی بقا کے لئے لازمی ہو گئی تھی۔ عمران نے ایک بیگ میں سے ایک چھوٹا سا آلہ نکالا اور پھر وہ اپنے ساتھیوں کو ساتھ لے کر جزیرے کے اس ساحل کی طرف آگیا جدھر ہورنگ جزیرہ تھا۔ ہورنگ جزیرہ یہاں سے تقریباً بیس بحری میل کے فاصلے پر تھا۔ اس لئے ظاہر ہے وہ یہاں سے اسے دیکھ تو نہ سکتے تھے لیکن بہرحال انہیں اس سمت کا علم تھا۔ عمران نے ساحل پر پہنچ کر اس چھوٹے سے آلے کو آن کیا اور پھر اسے کنارے کے ساتھ پانی میں اتار دیا۔ اس آلے کے ساتھ ایک باریک تار کا کافی بڑا گچھا سا تھا جس کے دوسرے سرے پر ایک گول ڈائل سا لگا ہوتا تھا جس کے ساتھ کئی بٹن لگے ہوئے تھے۔ عمران نے تار کھولنا شروع کر دی۔ جب تمام تار ختم ہو گئی تو عمران نے ہاتھ میں موجود گول ڈائل کی سائیڈ پر لگا ہوا ایک بٹن پریس کر دیا۔ بٹن پریس ہوتے ہی اس ڈائل پر موجود دو مختلف رنگوں کی سوئیاں حرکت میں آگئیں اور پھر وہ ایک ہندسے سے جا کر ملیں اور رک گئیں۔ عمران نے اس بٹن کو دوبارہ پریس کیا تو سوئیاں واپس اپنی جگہ پر چلی گئیں اور عمران نے دوسرا بٹن پریس کر دیا اور سوئیاں ایک بار پھر حرکت میں آگئیں۔ عمران اسی طرح بار بار بٹن دبا کر ان حرکت کرتی ہوئی سوئیوں کو دیکھتا رہا' پھر اس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے تار کو واپس کھینچنا شروع کر دیا۔

"مجھے دیں۔ میں اس آلے کو باہر نکالتا ہوں" ——— صفدر نے کہا تو عمران نے آلہ صفدر کے ہاتھ میں دے دیا۔

"عمران صاحب۔ کیا بتایا ہے اس ڈبلیو ٹی ایم آلے نے"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"یہاں سے تقریباً انیس بحری میلوں کے بعد پاسکل ریز پانی کی سطح سے تہہ تک موجود ہیں اور میرے خیال میں بھی نہ تھا کہ یہ لوگ پاسکل ریز استعمال کریں گے اور پاسکل ریز کے استعمال سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ جزیرے کے اندر بھی انتہائی جدید ترین آلات نصب ہیں" ——— عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پاسکل ریز کا توڑ ہو سکتا ہے۔ عمران صاحب" ——— کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا" ——— عمران نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"ہمارے سامان میں لیزر ریز گنیں موجود ہیں اور اگر لیزر ریز کا فائر پاسکل ریز پر کیا جائے تو محدود وقت کے لئے ان کا سرکل توڑا

جا سکتا ہے"۔۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے جواب دیا۔

"یہ بات تم نے کہاں سے پڑھی ہے"۔۔۔۔۔ عمران نے حیران ہو کر پوچھا۔

"یہ میرا اندازہ ہے کیونکہ میں نے پاسکل ریز کے بارے میں پوری تفصیل پڑھی ہوئی ہے اور اس میں درج ہے کہ پاسکل ریز کو اس کی کیپسٹی سے زائد طاقت کی ریز ختم کر سکتی ہے اور میرا خیال ہے کہ لیزر ریز بہرحال ان کی کیپسٹی سے زیادہ طاقتور ہیں"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہاں۔ ایسا ممکن ہے۔ بہرحال یہ تجربہ بھی کر لیا جائے گا لیکن اب پرابلم ہے جزیرے کے اندر داخل ہونے کا"۔۔۔۔ عمران نے اثبات میں سرہلاتے ہوئے کہا۔

"آپ کے ذہن میں کوئی نہ کوئی پلان تو بہرحال ہو گا"۔ صالحہ نے کہا۔

"اب تک تو یہی پلان تھا کہ اس کے قریب پہنچا جائے۔ وہ پورا ہو گیا۔ اس لئے اب اندر داخل ہونے کا پلان بنانا ہے۔ ویسے اگر اس میڈم ٹاکسی کی مخصوص فریکونسی کا پتہ چل جاتا تو شاید کوئی صورت نکل آتی"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ ہمیں یہاں رک کر سوچ بچار کرنے کی بجائے جزیرے، تک پہنچ جانا چاہئے۔ پھر وہاں جو بھی صورت حال ہو اسے دیکھ کر ہی کوئی پلان بنایا جا سکتا ہے"۔۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔ وہ اس تار کو تہہ کر چکا تھا۔

"ٹھیک ہے۔ اس مونو بوٹ کو اٹھا لاؤ اور غوطہ خوروں کا لباس پہن لو۔ اب اس کے سوا اور کوئی چارہ بھی نہیں ہے کہ یہاں سے تو چلیں"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ مڑتے اچانک وہ سب بے اختیار چونک پڑے کیونکہ انہیں دور سمندر کی سطح سے ایک سرخ رنگ کی لہر سی آسمان کی طرف جاتی دکھائی دی۔ کافی بلندی پر جا کر اس لہر کا رخ مڑا اور اب وہ بجلی کی سی تیزی سے جزیرے کی طرف آتی دکھائی دینے لگی۔

"پانی میں چھلانگیں لگا دو۔ جلدی کرو۔ اس جزیرے کو چیک کیا جا رہا ہے۔ یہ کرائیکل ٹیلی ویو سسٹم ہے۔ جلدی کرو"۔ عمران نے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے پانی کے اندر چھلانگ لگا دی۔ اس کے پیچھے اس کے سارے ساتھیوں نے بھی پانی کے اندر چھلانگیں لگا دیں۔ جزیرے کا کنارہ پانی سے کچھ بلندی پر تھا اس لئے پانی میں چھلانگیں لگانے کے بعد ان کے سر جزیرے کی سطح سے کافی نیچے رہ گئے۔ پھر سرخ لہر کا سرا جزیرے کے اندر جا کر زمین سے جا ٹکرایا۔ ایسے لگ رہا تھا جیسے آسمان پر سرخ رنگ کے دھوئیں کی لکیر اس سمندر سے نکل کر لہراتی ہوئی جزیرے سے آ ٹکرائی ہو۔

"جب یہ لہر واپس ہٹے تو ہم سب نے فوری طور پر جزیرے کے اوپر پہنچ جانا ہے۔ کنارے کے ساتھ پانی میں تیرتے ہوئے"۔

عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا۔

"وہ کیوں"---- جولیا نے پوچھا۔

"اس لئے کہ ہو سکتا ہے کہ جزیرے کی چیکنگ کے بعد وہ سمندر کی چیکنگ کریں"---- عمران نے کہا اور ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر تھوڑی دیر بعد انہوں نے اس سرخ لکیر کو تیزی سے سمٹتے ہوئے دیکھا۔ وہ تیزی سے اسی سمت کو سکڑتی جا رہی تھی جہاں سے وہ مڑ کر جزیرے کی طرف آئی تھی۔

"جلدی کرو۔ جزیرے پر چڑھ جاؤ"---- عمران نے کہا اور وہ سب تیزی سے ساحل سے اوپر پہنچ گئے۔ اسی لمحے انہوں نے اس سرخ لہر کو جزیرے سے کچھ فاصلے پر پانی میں گزرتے ہوئے دیکھا۔ پھر وہ سمٹی اور دوسری سائیڈ پر جا گری۔ کافی دیر تک ایسے ہوتا رہا پھر یہ لہر یکلخت سمٹ کر دور سمندر میں غائب ہو گئی۔

"یہ تو بڑا عجیب طریقہ ہے"---- جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ لوگ واقعی انتہائی جدید ترین سائنسی آلات سے لیس ہیں"- عمران نے کہا۔

"اب انہوں نے کیا نتیجہ نکالا ہو گا"---- صالحہ نے پوچھا۔

"یہی کہ اس جزیرے پر دو ہیلی کاپٹر اور ایک لاش موجود ہے اور بس"---- عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ اس چیکنگ سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ ہمارے یہاں پہنچنے کی اطلاع ان تک پہنچ چکی ہے"---- صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ اور اب معاملات اور بھی سیریس ہو گئے ہیں لیکن اس سے ہمیں ایک فائدہ ضرور ہو گیا ہے کہ اب ان سے بات چیت ہو سکتی ہے۔ جا کر ٹرانسمیٹر اٹھا لاؤ"---- عمران نے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا تمہیں اس کی فریکونسی کا علم ہو گیا ہے"- جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

"ہاں۔ یہ لہریں مخصوص فریکونسی کی بنیاد پر ہی کام کرتی ہیں۔ اب میں رابطہ کر لوں گا"---- عمران نے کہا اور صفدر تیزی سے واپس جزیرے کی اندرونی طرف مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک ٹرانسمیٹر موجود تھا۔ عمران نے ٹرانسمیٹر لے کر اس پر ایک فریکونسی ایڈجسٹ کی اور پھر بٹن دبا دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ عمران کالنگ۔ اوور"---- عمران نے بٹن دبا کر بار بار کال دینا شروع کر دی لیکن جب دوسری طرف سے کوئی جواب نہ ملا تو عمران نے بٹن دبا کر ایک بار پھر فریکونسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی۔

"ہیلو ہیلو۔ عمران کالنگ میڈم ٹاکسی۔ اوور"---- عمران نے کہا تو اس بار ٹرانسمیٹر پر موجود ایک بلب تیزی سے جل اٹھا اور عمران کے لبوں پر مسکراہٹ رینگنے لگی۔

"ہیلو ہیلو۔ عمران کالنگ میڈم ٹاکسی۔ اوور"---- عمران نے

اپنے اصل لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"یس۔ ٹاکسی اٹنڈنگ یو۔ کون ہو تم اور کہاں سے کال کر رہے ہو۔ اوور"۔۔۔۔ دوسری طرف سے حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"تمہارے جزیرے پر انتہائی جدید ترین آلات نصب ہیں۔ کیا تم چیک نہیں کر سکتی کہ میں کہاں سے بول رہا ہوں اور تعارف کرانے کی کیا ضرورت ہے۔ میرے بارے میں تو تم اچھی طرح جانتی ہی ہو۔ اوور"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم پاکیشیائی ایجنٹ علی عمران بول رہے ہو۔ کہاں سے بات کر رہے ہو۔ اوور"۔۔۔۔ ٹاکسی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ابھی تم نے اپنے جزیرے کے گرد کا سارا علاقہ چیک کیا ہے۔ ہم تو یہیں تمہارے قریب ہی موجود ہیں لیکن یہ بھی بتا دوں کہ کرائیکل ٹیلی ویو سسٹم اب خاصا فرسودہ ہو چکا ہے۔ اوور"۔ عمران نے جواب دیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ تم اس سسٹم سے بچ جاؤ۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ یہ تو انتہائی جدید ترین چیکنگ سسٹم ہے۔ اوور"۔۔۔۔ ٹاکسی کی انتہائی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"ابھی تم نے اس سسٹم کا تجربہ تو کر کے دیکھ لیا ہے پھر بھی اسے انتہائی جدید ترین کہہ رہی ہو۔ سنو میڈم ٹاکسی۔ میں نے

نہیں ہے۔ تمہارے آدمی گرناؤ نے ساتال میں یہ سب کارروائی کی ہے۔ ہم اس سے خود نمٹ لیں گے۔ اس لئے تمہارے حق میں بہتر یہی ہے کہ تم پاکیشیائی ماہر ارضیات ڈاکٹر عالم رضا اور اس سے ملنے والی رپورٹ از خود ہمارے حوالے کر دو ورنہ تم سمیت تمہارا پورا جزیرہ سمندر کی تہہ میں پہنچ سکتا ہے۔ اوور"۔۔۔۔ عمران کا لہجہ بات کرتے کرتے یکلخت انتہائی سنجیدہ ہو گیا۔

"یو شٹ اپ۔ تم اب یہاں سے زندہ واپس نہیں جا سکتے۔ یہ بات اپنے ذہن میں رکھ لو۔ اس سمندر کی مچھلیاں ہی تمہارا گوشت کھائیں گی۔ اوور اینڈ آل"۔۔۔۔ دوسری طرف سے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے مسکراتے ہوئے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"خاصی سخت مزاج خاتون ہے"۔۔۔۔ عمران نے کن انکھیوں سے جولیا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"اس بات چیت کی کیا ضرورت تھی۔ اب وہ ہماری یہاں موجودگی سے واقف ہو گئی ہے اور اب وہ ہمیں ختم کرنے کے لئے تمام حربے استعمال کرے گی"۔۔۔۔ جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں دراصل اس کی آواز سننا چاہتا تھا کہ کم از کم اس سے ملاقات سے پہلے اندازہ لگا سکوں کہ محترمہ کس مزاج کی ہیں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

میں جانا چاہئے۔ ورنہ ہو سکتا ہے کہ وہ دوبارہ اس سسٹم کے ذریعے چیکنگ شروع کر دے اور اگر اسے یہ معلوم ہو گیا کہ ہم اس جزیرے پر موجود ہیں تو وہ یہاں راکٹ فائر کرا سکتی ہے"۔ صفدر نے کہا۔

"لیکن سمندر میں بھی تو کرائیکل سسٹم کے تحت ہمیں چیک کر لے گی۔ راکٹ تو وہاں بھی فائر ہو سکتے ہیں"۔۔۔۔ صالحہ نے کہا۔

"اس بات چیت سے دو فائدے ہوئے ہیں۔ ایک تو یہ کہ اب وہ ٹرائیکل چیک سسٹم پر اعتماد نہیں کرے گی اس لئے وہ اسے استعمال نہیں کرے گی اور دوسرا کوئی سسٹم ایسا نہیں ہے جس سے وہ سمندر کی تہہ میں ہماری موجودگی سے واقف ہو سکے۔ اس کے علاوہ اس کی آواز سے ہم جزیرے میں فائدہ اٹھا سکتے ہیں کیونکہ بہرحال وہ وہاں کی انچارج ہے"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"اوہ۔ واقعی تمہارا یہ اندازہ درست ہے لیکن کیا اب ہم نے صرف یہیں کھڑے ہو کر باتیں کرنی ہیں"۔۔۔۔ جولیا نے چونک کر کہا۔

"مونو بوٹ لے آؤ اور سامان بھی۔ جلدی کرو۔ اب ہمیں واقعی جلد از جلد سمندر کے اندر پہنچ جانا چاہئے"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو اس کے ساتھ ہی وہ مڑ کر جزیرے کی طرف بڑھنے لگا۔ اس کے ساتھی بھی اس کے ساتھ ہی مڑ گئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ ہیلی کاپٹر میں موجود مونو بوٹ اور اپنا سارا سامان اٹھا کر ساحل پر آ گئے۔

ان سب نے غوطہ خوری کے جدید لباس پہنے اور پھر لیزر گنیں اور دوسرا اسلحہ لے کر انہوں نے مونو بوٹ کو سمندر میں اتارا اور اس پر سوار ہو گئے۔ چند لمحوں بعد مونو بوٹ انتہائی تیز رفتاری سے سطح سمندر پر دوڑتی ہوئی ہورنگ جزیرے کی طرف بڑھنے لگی۔ وہ سب بڑے چوکنا انداز میں بیٹھے ہوئے تھے لیکن دور دور تک سوائے سمندر اور لہروں کے اور کچھ نظر نہ آ رہا تھا۔ عمران نے آنکھوں سے ایک طاقتور دوربین لگائی ہوئی تھی اور اس کی نظریں اس سمت لگی ہوئی تھیں۔ جہاں اس کے اندازے کے مطابق ہورنگ جزیرہ تھا۔ ان کا سفر رواں تھا کہ اچانک وہ سب دور سے ایک ہیلی کاپٹر کو اپنی طرف آتے دیکھ کر چونک پڑے۔

"مونو بوٹ کو پانی کے اندر لے جاؤ۔ عمران نے چیختے ہوئے کہا تو کیپٹن شکیل جو کہ مونو بوٹ آپریٹ کر رہا تھا بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آ گیا اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے بوٹ کے گرد شفاف شیشے کا کور سا چڑھ گیا اور اس کے ساتھ ہی بوٹ پانی کی تہہ میں بیٹھتی چلی گئی۔ ہیلی کاپٹر اب کافی نزدیک آ گیا تھا۔ چند لمحوں بعد وہ پانی کی سطح سے کافی نیچے پہنچ گئے۔ بوٹ کی رفتار گو پہلے جیسی تو نہ رہی تھی لیکن اس کے باوجود وہ خاصی رفتار سے آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کی نظریں اوپر لگی ہوئی تھیں جہاں انہیں پانی اور اس کے اوپر ہلکی سی روشنی دکھائی دے رہی تھی۔ چند لمحوں بعد ایک بڑا سا سایہ ان کے اوپر سے ہو کر گزرتا

چلا گیا لیکن سایہ ذرا آگے بڑھا ہی تھا کہ اچانک جیسے سمندر میں طوفان آ گیا۔ انہوں نے اپنے سے کچھ فاصلے پر سمندر کے اندر گر کر کوئی چیز پھٹتے ہوئے دیکھی تھی۔

"کیپٹن شکیل بوٹ کا رخ جزیرے سے ہٹا لو۔ مشرق کی طرف کر لو"۔۔۔۔ عمران نے چیختے ہوئے کہا تو کیپٹن شکیل نے بجلی کی سی تیزی سے بوٹ کا رخ موڑ دیا اور اس کا یہ رخ موڑنا ہی ان سب کے لئے زندگی کا باعث بن گیا کیونکہ چند لمحے پہلے جہاں بوٹ تھی وہاں ایک سرخ رنگ کی چیز گر کر پھٹی تھی۔

"اوہ۔ یہ ڈبلیو ایکس راکٹ فائر کر رہے ہیں"۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہاں۔ اور اب یہ اس راستے سے جزیرے تک فائر کرتے چلے جائیں گے"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا اور پھر واقعی وہ سمندر کے اندر ایک لائن میں ڈبلیو ایکس راکٹ گرتے اور پانی کو اچھلتے دیکھتے رہے۔

"لیکن عمران صاحب۔ اس طرح تو ہم جزیرے تک نہ پہنچ سکیں گے"۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ذرا اسے آگے نکل جانے دو۔ پھر واپس اسی راستے پر بوٹ لے جانا۔ پھر یہی حصہ سب سے زیادہ محفوظ ہو گا"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا اور کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر

پر لے آیا۔ پانی کی ہلچل کا کوئی اثر بوٹ پر نہ پڑ رہا تھا لیکن ابھی انہوں نے تھوڑا ہی سفر طے کیا تھا کہ انہیں سانس لینے میں تنگی محسوس ہونے لگی۔

"آکسیجن کشید کرنے والے آلات درست کام نہیں کر رہے۔ بوٹ کو اوپر لے جاؤ۔ ورنہ ہم سب بیہوش ہو جائیں گے۔ جلدی کرو"۔۔۔۔ عمران نے تیز لہجے میں کہا تو کیپٹن شکیل نے بوٹ کو اوپر لے جانے والے آلات کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔

"لیکن اس طرح تو وہ ہمیں چیک کر لیں گے"۔۔۔۔ صفدر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"جو ہو گا دیکھا جائے گا۔ سمندر کی تہہ میں مرنے سے بہتر ہے کہ اوپر جدوجہد کر کے مرا جائے"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

تھوڑی دیر بعد مونو بوٹ سطح سمندر پر پہنچ گئی لیکن اسی لمحے انہیں دور سے ہیلی کاپٹر آتا دکھائی دیا۔

"سمندر میں کود جاؤ اور پھیل جاؤ"۔۔۔۔ عمران نے ہیلی کاپٹر کو دیکھتے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے وہ سب بجلی کی سی تیزی سے اچھل کر نہ صرف سمندر میں کود گئے بلکہ تیزی سے سائیڈوں پر پھیلتے چلے گئے۔ بوٹ اسی طرح چلتی ہوئی آگے بڑھ گئی اور پھر ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور بوٹ کے پرخچے سطح سمندر پر پھیلتے چلے گئے۔ عمران اور اس کے ساتھی سمندر میں کافی گہرائی میں پہنچ گئے تھے اس لئے بوٹ پر گرنے والے راکٹ اور اس کے ٹوٹے ہوئے

حصوں نے انہیں کوئی نقصان نہ پہنچایا۔ لیکن وہ سب جانتے تھے کہ ہیلی کاپٹر میں موجود افراد نے انہیں سمندر میں کودتے ہوئے دیکھ لیا ہوگا۔ اس لئے اب وہ اس جگہ کے آس پاس راکٹ فائر کریں گے اس لئے وہ سب تیزی سے سطح سے نیچے سائیڈوں پر تیرتے ہوئے بکھرتے چلے جا رہے تھے اور پھر واقعی اس جگہ اور ارد گرد کے علاقے میں راکٹ گرنا شروع ہو گئے۔ لیکن عمران اور اس کے ساتھی چونکہ اس جگہ سے کافی دور فاصلے پر پہنچ چکے تھے اس لئے وہ سب اس راکٹ فائرنگ کی زد میں آنے سے بچ گئے تھے۔ تھوڑی دیر بعد ہیلی کاپٹر آگے بڑھ گیا اور پھر ایک لمبا چکر کاٹ کر وہ واپس اسی طرف کو بڑھ گیا جدھر ہورنگ جزیرہ تھا اور عمران اور اس کے ساتھی اوپر سطح کی طرف بڑھنے لگے۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب اکٹھے ہو چکے تھے۔

"اب کیا کیا جائے عمران صاحب۔ اب تو ہم نہ آگے جانے کے رہے اور نہ پیچھے"۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"کیوں۔ آگے جانے کے قابل کیوں نہیں رہے"۔ عمران نے پوچھا۔

"اس لئے کہ جزیرہ تو ابھی یہاں سے کافی دور ہے اور ہمیں وہاں پہنچنے میں کافی وقت چاہئے جبکہ اتنا فاصلہ تیر کر عبور نہیں کیا سکتا"۔۔۔۔ صفدر نے جواب دیا۔

آگے بڑھنا ہی ہے۔ چلو ہمت کرو"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آگے کی طرف تیرنا شروع کر دیا۔

"اگر تم نے یہ بات ہماری وجہ سے کی ہے تو ہماری فکر مت کرو"۔ جولیا نے مسکراتے ہوئے صفدر سے کہا۔

"تمہاری فکر تو صفدر کو نہیں ہو سکتی۔ تمہاری فکر کرنے والے تو اور موجود ہیں"۔۔۔۔ عمران نے مڑے بغیر اونچی آواز میں کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔ وہ سب سر سے خول اتارے ہوئے پانی کی سطح پر تیرتے ہوئے آگے بڑھے چلے جا رہے تھے لیکن ابھی انہوں نے تھوڑا فاصلہ ہی طے کیا تھا کہ اچانک انہیں دور سے سمندر کے اندر ایک لہر سی دوڑ کر اپنی طرف آتی دکھائی دی۔ یوں لگ رہا تھا جیسے کوئی بڑی سی مچھلی تیزی سے ان کی طرف بڑھی چلی آ رہی ہو اور ابھی وہ یہ سوچ ہی رہے تھے کہ یہ کیا چیز ہے کہ اچانک ان سے کچھ فاصلے پر ایک دھماکہ سا ہوا اور اس کے ساتھ ہی سرخ رنگ کا دھواں سا تیزی سے ان کے چاروں طرف پھیلتا چلا گیا اور انہیں یہ مہلت بھی نہ مل سکی کہ وہ اپنے خود اپنے سروں پر فٹ کر کے اس دھوئیں سے بچ سکیں۔ البتہ عمران نے کوشش ضرور کی تھی لیکن وہ اپنی کوشش میں کامیاب نہ ہو سکا۔ عمران کا ذہن اس طرح تاریکی میں ڈوب گیا جیسے کسی نے اس کے ذہن پر سیاہ چادر سی پھیلا دی ہو۔ اس کے حواس اس کا ساتھ چھوڑ

یہ شاید اس کی زندگی کا آخری لمحہ ہے لیکن پھر جس طرح انتہائی تاریک بادلوں میں بجلی چمکتی ہے اس طرح عمران کے ذہن میں روشنی کی ایک لکیر سی تڑپی اور پھر وہ روشنی تیزی سے پھیلتی چلی گئی لیکن پوری طرح ہوش میں آتے ہی عمران کے ذہن کو حیرت ایک شدید جھٹکا سا لگا کیونکہ اس نے دیکھا کہ وہ پانی کی بجائے کم سخت زمین پر پشت کے بل پڑا ہوا تھا۔ وہ بے اختیار ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ گیا اور وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ وہ ایک لکڑی کے بڑے سے کیبن کے فرش پر موجود تھا۔ اس کے ساتھ ہی اس کے سارے ساتھی بھی بیہوش پڑے ہوئے تھے لیکن ان کے جسموں غوطہ خوری کے لباس موجود نہ تھے لیکن اس کا جسم صحیح سلامت تھا۔ وہ بے اختیار اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے ذہن میں شدید تر حیرت کا تاثر البتہ ضرور ابھر آیا تھا کیونکہ اسے واقعی سمجھ نہ آ ر تھی کہ وہ پانی میں بیہوش ہونے کے بعد یہاں زندہ سلامت کیسے گئے۔ یہ جگہ کون سی ہے اور انہیں یہاں کون لے کر آیا ہے ا کس طرح۔ ابھی وہ یہ سوچ ہی رہا تھا کہ اس نے صفدر کی کراہ تو وہ صفدر کی طرف بڑھ گیا۔ صفدر کے جسم میں حرکت تاثرات نمودار ہو رہے تھے۔ اسے اس طرح حرکت کرتے دیکھ عمران کو مزید اطمینان ہو گیا کہ اس کے ساتھی بھی صحیح سلام ہیں۔ کیبن کا دروازہ بند تھا۔ وہ دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ ا نے دروازے کو کھولنے کی کوشش کی لیکن دروازہ باہر سے بند

اس نے ایک طویل سانس لیا اور واپس اپنے ساتھیوں کی طرف آ گیا۔

"عمران صاحب۔ یہ ہم کہاں ہیں"---- صفدر نے اٹھ کر بیٹھتے ہوئے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"زندگی میں پہلی بار مجھے خود اس سوال کا سامنا ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور چند لمحوں بعد ایک ایک کر کے اس کے سارے ساتھی ہوش میں آ گئے اور پھر سب کے لبوں پر بے اختیار یہی سوال نکلا لیکن ظاہر ہے عمران سمیت کوئی بھی ان میں سے اس سوال کا جواب دینے کے قابل نہ تھا۔ ان کے جسموں سے نہ صرف غوطہ خوری کے لباس اتار لئے گئے تھے بلکہ ان کا سامان بھی غائب تھا اور پھر عمران اور اس کے ساتھی یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ ان کی جیبوں کی بھی تلاشی لی گئی تھی کیونکہ ان کی جیبیں بھی یکسر ہر قسم کے سامان سے خالی تھیں۔ حتیٰ کہ ان کے ہاتھوں پر موجود گھڑیاں تک غائب تھیں۔

"شکر ہے کہ ہمیں یہاں لے آنے والوں کو ہمارا لباس اور جوتے پسند نہیں آئے"---- عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب ساتھی بے اختیار ہنس پڑے اور پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات ہوتی' وہ سب چونک کر دروازے کی طرف دیکھنے لگے کیونکہ انہیں دروازے کے باہر کھٹکا سا سنائی دیا تھا۔ چند لمحوں بعد انہوں نے دروازے کو کھلتے دیکھا اور دوسرے لمحے وہ

سب دروازے سے ایک خوبصورت اور جوان عورت کو اندر داخل ہوتے دیکھ کر چونک پڑے۔ یہ عورت ایکریمین تھی۔ اس کے جسم پر سیاہ رنگ کا چست لباس تھا۔

"تمہیں ہوش آگیا۔ ویری گڈ"۔۔۔۔ اندر آنے والی نے انہیں ہوش میں دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر انہیں ہوش میں دیکھ کر ایسے تاثرات ابھرے آئے تھے کہ جیسے اسے واقعی دلی مسرت، ہو رہی ہو۔

"فی الحال جسمانی طور پر تو ہوش آگیا ہے لیکن حیرت کی شدت سے ہم ذہنی طور پر بیہوش ہی ہیں"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو آنے والی عورت بے اختیار کھل کھلا کر ہنس پڑی۔

"واقعی ایسا ہونا بھی چاہئے کیونکہ جن حالات میں آپ بیہوش ہوئے تھے اس کے بعد آپ کو ہوش تو قیامت کے روز ہی آنا چاہئے تھا۔ لیکن شاید خدا کو ابھی آپ کی زندگی مقصود تھی کہ ہم نے آپ کو چیک کر لیا"۔۔۔۔ لڑکی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"برائے کرم ہمیں کچھ تفصیل سے بتائیں۔ آپ کون ہیں۔ ہم کس جگہ ہیں اور ہم کس طرح یہاں پہنچے ہیں"۔۔۔۔ صفدر نے اس عورت سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"میرا نام کیتھی ہے۔ ہمارا تعلق بحری سمگلنگ کرنے والے ایک طاقتور گروپ سے ہے جس کا انچارج شاؤنرے ہے۔ اس لئے اس گروپ کو شاؤنرے گروپ کہا جاتا ہے۔ یہ جزیرہ ہمارا ایک اہم اڈہ ہے۔ میں اس اڈے کی انچارج ہوں۔ یہاں ہم نے چیکنگ کے انتہائی جدید آلات نصب کئے ہوئے ہیں۔ ہمارے آلات نے آپ سب کو سمندر میں بیہوشی کے عالم میں بہتے ہوئے دیکھا تو میں نے فوری طور پر آپ کو بچانے کا فیصلہ کر لیا۔ چنانچہ میرے آدمی سپیشل مونو بوٹ کے ذریعے آپ تک پہنچے اور پھر آپ سب کو اسی بوٹ میں سوار کر کے یہاں لے آیا گیا۔ اب میں آپ کے بارے میں معلوم کرنے آئی تھی کہ کیا آپ کو ہوش آگیا ہے یا نہیں"۔ کیتھی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو عمران کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"یہ جزیرہ ہورنگ سے کتنے فاصلے پر ہے"۔۔۔۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

"تقریباً ساٹھ بحری میل کے فاصلے پر"۔۔۔۔ کیتھی نے جواب دیا۔

"پھر تو واقعی قدرت نے ہمیں بچا لیا ہے ورنہ اتنا وقت سمندر میں بیہوش رہنے کے بعد اس طرح زندہ بچ جانا تو انتہائی مشکل تھا اور اس کے ساتھ ساتھ خود ہمارا بھی ہوش میں آجانا' کچھ خلاف معلوم سی بات لگتی ہے"۔۔۔۔ عمران نے قدرے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"آیئے ادھر ایک اور کیبن ہے۔ وہاں بیٹھتے ہیں تاکہ آپ کو

کچھ کھلایا پلایا بھی جائے اور آپ سے مزید بات چیت بھی کی
سکے"۔۔۔۔ کیتھی نے مسکراتے ہوئے کہا اور دروازے کی طرف
گئی۔ عمران اور اس کے ساتھی بھی اس کے پیچھے چلتے ہوئے
دروازے سے باہر آئے تو انہوں نے واقعی اپنے آپ کو ایک
جزیرے پر پایا جس پر انتہائی گھنا جنگل موجود تھا۔ وہاں چاروں طرف
لکڑی کے بڑے بڑے کیبن بنے ہوئے تھے اور باہر مشین گنوں سے
مسلح چند افراد بھی موجود تھے۔ کیتھی انہیں لے کر ایک بڑے کیبن
میں آئی تو یہاں کرسیاں اور میز موجود تھی۔

"بیٹھو"۔۔۔۔ کیتھی نے کہا اور وہ سب خاموشی سے کرسیوں
پر بیٹھ گئے جبکہ کیتھی مڑ کر کیبن سے باہر نکل گئی۔

"اس بار ناقابل یقین واقعات پیش آ رہے ہیں"۔۔۔۔ کیتھی
کے باہر جاتے ہی صفدر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ابھی تو ابتدا ہے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو
سب ساتھی بے اختیار چونک پڑے لیکن اس سے پہلے کہ ان کے
درمیان مزید کوئی بات ہوتی، کیتھی اندر داخل ہوئی اور عمران کے
ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گئی۔

"میں نے آپ کے لئے ہاٹ کافی بنانے کا کہہ دیا ہے"۔ کیتھی
نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بیحد شکریہ۔ ہم بھی ہاٹ کافی کی ہی طلب محسوس کر رہے
تھے"۔۔۔۔ عمران نے بھی مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"ہاٹ کافی کا انتخاب میں نے دو وجوہات کی بنا پر کیا ہے۔
ایک تو آپ لوگوں کو جسمانی طور پر اس وقت ہاٹ کافی کی
ضرورت ہے اور دوسری وجہ یہ کہ آپ پاکیشیائی ہیں اور میں نے
سنا ہے کہ پاکیشیائی شراب نہیں پیتے"۔۔۔۔ کیتھی نے کہا تو کیتھی
کی دوسری بات سن کر عمران سمیت سب لوگ بے اختیار اچھل
پڑے۔ ان سب کے چہروں پر ایک بار پھر شدید حیرت کے تاثرات
ابھر آئے تھے۔

"آپ نے کیسے یہ اندازہ لگایا کہ ہم پاکیشیائی ہیں"۔ عمران نے
ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا تو کیتھی بے اختیار کھل کھلا کر ہنس پڑی۔

"آپ لوگ شاید سوچ رہے ہیں کہ آپ کے بارے میں ہمیں
کچھ علم نہیں ہے۔ حالانکہ جب میں نے آپ کو شاؤنرے کے
گروپ کے بارے میں بتایا تھا تو آپ کو خود ہی سمجھ جانا چاہئے تھا
کہ ہمیں آپ لوگوں کے بارے میں سب کچھ معلوم ہے۔ ہمیں یہ
بھی معلوم ہے کہ آپ لوگ ہمارے ایک پوائنٹ پر ہیلی کاپٹر سے
اترے اور وہاں کے انچارج ٹیلی نے آپ کو گرفتار کر لیا اور پھر
چیف شاؤنرے کے حکم پر آپ کو گولیوں سے اڑا دیا گیا لیکن پھر
چیف شاؤنرے کو اطلاع ملی کہ آپ لوگ ٹیلی کو ساتھ لے کر ایک
مونو بوٹ اور اپنا اور ٹیلی کا ہیلی کاپٹر لے کر ہورنگ کی طرف بڑھ
گئے ہیں اور ٹیلی کی وجہ سے آپ لوگوں نے پاس ورڈ بھی کلیئر کرا
لیا۔ چیف شاؤنرے کو علم ہو گیا کہ آپ لازماً اس ٹاپو نما جزیرے پر

پہنچیں گے چنانچہ اس نے آپ سے اپنے آدمیوں کا انتقام خود لینے
کا فیصلہ کر لیا۔ چیف شاؤنرے آپ لوگوں کو ٹاکس کی ایما پر ختم
کرا رہا تھا لیکن آپ نے اس کے آدمیوں کو ختم کر کے اس سے
براہ راست مقابلہ شروع کر دیا اور چیف شاؤنرے کی یہ فطرت ہے
کہ وہ اپنا انتقام خود لیتا ہے۔ چنانچہ اس نے ٹاکس کو کہہ دیا کہ وہ
اب مجبور ہے۔ آپ کے خلاف کچھ نہیں کر سکتا۔ لیکن اس نے
اپنے تمام اڈوں پر یہ خصوصی کال دے دی کہ آپ لوگوں کو ہر
صورت میں ٹریس کر کے ختم کر دیا جائے۔ چونکہ میرا یہ اڈا ہورنگ
جزیرے کے قریب ہے اس لئے چیف شاؤنرے نے خصوصی طور پر
مجھے ساری صورت حال کے بارے میں بریف کیا اور میں نے اس
سے وعدہ کر لیا کہ میں آپ لوگوں کو خود ٹریس کر کے ختم کر دوں
گی۔ چیف شاؤنرے نے چونکہ حکم دیا تھا کہ آپ لوگوں کی لاشیں
اس تک پہنچنی چاہئیں اس لئے میں نے نہ صرف آپ لوگوں کو
ٹریس کرنا تھا بلکہ آپ کی لاشیں بھی اپنی تحویل میں لینی تھیں۔
چنانچہ میرے آدمیوں نے آپ کو ٹریس کرنا شروع کر دیا اور اب
میں آپ کو اصل صورت حال بھی بتا دوں کہ جس ہیلی کاپٹر نے
آپ پر راکٹ فائر کئے تھے وہ ہیلی کاپٹر بھی ہمارا ہی تھا۔ ہم نے
اپنے اڈے تھرٹی دن کی خصوصی مونو بوٹ پہچان لی تھی۔ جب
راکٹ فائرنگ کے باوجود آپ لوگوں کو ہلاک نہ کیا جا سکا تو ہم نے
آپ پر ہٹاکس میزائل فائر کر دیا۔ اس میزائل کی خصوصیت یہ ہے

کہ یہ سمندر کے اندر خود ہی اپنے زندہ شکار کو تلاش کرتا ہے۔
چنانچہ ہمارا یہ حربہ کامیاب رہا اور آپ ہٹاکس گیس کی زد میں آکر
بیہوش ہو گئے۔ ہماری سپیشل مونو بوٹ قریب ہی سمندر کی تہہ میں
موجود تھی چنانچہ آپ کو فوری طور پر بیہوشی کے عالم میں اٹھا لیا
گیا۔ سمندر کا پانی آپ سب کے پیٹوں میں پہنچ گیا تھا وہ نکالا گیا۔
پھر آپ کو ہٹاکس گیس کا توڑ سونگھایا گیا۔ چونکہ آپ نے اس توڑ
کے باوجود کم از کم نصف گھنٹے بعد ہوش میں آنا تھا اس لئے آپ کو
اس کیبن میں پہنچا کر میں واپس آگئی۔ جب نصف گھنٹہ گزرا تو میں
یہ دیکھنے کے لئے گئی کہ کیا آپ کو ہوش آگیا ہے یا نہیں۔ اس کے
بعد جو کچھ ہوا آپ کو معلوم ہے"۔۔۔۔ کیتھی نے جواب دیتے
ہوئے کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ کیونکہ کیبن
میں جو کچھ کیتھی نے بتایا تھا وہ کچھ غیر فطری سا لگتا تھا۔ اس لئے
عمران کے ذہن میں ایک الجھن سی پیدا ہو گئی تھی لیکن اب کیتھی
سے ساری تفصیل سننے کے بعد ساری الجھنیں دور ہو گئی تھیں۔

"ہم تو یہی سمجھتے رہے کہ یہ ہیلی کاپٹر ہورنگ کی مادام ٹاکی
نے بھیجا ہے۔ تمہارے متعلق تو ہمارے ذہن میں تصور تک نہ تھا۔
بہرحال تمہاری اس مہمان نوازی کا بیحد شکریہ"۔۔۔۔ عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ کا نام شاید علی عمران ہے کیونکہ ہمیں بتایا گیا تھا کہ ٹیم
کے لیڈر کا نام علی عمران ہے اور جب سے آپ ہوش میں آئے

ہیں آپ ہی مجھ سے گفتگو کر رہے ہیں۔ اس لئے میرا اندازہ ہے کہ آپ ہی لیڈر ہیں"۔۔۔۔ کیتھی نے جواب دیا۔

"یعنی اگر میں گفتگو نہ کرتا تو آپ مجھے بطور لیڈر نہ پہچان سکتیں"۔عمران نے اس طرح منہ بناتے ہوئے کہا جیسے اسے کیتھی کی بات سن کر بیحد مایوسی ہوئی ہو تو کیتھی بے اختیار کھل کھلا کر ہنس پڑی۔

"آپ واقعی دلچسپ باتیں کرتے ہیں لیکن آپ نے مجھ سے یہ نہیں پوچھا کہ میں نے آپ کو اب تک ہلاک کیوں نہیں کیا"۔ کیتھی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"مجھے چونکہ معلوم ہے اس لئے پوچھنے کی میں نے ضرورت ہی نہیں سمجھی"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا تو کیتھی بے اختیار چونک پڑی۔ اس کے چہرے پر پہلی بار حیرت کے تاثرات ابھرے آئے۔ اسی لمحے اس کے دو آدمی کیبن میں داخل ہوئے۔ انہوں نے ٹرے اٹھا رکھے تھے جن میں ہاٹ کافی کی پیالیاں موجود تھیں۔ انہوں نے ایک ایک پیالی سب کے سامنے رکھی اور کیبن سے باہر نکل گئے۔

"آپ کو کیا معلوم ہے"۔۔۔۔ کیتھی نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"یہی کہ آپ نے ہمیں ہلاک کیوں نہیں کیا"۔۔۔۔ عمران نے پیالی اٹھاتے ہوئے مسکرا کر کہا تو کیتھی ایک بار پھر ہنس پڑی۔

"پھر بتائیے"۔۔۔۔ کیتھی نے کہا۔

"ظاہر ہے جب ہمیں لایا گیا تو آپ نے ہمیں دیکھا اور پھر ایسا تو نہیں ہو سکتا کہ پسندیدہ آدمی کو ہلاک کر دیا جائے"۔۔۔۔ عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں جواب دیا تو کیتھی چند لمحے خاموش رہی جیسے وہ ذہنی طور پر عمران کی بات کا مطلب نہ سمجھ سکی ہو لیکن چند لمحوں بعد وہ ایک بار پھر کھل کھلا کر ہنس پڑی۔

"اوہ۔ اوہ۔ اب میں سمجھی کہ آپ کے ذہن میں یہ خیال آیا ہے کہ میں نے آپ کو پسند کر لیا ہے۔ اس لئے آپ کو ہلاک نہیں کیا۔ بہت خوب۔ آپ کو واقعی اپنے متعلق شدید خوش فہمی ہے"۔ کیتھی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"تو کیا کوئی اور وجہ ہے۔ حیرت ہے"۔۔۔۔ عمران نے چونک کر کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اسے کیتھی کی بات سن کر ایک بار پھر مایوسی ہوئی ہو۔

"جی ہاں۔ ایک اور وجہ ہے اور وہ وجہ یہ ہے کہ آپ کے یہاں آنے کے بعد جب میں نے آپ کے سامان کو چیک کیا تو مجھے احساس ہوا کہ آپ لوگ انتہائی جدید ترین آلات ساتھ لے کر آئے ہیں اور آپ نے جس انداز میں اب تک کارروائی کی ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ لوگ مادام ٹاکسی کے لئے تر نوالہ ثابت نہیں ہوں گے۔ چنانچہ میں نے آپ کی بیہوشی کے دوران چیف شاؤنرے سے ٹرانسمیٹر پر بات کی ہے۔ ہورنگ جزیرے کی انچارج مادام ٹاکسی نے ایک بار پہلے ہماری چند بڑی کشتیوں کو اس

لئے تباہ کر دیا تھا کہ وہ غلطی سے ہورنگ جزیرے کے قریب پہنچ
تھیں حالانکہ ان پر ہمارے مخصوص جھنڈے موجود تھے اور شاکس
کے ساتھ ہمارا معاہدہ بھی موجود تھا کہ ہم جزیرہ ہورنگ میں مداخلت
نہیں کریں گے اور ہورنگ میں موجود شاکس کا عملہ ہمارے کام
میں مداخلت نہیں کرے گا لیکن مادام ٹاکسی حد درجہ مغرور عورت
ہے۔ اس نے جانتے بوجھتے ہماری کشتیاں تباہ کر دیں۔ جس پر جب
چیف شاؤنرے نے شاکس کے بڑے حکام سے بات کی تو انہوں نے
چیف شاؤنرے کا نقصان پورا کر دیا اور وعدہ کیا کہ آئندہ ایسا نہیں
ہو گا لیکن یہ کشتیاں میرے اڈے کی تھیں اور اس پر میرے آدمی
سوار تھے۔ میں نے چیف شاؤنرے کو رپورٹ دینے سے پہلے
ٹرانسمیٹر پر مادام ٹاکسی سے بات کی تھی لیکن مادام ٹاکسی نے مجھے
جس رعونت بھرے انداز میں جواب دیا تھا اس نے میرے دل میں
آگ لگا دی تھی لیکن جب چیف شاؤنرے شاکس سے معاوضہ لے
کر خاموش ہو گیا تو مجبوراً مجھے بھی خاموشی اختیار کرنا پڑی۔ لیکن
میرے دل میں مادام ٹاکسی سے انتقام لینے کی آگ مسلسل جلتی رہی
لیکن آج تک مجھے اس کا موقع نہ مل سکا تھا۔ ویسے بھی جزیرہ
ہورنگ کے انتظامات ایسے ہیں کہ میں اس پر حملہ کر کے کامیاب نہ
ہو سکتی تھی۔ لیکن آپ لوگوں کی کارکردگی اور پھر آپ کا سامان
دیکھنے کے بعد میرے دل میں فوراً یہ بات آئی کہ آپ لوگوں کی اگر
امداد کی جائے تو شاید میرا انتقام پورا ہو سکے۔ چنانچہ میں نے چیف
شاؤنرے سے بات کی اور آخر کار اس سے یہ بات منوا لی کہ آپ
کو ہلاک نہ کیا جائے بلکہ آپ کی امداد کی جائے تاکہ آپ جزیرہ
ہورنگ کو تباہ کر دیں۔ اس طرح ہمارے درمیان موجود یہ کانٹا بھی
ہمیشہ کے لئے نکل جائے گا اور ہم پر کوئی حرف بھی نہ آئے گا۔ اس
لئے میں نے آپ کو زندہ رکھا اور اب آپ یہاں مہمانوں کی طور
پر بھی موجود ہیں"۔ کیتھی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اور آپ نے اپنے چیف شاؤنرے کو اس بات پر بھی قائل
کر لیا کہ جزیرہ ہورنگ تباہ کرنے کے بعد ظاہر ہے ہم نے واپس
بھی جانا ہے اور واپسی کے وقت ہمیں آسانی سے ختم کیا جا سکتا
ہے۔ اس طرح آپ کا انتقام بھی پورا ہو جائے گا اور آپ کے چیف
شاؤنرے کا بھی"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو
کیتھی کے چہرے پر ایک بار پھر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"مجھے اب احساس ہو رہا ہے کہ آپ بظاہر جو کچھ لگ رہے
ہیں دراصل ویسے نہیں ہیں۔ آپ خطرناک حد تک ذہین اور گہرے
آدمی ہیں"۔۔۔۔ کیتھی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"پھر اب کیا خیال ہے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب"۔۔۔۔ کیتھی نے حیران ہو کر کہا۔

"مطلب یہ ہے کہ اب آپ کی پلاننگ کیا ہے"۔ عمران نے
یکلخت سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"پلاننگ تو وہی تھی جس کی طرف آپ نے اشارہ کیا ہے لیکن

میں آپ کو اس بات کا یقین دلاتی ہوں کہ آپ کی واپسی میں میری طرف سے آپ کے خلاف کوئی کارروائی نہیں ہوگی۔ باقی اڈوں کے بارے میں آپ جانیں اور وہ لوگ جانیں"۔۔۔ کیتھی نے بھی اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"او کے۔ شکریہ۔ میں نے یہ بات اس لئے پوچھی تھی کہ مجھے بھی آپ جیسی خوبصورت خاتون کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے افسوس ہوتا۔ بہرحال اب آپ بتائیں کہ آپ مادام ٹاکسی کے خلاف ہماری کیا مدد کر سکتی ہیں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو کیتھی کے چہرے پر بھی مسکراہٹ رینگ گئی۔

"میں آپ کی یہی مدد کر سکتی ہوں کہ آپ کو آپ کا سامان اور غوطہ خوری کے لباس واپس کر دوں اور ایک بوٹ دے دوں۔ بس اس سے زیادہ میں آپ کی اور کوئی مدد نہیں کر سکتی"۔۔۔ کیتھی نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیا آپ یا آپ کا یہاں موجود کوئی آدمی کبھی ہورنگ جزیرے پر گیا ہے"۔۔۔ عمران نے کہا تو کیتھی نے نفی میں سر ہلا دیا۔

"او کے۔ ٹھیک ہے۔ لیکن یہ بات آپ یاد رکھیں کہ آپ نے ہماری واپسی کے وقت ہمارے خلاف کوئی کارروائی نہیں کرنی ورنہ مجھے آپ کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے افسوس ہوگا"۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"جب میں نے پہلے ہی کہہ دیا ہے تو میرے کہنے پر آپ کو

یقین کر لینا چاہئے اور آپ مجھے بار بار دھمکیاں بھی نہ دیں ورنہ میرا ارادہ بدل بھی سکتا ہے"۔۔۔ کیتھی نے اس بار قدرے غصیلے لہجے میں کہا تو عمران ہنس پڑا۔

"میں آپ کو کوئی دھمکی نہیں دے رہا۔ میں صرف اس لئے یہ بات کر رہا ہوں کہ ہم ایشیائی لوگ اپنے محسنوں کا خیال رکھتے ہیں اور آپ بہرحال ہماری محسن ہیں"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو کیتھی کا چہرہ تیزی سے نارمل ہوتا چلا گیا۔

ختم شد

کا مالک ہے لیکن نجانے وہ کیوں بزرگوں کا احترام نہیں کرتا اور اک
سرسلطان جیسے بزرگ کو ڈانٹ دیتا ہے۔ آپ اسے سمجھائیں کہ و
سرسلطان کو نہ ڈانٹا کرے اور بزرگوں کا احترام کیا کرے۔"

محترم عبدالخالق صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بیحد
شکریہ۔ عمران تو بزرگوں کا دل سے احترام کرتا ہے۔ وہ تو بحیثیت
عمران سرسلطان کو ڈانٹنے کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ البتہ جب وہ
بحیثیت ایکسٹو بات کر رہا ہو تو ظاہر ہے وہ عہدے کے لحاظ سے
سرسلطان سے بزرگ ہوتا ہے۔ اس لئے اگر سرسلطان کوئی ایسی
بات کر دیں جو بحیثیت ایکسٹو اسے پسند نہ آئے تو اس کا لہجہ ضرور
بدل جاتا ہے۔ لیکن ڈانٹ والی بات تو پھر بھی پیش نہیں آتی۔ مجھے
یقین ہے کہ آپ اس فرق کو سامنے رکھ کر جب ناول پڑھیں گے تو
آپ کی یہ شکایت خود بخود دور ہو جائے گی۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

آپ کا مخلص

مظہر کلیم ایم۔ اے

کمرے کا دروازہ کھلا تو میز کے عقب میں بیٹھی ہوئی ایک
بھاری جسم کی عورت نے سر اٹھا کر دروازے کی طرف دیکھا۔
دروازے پر ایک نوجوان ہاتھ میں ایک چھوٹا سا آلہ اٹھائے ہوئے
کھڑا تھا۔

"مادام۔ زیرو لائن پر آپ کی کال ہے"۔۔۔ نوجوان نے
ہاتھ میں پکڑا ہوا آلہ اس عورت کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"زیرو لائن پر۔ اوہ۔ پھر تو یہ کیتھی کی ہی کال ہوگی"۔ مادام
نے کہا اور نوجوان کے ہاتھ سے وہ آلہ لے لیا۔ نوجوان خاموشی
سے واپس مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا کمرے سے باہر چلا گیا۔
مادام نے آلے پر ایک بٹن پریس کیا تو اس آلے سے سیٹی کی آواز
نکلنے لگی۔ مادام نے ایک اور بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو۔ ٹاکسی بول رہی ہوں"۔۔۔ مادام نے بڑے سپاٹ

سے لہجے میں کہا۔

"کیتھی بول رہی ہوں ٹاکسی"---- آلے سے ایک اور نسوانی آواز سنائی دی۔

"کیا بات ہے۔ کیسے کال کی ہے۔ کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے"۔ مادام ٹاکسی نے اس بار بے تکلفانہ لہجے میں کہا۔

"تمہارے دشمن اس وقت میری قید میں ہیں ٹاکسی"۔ دوسری طرف سے بھی اسی طرح بے تکلفانہ لہجے میں جواب دیا گیا۔

"میرے دشمن۔ کیا مطلب۔ کون دشمن"---- مادام ٹاکسی نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس کی بات کر رہی ہوں جو تمہارا جزیرہ تباہ کرنے کے لئے کارروائی میں مصروف تھی"---- کیتھی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ لیکن تم ان کے بارے میں کیسے جانتی ہو اور وہ تمہارے پاس کیسے پہنچ گئے"---- مادام ٹاکسی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"چیف شاؤنرے نے مجھے اطلاع دی تھی کہ یہ لوگ ہمارے ایک اڈے کے انچارج کو ساتھ لے کر ہورنگ جزیرے کی طرف گئے ہیں۔ میں انہیں تلاش کروں اور ان کا خاتمہ کر دوں۔ چنانچہ میں نے انہیں تلاش کر لیا۔ میں نے پہلے تو انہیں ختم کرنے کی بیحد کوشش کی لیکن وہ بچ گئے۔ پھر میں نے انہیں بیہوش کیا اور اپنے

جزیرے پر لے آئی۔ اب وہ میرے پاس بیہوش پڑے ہیں"۔ کیتھی نے جواب دیا۔

"تمہیں یہ لوگ کہاں سے ملے ہیں۔ میں نے تو اپنے جزیرے کے چاروں طرف دور دور تک چیکنگ کرائی تھی۔ ٹاپو جزیرے پر ایک لاش اور دو ہیلی کاپٹر تو نظر آئے تھے لیکن یہ لوگ نظر نہ آئے تھے۔ پھر اچانک ان کی ٹرانسمیٹر کال آ گئی۔ میں بیحد حیران ہوئی کہ انہیں میری فریکونسی کیسے معلوم ہو گئی اور وہ کہاں ہیں۔ لیکن پھر یہ سوچ کر خاموش ہو گئی کہ وہ جہاں بھی ہوں بہرحال وہ کسی صورت میں بھی جزیرے میں داخل نہیں ہو سکتے"۔ ٹاکسی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہ ہمارے گروپ کی مونو بوٹ میں سوار ہو کر اس ٹاپو جزیرے کی طرف سے تمہارے جزیرے کی طرف جا رہے تھے کہ ہمارے ہیلی کاپٹر نے انہیں ٹریس کر لیا۔ پھر ہیلی کاپٹر سے ان پر راکٹ فائر کئے گئے۔ مونو بوٹ تباہ ہو گئی لیکن یہ سمندر میں کود گئے۔ ہم نے سمندر میں راکٹ فائر کئے لیکن پھر راکٹ ختم ہو گئے لیکن یہ لوگ ختم نہ ہوئے تو ہم نے آخری حربے کے طور پر ہٹاکس گیس فائر کر دی جس سے یہ لوگ بیہوش ہو گئے اور پھر سپیشل مونو بوٹ کے ذریعے انہیں وہاں سے اٹھا کر جزیرے پر لے آئی۔ میں نے سوچا کہ اب یہ راکٹوں سے بچ گئے ہیں تو پھر اب میں خود انہیں اپنے ہاتھوں سے ہلاک کروں"---- کیتھی نے جواب دیا۔

"پھر کیوں نہیں کیا ہلاک"۔۔۔ ٹاکسی نے کہا۔

"میں نے انہیں انٹی ہٹاکس کی ڈوز دے دی ہے۔ وہ آدھے گھنٹے بعد ہوش میں آئیں گے۔ میں چاہتی ہوں کہ انہیں ہوش میں لا کر ہلاک کروں تاکہ انہیں معلوم ہو سکے کہ وہ کس کے ہاتھوں ہلاک ہوئے ہیں۔ لیکن پھر میرا پلان بدل گیا۔ میں نے سوچا کہ ان کے ہوش میں آنے سے پہلے تم سے اس پلان کو ڈسکس کر لوں"۔ کیتھی نے کہا۔

"کیسا پلان۔ میں سمجھی نہیں"۔۔۔ ٹاکسی نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"میں چاہتی ہوں کہ یہ لوگ تمہارے ہاتھوں ہی ہلاک ہوں"۔۔۔ کیتھی نے کہا۔

"کیا مطلب۔ تم کیا کہنا چاہتی ہو۔ کھل کر بات کرو"۔ ٹاکسی نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میں ان کی موت کا کریڈٹ شاؤنرے کی بجائے تمہیں دلانا چاہتی ہوں کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ اگر یہ کریڈٹ تمہیں مل گیا تو شاکس میں تمہاری اہمیت بے حد بڑھ جائے گی اور تمہیں یقیناً شاکس میں کوئی بڑا عہدہ دے دیا جائے گا"۔۔۔ کیتھی نے کہا۔

"اگر ایسا ہو جائے تو پھر تمہیں کیا فائدہ ہو گا"۔ ٹاکسی نے کہا۔

"کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ تمہاری جگہ ہورنگ کی انچارج میں

بن جاؤں۔ کیونکہ شاؤنرے گروپ ایک محدود سا گروپ ہے اور شاکس کی بین الاقوامی اہمیت ہے۔ پھر شاکس اپنے کارندوں کو جو سہولیات مہیا کرتی ہے شاؤنرے گروپ اس کا عشر عشیر بھی نہیں دیتا"۔۔۔ کیتھی نے جواب دیا۔

"اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ لیکن یہ تو ضروری نہیں کہ تمہیں ہورنگ کی انچارج بنایا جائے"۔۔۔ ٹاکسی نے کہا۔

"چلو نہ بنایا جائے۔ بہرحال کوئی نہ کوئی ایسا عہدہ مجھے ملنا چاہئے جس سے میری خواہشات پوری ہو سکیں۔ تم جانتی تو ہو کہ میری کیا خواہشات ہیں"۔۔۔ کیتھی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہ تو میں اچھی طرح جانتی ہوں۔ لیکن کیا اس جزیرے پر جہاں تم رہتی ہو، تمہاری خواہشات کی تکمیل نہیں ہو سکتی"۔ ٹاکسی نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔

"نہیں۔ یہاں مجھے ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے میں کنوئیں کی مینڈک بن کر رہ گئی ہوں۔ آگے بڑھنے کا کوئی چانس ہی نظر نہیں آتا"۔۔۔ کیتھی نے جواب دیا۔

"او کے۔ پھر ایسا کرو کہ انہیں ہلاک کر کے لاشیں مجھے بھجوا دو۔ میں کوشش کروں گی کہ تمہیں شاکس میں تمہاری خواہش کے مطابق عہدہ مل جائے لیکن یہ بات بھی تم نے سوچی ہے کہ شاؤنرے کو جب معلوم ہوگا تو اس کا کیا ردعمل ہوگا۔ وہ تو ویسے بھی سنا ہے کہ بے حد مشتعل مزاج قسم کا آدمی ہے"۔۔۔ ٹاکسی نے

کہا۔

"میرے ذہن میں پہلے ہی یہ بات موجود تھی۔ میں نے اسے ایک اور چکر دیا ہے کہ اگر ہم ان لوگوں کو چھوڑ دیں تو یہ جا کر ہورنگ جزیرے کو تباہ کر دیں گے۔ اس طرح ہورنگ جزیرے پر بھی ہمارا قبضہ ہو جائے گا اور تم جانتی ہو کہ ہورنگ جزیرہ ہمارے لئے کس قدر قیمتی ہے لیکن صرف تمہارے اڈے کی وجہ سے شاؤنرے خاموش ہے۔ ورنہ کوئی دوسری پارٹی ہوتی تو وہ کب کا اس پر قبضہ کر چکا ہوتا۔ اس کے ساتھ ہی میں نے اسے کہا ہے کہ ان لوگوں کو تو واپسی پر بھی ہلاک کیا جا سکتا ہے لیکن اگر چانس لے لیا جائے تو اس میں کیا حرج ہے تو شاؤنرے میری بات مان گیا ہے"۔۔۔۔ کیتھی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا شاؤنرے کا خیال ہے کہ یہ لوگ ہورنگ جزیرے کو تباہ کر سکتے ہیں"۔۔۔۔ ٹاکسی نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"وہ تو واقعی مان ہی نہیں رہا تھا لیکن میں نے اسے اس طرح قائل کر لیا کہ شاکس کے اعلیٰ حکام آخر ان لوگوں سے اس قدر خوفزدہ کیوں ہیں۔ اس لئے کہ انہیں خطرہ ہے کہ یہ لوگ ایسا کر سکتے ہیں۔ پھر میں نے اسے کہا کہ اگر ایسا نہ بھی ہو سکا تو ہمارا تو کچھ نہیں بگڑے گا۔ ہم نے تو بہرحال انہیں ہلاک ہی کرنا ہے۔ کر دیں گے"۔۔۔۔ کیتھی نے جواب دیا۔

"اوہ۔ تم واقعی شیطانی ذہن کی مالک ہو۔ لیکن ان لوگوں کو ہوش میں لا کر تم کیا بتاؤ گی کہ تم انہیں کیوں چھوڑ رہی ہو۔ کیونکہ جو کچھ تم نے بتایا ہے اس کے مطابق تو تمہیں انہیں وہاں سے زندہ ہی بھیجنا پڑے گا۔ ورنہ اگر تم نے انہیں ہلاک کر دیا تو پھر شاؤنرے مطمئن نہ ہو سکے گا"۔۔۔۔ ٹاکسی نے کہا۔

"ان کی فکر مت کرو۔ انہیں میں تمہاری کسی کارروائی کی کہانی سنا کر کہہ دوں گی کہ میں دراصل تم سے انتقام لینا چاہتی ہوں۔ ان کے لئے اتنا ہی کافی ہوگا کہ انہیں زندہ چھوڑا جا رہا ہے"۔۔۔۔ کیتھی نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ تم انہیں چھوڑ دو۔ اول تو وہ میرے جزیرے میں داخل نہیں ہو سکتے اگر وہ کسی طرح داخل ہو بھی گئے تو پھر موت ہی ان کا یہاں استقبال کرے گی"۔۔۔۔ ٹاکسی نے کہا۔

"یہی تو میں چاہتی ہوں کہ تم انہیں ہلاک کرو تاکہ تمہارا کریڈٹ بن جائے اور پھر تم اپنے وعدے کے مطابق میرے لئے کچھ کر سکو۔ لیکن اگر یہ لوگ جزیرے میں داخل نہ ہو سکے اور تم انہیں باہر بھی ہلاک نہ کر سکیں تو پھر لامحالہ ان کی واپسی پر مجھے انہیں ہلاک کرنا پڑے گا۔ اس طرح تو میرا سارا پلان ہی ختم ہو جائے گا"۔۔۔۔ کیتھی نے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ میں انہیں جزیرے کے باہر ہلاک کر دوں"۔۔۔۔ ٹاکسی نے کہا۔

"کسی طرح بھی کرو لیکن یہ ہلاکت بہرحال تمہارے ہاتھوں ہونی چاہئے"---- کیتھی نے کہا۔

"مجھے دراصل جرگن نے سختی سے منع کر رکھا ہے کہ میں کسی صورت بھی جزیرے کو اوپن نہ کروں اور ان لوگوں کی ہلاکت کے لئے مجھے لامحالہ جزیرے کو اوپن کرنا پڑے گا اور تم نہیں جانتی لیکن میں جانتی ہوں کہ شاکس میں حکم عدولی ناقابل معافی جرم ہے۔ اس جرم میں مجھے گولی بھی ماری جا سکتی ہے"۔ ٹاکسی نے کہا۔

"اگر ایسی بات ہے تو پھر میں تمہاری جیسی دوست کی زندگی خطرے میں نہیں ڈال سکتی۔ میں خود ہی انہیں ہلاک کر دیتی ہوں"۔ کیتھی نے کہا۔

"نہیں۔ تم انہیں بھجوا دو۔ میں خود ہی ان کا کچھ کر لوں گی۔ میں بھی یہی چاہتی ہوں کہ ان کی موت کا کریڈٹ حاصل کروں"---- ٹاکسی نے جواب دیتے ہوئے کہا

"کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ تم کوئی ایسا خفیہ راستہ اوپن کر دو جس کا علم تمہارے علاوہ اور کسی کو نہ ہو۔ اور پھر اس راستے کے بارے میں مجھے بتا دو۔ میں ان لوگوں کو بتا دوں گی پھر ظاہر ہے یہ لوگ سیدھے ادھر ہی جائیں گے اور پھر تم انہیں ہلاک کر دو۔ اس طرح کام بھی ہو جائے گا اور کسی کو اس کا علم بھی نہ ہو سکے گا"---- کیتھی نے کہا۔

"نہیں۔ یہاں ایسا کوئی راستہ نہیں ہے۔ یہاں سب کچھ

باقاعدہ مشینوں کے ذریعے کنٹرول کیا جاتا ہے۔ بہرحال تم فکر نہ کرو۔ تم انہیں بھجوا دو۔ تمہارا کام ہو جائے گا"۔ ٹاکسی نے کہا ۔

"اوکے۔ پھر طے ہو گیا یہ پلان"---- کیتھی نے کہا۔

"ہاں۔ طے ہو گیا"---- ٹاکسی نے جواب دیا۔

"گڈ بائی"---- دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی آلے سے سیٹی کی آواز نکلنے لگی تو ٹاکسی نے بٹن آف کئے اور آلے کو میز پر رکھ کر اس نے میز پر رکھے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور اس کے یکے بعد دیگرے کئی بٹن پریس کر دیئے۔

"یس۔ ہیری بول رہا ہوں"---- چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"میرے آفس میں آ جاؤ"---- مادام ٹاکسی نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ تقریباً دس منٹ بعد کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد کا آدمی اندر داخل ہوا۔

"یس مادام"---- اس آدمی نے اندر آ کر بڑے مودبانہ لہجے میں کہا۔

"بیٹھو ہیری"---- مادام ٹاکسی نے کہا تو ہیری میز کی دوسری طرف رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"تمہیں معلوم ہے کہ ہم نے پاکیشیائی ایجنٹوں کو کرائنگل چیکنگ سسٹم سے تلاش کرنے کی کوشش کی تھی لیکن ان کا کچھ پتہ نہ چل سکا تھا اور پھر ان کی اچانک ٹرانسمیٹر کال بھی آئی

تھی"---- ٹاکسی نے کہا۔

"لیس مادام"---- ہیری نے جواب دیا۔

"کیتھی کو تو تم جانتے ہی ہو۔ ابھی اس کی زیرو لائن پر کال آئی ہے۔ یہ لوگ اس جزیرے پر پہنچ گئے تھے۔ کیتھی کسی مشن کے سلسلے میں وہاں موجود نہ تھی۔ انہوں نے وہاں اس کے آدمیوں کو ہلاک کر دیا ہے اور پھر وہاں سے نکل گئے۔ کیتھی ابھی تھوڑی دیر پہلے واپس آئی ہے تو وہاں ایک آدمی ان لوگوں کی نظروں سے چھپ گیا تھا۔ اس نے کیتھی کی آمد پر اسے ساری صورت حال بتائی ہے تو کیتھی نے مجھے کال کر کے بتایا ہے کہ یہ لوگ اس کے جزیرے سے نکل کر ہورنگ کی طرف بڑھ رہے ہیں"---- ٹاکسی نے کہا۔

"وہ ٹاپو جزیرے سے وہاں کیسے پہنچ گئے مادام۔ حیرت ہے۔ وہ جزیرہ تو ہورنگ سے کافی دور ہے"---- ہیری کے لہجے میں حیرت تھی۔

"کچھ نہ کچھ تو انہوں نے کیا ہوگا۔ بہرحال اب وہ ہمارے جزیرے کی طرف بڑھ رہے ہیں اور ظاہر ہے اس بار وہ کیتھی کے جزیرے سے یہاں آ رہے ہیں اس لئے ہمیں ان کی سمت بھی معلوم ہو چکی ہے۔ میں چاہتی ہوں کہ انہیں جزیرے سے باہر ہی کسی طرح ہلاک کر دوں۔ اس طرح کہ جزیرے کو اوپن بھی نہ کرنا پڑے"---- ٹاکسی نے کہا۔

"لیکن مادام۔ اس کی کیا ضرورت ہے۔ یہ لوگ کسی طرح بھی جزیرے میں داخل نہیں ہو سکتے اور اس ڈاکٹر عالم رضا کی ذہنی حالت بھی تیزی سے سدھرتی جا رہی ہے۔ زیادہ سے زیادہ دو روز بعد وہ ذہنی طور پر بالکل تندرست ہو جائے گا پھر اس سے رپورٹ حاصل کر کے ہم فارغ ہو جائیں گے۔ اس کے بعد ہم جزیرہ اوپن کر کے بھی انہیں ہلاک کر سکتے ہیں"---- ہیری نے جواب دیا۔

"ہاں۔ لیکن یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ یہ دو روز تک انتظار نہ کریں اور ٹکریں مار کر واپس چلے جائیں۔ جبکہ میں چاہتی ہوں کہ ان کی موت کا کریڈٹ خود حاصل کروں۔ میں صرف جرگن کو بتانا چاہتی ہو کہ ہم اس قابل ہیں کہ ایسے لوگوں کا مقابلہ کر سکیں اور مجھے یقین ہے کہ جس طرح ہیڈکوارٹر ان لوگوں کو اہمیت دے رہا ہے ان کی ہلاکت کا کریڈٹ اس طرح ہی مل سکتا ہے کہ مجھے ترقی دے کر ہیڈکوارٹر بلا لیا جائے اور میری بجائے تمہیں ہورنگ کا فل انچارج بنا دیا جائے"---- ٹاکسی نے کہا تو ہیری بے اختیار چونک پڑا۔ اس کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی تھی۔

"اوہ۔ اوہ۔ مادام اگر ایسا ہو جائے تو ہم دونوں کے لئے بہت ہی اچھا ہے"---- ہیری نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تو پھر کوئی تجویز بتاؤ جس سے جزیرہ بھی اوپن نہ کرنا پڑے اور یہ لوگ بھی ہلاک ہو جائیں"---- ٹاکسی نے کہا۔

"ایسی تو کوئی تجویز نہیں ہے مادام۔ جزیرہ اوپن کئے بغیر ان

کے خلاف ہم جزیرے سے باہر کوئی ہلاکت خیز کارروائی نہیں کر سکتے۔ البتہ ایک کام ہو سکتا ہے کہ ہم سپیشل وے کھول دیں۔ ہیلی کاپٹر باہر لے جا کر ان پر فائرنگ کر کے یا میزائل فائر کر کے انہیں ہلاک کر دیں اور یہ بات ہیڈکوارٹر تک نہ پہنچنے دیں"۔۔۔۔ ہیری نے کہا۔

"نہیں۔ ہیڈکوارٹر سے کوئی بات چھپی نہیں رہ سکتی۔ اس لئے ایسی بات ذہن سے نکال دو۔ کچھ اور سوچو"۔۔۔۔ ٹاکسی نے جواب دیتے ہوئے کہا تو ہیری خاموش ہو گیا۔ اس کی پیشانی پر سلوٹیں سی ابھر آئی تھیں۔

"پھر ایک کام ہو سکتا ہے مادام"۔ اچانک ہیری نے کہا۔

"کیا"۔۔۔۔ مادام ٹاکسی نے اشتیاق بھرے لہجے میں کہا۔

"ہم تھری ایکس کو کال کر کے وہاں سے سب میرین منگوا لیں اور پھر اس کی مدد سے ان کا خاتمہ جزیرے سے باہر کر دیں"۔ ہیری نے کہا تو ٹاکسی بے اختیار اچھل پڑی۔

"اوہ۔ اوہ۔ ویری گڈ۔ اس کا تو مجھے خیال ہی نہ رہا تھا۔ ویری گڈ۔ یہ بہترین آئیڈیا ہے۔ اس طرح ان کا یقینی طور پر خاتمہ بھی ہو جائے گا اور جزیرہ بھی اوپن نہ کرنا پڑے گا۔ میں ابھی بات کرتی ہوں تھری ایکس سے"۔۔۔۔ ٹاکسی نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور میز کی دراز کھول کر اس نے ایک جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر نکالا اور پھر اس پر فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔

فریکونسی ایڈجسٹ کرنے کے بعد اس نے اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ مادام ٹاکسی کالنگ فرام ہورنگ۔ اوور"۔ مادام ٹاکسی نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس آرنلڈ اٹنڈنگ یو مادام فرام تھری ایکس۔ اوور"۔ تھوڑی دیر بعد ٹرانسمیٹر سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"سب میرین کی کیا پوزیشن ہے۔ اوور"۔۔۔۔ مادام ٹاکسی نے کہا۔

"وہ تو آپ تک پہنچنے والی ہو گی۔ یہاں سے تو اسے روانہ ہوئے بارہ گھنٹے ہو چکے ہیں۔ ہوپر نے آپ سے رابطہ نہیں کیا۔ اوور"۔۔۔۔ دوسری طرف سے جواب دیا گیا تو مادام ٹاکسی بے اختیار اچھل پڑی۔

"نہیں۔ اس نے تو ابھی تک رابطہ نہیں کیا۔ ٹھیک ہے میں اس سے خود رابطہ کر لیتی ہوں۔ اوور اینڈ آل"۔۔۔۔ مادام ٹاکسی نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے ایک بار پھر اس پر دوسری فریکونسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی۔ دوسری فریکونسی ایڈجسٹ کر کے اس نے بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ ٹاکسی کالنگ۔ اوور"۔۔۔۔ مادام ٹاکسی نے کال دینا شروع کر دی۔

"یس۔ ہوپر اٹنڈنگ یو۔ اوور"۔۔۔۔ چند لمحوں بعد ہوپر کی آواز سنائی دی۔

"تم کہاں ہو اس وقت۔ اوور"—— مادام ٹاکسی نے کہا۔

"میں ہورنگ سے دو گھنٹوں کے فاصلے پر ہوں مادام۔ اوور"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"لیکن تم نے تھری ایکس سے روانگی کے وقت مجھے کال کیوں نہیں کیا۔ اوور"—— مادام ٹاکسی نے سخت لہجے میں کہا۔

"میں نے کال کی تھی مادام۔ لیکن آپ کی طرف سے کال انٹڈ نہیں کی گئی تھی۔ اس پر میں سمجھا کہ آپ شاید کسی خاص کام میں مصروف ہیں۔ اوور"—— ہوپر نے جواب دیا۔

"سنو۔ میں نے تمہارے ذمے ایک انتہائی اہم کام لگانا ہے۔ اوور"۔ مادام ٹاکسی نے کہ۔

"یس مادام۔ حکم دیجئے۔ اوور"—— ہوپر نے کہا۔

"پاکیشیائی ایجنٹوں کا ایک گروپ ہورنگ پر حملہ کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ یہ گروپ شاؤنرے گروپ کے کیتھی والے جزیرے سے ہورنگ کی طرف آرہا ہے۔ تم نے اس گروپ کا خاتمہ کرنا ہے۔ اوور"—— مادام ٹاکسی نے کہا۔

"یہ گروپ کس چیز پر سوار ہو گا۔ کیا کسی جہاز پر ہے۔ اوور"—— ہوپر کے لہجے میں حیرت تھی۔

"نہیں۔ کسی موٹر بوٹ پر ہوگا یا پھر زیادہ سے زیادہ کسی مونو بوٹ پر۔ گو یہ لوگ جزیرہ ہورنگ میں تو داخل نہیں ہو سکتے لیکن میں ان کی فوری ہلاکت چاہتی ہوں۔ انہیں تم نے اس طرح

ہلاک کرنا ہے کہ ان کی لاشیں مجھ تک صحیح سلامت پہنچ سکیں۔ اوور"۔ مادام ٹاکسی نے کہا۔

"کتنے آدمیوں پر مشتمل ہے یہ گروپ مادام۔ اوور"۔ ہوپر نے پوچھا۔

"یہ دو عورتوں اور چار مردوں پر مشتمل ہے اور خیال رکھنا یہ انتہائی خطرناک لوگ ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ یہ تمہاری سب میرین کو ہی کوئی نقصان پہنچا دیں۔ اوور"—— مادام ٹاکسی نے کہا۔

"اوہ نہیں مادام۔ ایسا تو ممکن ہی نہیں ہے۔ ہماری سب میرین انتہائی جدید ترین سب میرین ہے۔ آپ بے فکر رہیں مادام۔ ان کی لاشیں آپ تک پہنچ جائیں گی۔ اوور"—— ہوپر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جب تم ان کا خاتمہ کر لو تو مجھے فوراً کال کرنا اوور"۔ مادام ٹاکسی نے کہا۔

"یس مادام۔ اوور"—— دوسری طرف سے کہا گیا۔

"او کے۔ اوور اینڈ آل"—— مادام ٹاکسی نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"اب یہ لازماً ہلاک ہو جائیں گے اور ہمیں جزیرہ بھی اوپن نہیں کرنا پڑے گا"—— مادام ٹاکسی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یس مادام۔ لیکن آپ نے اپنا وعدہ یاد رکھنا ہے"۔ ہیری نے خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ تم بے فکر رہو۔ ایسا ہی ہو گا"۔۔۔۔ مادام ٹاکسی نے جواب دیا تو ہیری اٹھا اور سلام کر کے کمرے سے باہر نکل گیا۔

عمران اور اس کے ساتھی غوطہ خوری کا لباس پہنے ایک بڑی سی موٹر بوٹ میں سوار تیزی سے ہورنگ جزیرے کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔

"عمران صاحب۔ مسئلہ تو پھر وہی سامنے ہے کہ اس جزیرے میں کس طرح داخل ہوا جا سکتا ہے"۔ صفدر نے کہا۔

"لیزر گنیں ہاتھوں میں پکڑ لو۔ جزیرے کی حفاظتی ریز توڑ کر اندر پہنچ جائیں پھر دیکھیں گے۔ فی الحال کچھ نہیں کہا جا سکتا"۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو صفدر اثبات میں سر ہلاتے ہوئے خاموش ہو گیا۔

"اب پتہ چلا ہے کہ ڈائریکٹ ایکشن کا کیا فائدہ ہوتا ہے۔ اب تک تم لوگوں نے سوائے وقت ضائع کرنے کے اور کیا کیا ہے۔ اگر وہ عورت کیتھی اپنے کسی چکر میں ہمیں زندہ نہ چھوڑتی تو اب

تک ہمارے جسم مچھلیوں کے پیٹ میں بھی پہنچ چکے ہوتے"۔ تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ڈائریکٹ ایکشن ہی تو اب تک ہو رہا ہے اور کیا ہو رہا ہے"---- اس بار صفدر نے کہا۔

"یہ ڈائریکٹ ایکشن ہے۔ پہلے وہاں جاؤ۔ پھر وہاں جاؤ۔ پھر یہ سوچو۔ پھر وہ سوچو۔ کیا ضرورت تھی اس ساری خجل خواری کی۔ ہم کسی بھی ایئر فورس کے اڈے سے گن شپ ہیلی کاپٹر اڑاتے اور سیدھے اس جزیرے میں پہنچ جاتے۔ پھر دیکھتے کہ یہ کیا کر لیتے ہمارا"---- تنویر نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"اس گن شپ ہیلی کاپٹر نے سلیمانی چادر تو نہ اوڑھی ہوئی ہوتی۔ جزیرے تک پہنچنے سے پہلے ہی ایکریمین نیوی کے طیارے اور ہیلی کاپٹر اسے گھیر لیتے"---- صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا ضرورت ہے بحث کرنے کی۔ جو ہو گیا سو ہو گیا۔ اب ہمیں آگے کے بارے میں سوچنا چاہئے"---- جولیا نے کہا تو تنویر جس نے شاید صفدر کی بات کا جواب دینے کے لئے منہ کھولا تھا' ایک جھٹکے سے منہ بند کر لیا۔ ظاہر ہے وہ اب جولیا کو تو ناراض نہ کر سکتا تھا۔ اگر جولیا کی جگہ کوئی اور یہ بات کرتا تو یقیناً تنویر اس سے بھی الجھ پڑتا۔ عمران خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ کیپٹن شکیل موٹر بوٹ چلا رہا تھا اور وہ بھی خاموش تھا اور باقی ساتھی بھی۔ ابھی انہوں

نے آدھا سفر ہی طے کیا تھا کہ اچانک ایک طرف پڑے ہوئے سامان کے تھیلے سے ایک باریک سی سیٹی بجنے کی آواز سنائی دی تو وہ سب بے اختیار اچھل پڑے۔ عمران بجلی کی سی تیزی سے اٹھ کر اس تھیلے کی طرف مڑا۔ اس نے تھیلے کی زپ کھولی اور اندر ہاتھ ڈال دیا۔ چند لمحوں بعد اس کے ہاتھ میں ایک چھوٹا سا آلہ موجود تھا جو چوکور پلیٹ کی طرح تھا۔ سیٹی کی آواز اسی میں سے نکل رہی تھی۔

"سب میرین۔ اوہ۔ ہم سے تقریباً دو بحری میل کے فاصلے پر سمندر کے اندر سب میرین موجود ہے"---- عمران نے آلے کے اوپر لگے ہوئے ڈائل کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"سب میرین"---- سب نے حیران ہو کر کہا۔

"ہاں۔ یہ جدید ساخت کا سب میرین ڈ-ٹکٹر ہے۔ سب میرین سمندر میں جب سفر کرتی ہے تو اس سے ایک خاص قسم کی ریز نکلتی ہیں۔ یہ آلہ ان ریز کو چیک کر لیتا ہے۔ میں اسے اس لئے ساتھ لے آیا تھا کہ کہیں شاکس کے پاس کوئی سب میرین نہ ہو اور وہ ہمیں اچانک ہٹ کر دیں"---- عمران نے جواب دیا۔

"پھر اب کیا کیا جائے"---- صفدر نے کہا۔

"چیک کرنا پڑے گا کہ یہ سب میرین کس کی ہے۔ ایکریمین نیوی کی ہے یا شاکس کی"---- عمران نے کہا اور تیزی سے کیپٹن شکیل کی طرف بڑھ گیا۔ پھر اس نے موٹر بوٹ میں نصب ٹرانسمیٹر پر

تیزی سے فریکونسی ایڈ جسٹ کرنا شروع کر دی اور پھر اس کا بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ ٹاکسی کالنگ فرام ہورنگ۔ اوور"---- عمران نے ماوام ٹاکسی کی آواز میں بار بار کال دینا شروع کر دی۔

"لیس۔ ہوپر بول رہا ہوں ماوام۔ ہم نے اس پاکیشیائی گروپ کو اپنے آلات پر چیک کر لیا ہے۔ یہ لوگ ایک موٹر بوٹ میں سوار ہیں لیکن ابھی فاصلہ زیادہ ہے اس لئے ہم نے ابھی انہیں ہٹ نہیں کیا۔ اوور"----- دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کتنا فاصلہ ہے۔ اوور"---- عمران نے کہا۔

"تقریباً دو بحری میل کا فاصلہ ہے ماوام۔ اوور"۔ دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"یہ تو اتنا زیادہ فاصلہ نہیں ہے۔ اوور"---- عمران نے کہا

"صرف ہنٹنگ کے لئے تو واقعی یہ فاصلہ زیادہ نہیں ہے ماوام۔ لیکن پھر ان کی لاشیں صحیح سلامت نہ رہیں گی۔ جبکہ آپ نے حکم دیا ہے کہ ان کی لاشیں صحیح سلامت آپ تک پہنچائی جائیں۔ اس لئے میں نے ان پر میگنم ریز فائر کرنے کا پلان بنایا ہے۔ جب وہ بیہوش ہو جائیں گے تو انہیں اپنی سب میرین میں لے جاؤں گا اور پھر اسی بیہوشی کے عالم میں ان کا خاتمہ کر دوں گا۔ اوور"۔ ہوپر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ احتیاط سے سب کام کرنا۔ اوور اینڈ آل"۔

عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا اور پھر تیزی سے مڑ کر وہ تقریباً دوڑتا ہوا دوبارہ سامان کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے انتہائی تیزی سے دونوں تھیلوں کو کھولا اور پھر موٹر بوٹ کے فرش پر ہی الٹ دیئے۔ تھیلوں سے نکلنے والا سامان موٹر بوٹ کے فرش پر بکھر گیا تو عمران نے جھک کر ایک ڈبہ اٹھایا اور تیزی سے اس کی پیکنگ کھولنا شروع کر دی۔ اس ڈبے میں سرخ رنگ کے چھوٹے چھوٹے کیپسول بھرے ہوئے تھے۔ عمران نے ایک کیپسول نکال اور اسے منہ میں رکھ لیا۔

"یہ ایک ایک کیپسول جلدی سے نگل لو۔ کسی بھی وقت ہم پر میگنم ریز فائر ہو سکتی ہے اور اس کیپسول کے اندر موجود دوا کے خون میں شامل ہونے کے بعد ایک گھنٹے تک بیہوش کر دینے والی کوئی ریز اپنا اثر نہ کر سکیں گی۔ جلدی کرو"----- عمران نے تیز لہجے میں کہا اور جلدی سے ایک ایک کیپسول نکال کر اس نے سب ساتھیوں میں بانٹنا شروع کر دیا۔

"اپنے مشین پسٹل اپنی جیبوں میں اس طرح رکھنا کہ ایمرجنسی میں انہیں آسانی سے استعمال کیا جا سکے۔ جیسے ہی ہم پر میگنم ریز فائر ہو' ہم نے اس طرح موٹر بوٹ میں گرنا ہے جیسے ہم واقعی بیہوش ہو گئے ہوں۔ اپنے جسموں کو قطعی ڈھیلا چھوڑ دینا۔ اگر انہیں ذرا بھی شک ہو گیا تو وہ ہم پر وہیں سے فائر کھول سکتے ہیں جبکہ ہماری کوشش یہ ہوگی کہ کہ ہم ان کی سب میرین کے اندر پہنچ

کر ایکشن میں آئیں"۔۔۔۔ عمران نے تیز تیز لہجے میں ہدایات دیں اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"یہ سارا سامان تھیلوں میں ڈالو اور یہ تھیلے اپنی پشت پر باندھ لو۔ کیونکہ ان میں میک اپ کا سامان بھی موجود ہے اور میں چاہتا ہوں کہ یہ تھیلے لازماً ہمارے ساتھ ہی سب میرین میں جائیں"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو سوائے کیپٹن شکیل کے جو موٹر بوٹ چلانے میں مصروف تھا باقی سب تیزی سے تھیلوں کی طرف بڑھے اور انہوں نے موٹر بوٹ کے فرش پر بکھرا ہوا سامان اکٹھا کر کے تھیلوں میں ڈالنا شروع کر دیا۔ پھر صفدر اور تنویر نے تھیلے اپنی اپنی پشت پر باندھ لئے اور پھر وہ پوری طرح ایڈجسٹ بھی نہ ہوئے تھے کہ اچانک ان سے کچھ فاصلے پر یکلخت سائیں کی آواز سے ایک میزائل سا نکلا اور پانی پر تیزی سے دوڑتی ہوئی موٹر بوٹ سے آ ٹکرایا۔ ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور موٹر بوٹ کسی لٹو کی طرح گھومی اور الٹتے الٹتے بچی۔ لیکن اس سے یہ فائدہ ضرور ہوا کہ وہ لوگ خود گرنے کی بجائے اس خوفناک ٹکراؤ اور موٹر بوٹ کے تیزی سے گھومتے ہی حقیقتاً فرش پر گر پڑے۔ میزائل کے ٹکراتے ہی سرخ رنگ کی تیز روشنی موٹر بوٹ اور اس کے ارد گرد کے سمندر پر ایک لمحے کے لئے پھیلی اور پھر غائب ہو گئی۔ وہ سب سمجھ گئے تھے کہ یہ میکنم فائر تھا۔ چنانچہ وہ اپنے آپ کو بیہوش ظاہر کرنے کے لئے ویسے ہی پڑے رہے جبکہ موٹر بوٹ جس کا انجن چل رہا تھا اب

ایک دائرے کی صورت میں مسلسل گھومنے لگ گئی تھی۔ ان سب کو یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے کسی نے انہیں تیزی سے گھومتے ہوئے سیلنگ فین کے پروں سے باندھ دیا ہو لیکن چند لمحوں بعد ہی ایک چھوٹا سا میزائل سطح سمندر سے نکل کر ایک دھماکے سے موٹر بوٹ کے اس حصے سے ٹکرایا جس حصے میں انجن تھا اور انجن کے پرخچے اڑ گئے۔ عمران اور اس کے ساتھیوں نے دل ہی دل میں شکر ادا کیا کہ میزائل اس اینگل سے ٹکرایا تھا کہ انجن اور موٹر بوٹ کا وہ حصہ اور ایک سائیڈ کا کچھ حصہ اڑ کر موٹر بوٹ کے فرش پر گرنے یا عمران اور اس کے ساتھیوں پر گرنے کی بجائے سمندر میں جا گرا تھا۔ ورنہ سب لامحالہ شدید زخمی بھی ہو سکتے تھے۔ موٹر بوٹ کافی دیر تک تو اپنے ہی زور پر گھومتی رہی پھر آہستہ آہستہ اس کی رفتار کم ہونا شروع ہو گئی اور تھوڑی دیر بعد وہ پانی پر ہلکورے کھانے لگی۔ کچھ دیر بعد موٹر بوٹ سے تھوڑے سے فاصلے پر سمندر سے ایک سب میرین نمودار ہونا شروع ہو گئی۔ عمران اس انداز میں گرا ہوا تھا کہ وہ موٹر بوٹ کی ٹوٹی ہوئی سائیڈ سے باہر دیکھ سکتا تھا اور اس نے اس ٹوٹی ہوئی سائیڈ سے ہی سمندر سے سب میرین کو ابھرتے ہوئے دیکھا۔ سب میرین کافی جدید ساخت کی تھی۔ عمران خاموشی سے پڑا ہوا اسے ابھرتے دیکھتا رہا۔ جب پوری سب میرین سطح سمندر پر پہنچ گئی تو وہ مڑ کر تیزی سے موٹر بوٹ کی طرف بڑھنے لگی۔ موٹر بوٹ کے بالکل قریب پہنچ کر سب میرین کا ایک

حصہ کھلا اور اس میں سے یکے بعد دیگرے کئی آدمی باہر نکلے اور چھلانگیں لگا کر موٹر بوٹ پر چڑھ آئے۔ ان کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں۔

"یہ بیہوش پڑے ہیں۔ چلو انہیں اٹھاؤ اور لے چلو"۔ ان میں سے ایک آدمی نے کہا اور پھر انہوں نے مشین گنیں کاندھوں پر لٹکائیں اور جھک کر انہیں اٹھانے لگے۔ ایک لمبے تڑنگے آدمی نے عمران کو اٹھا کر کسی بورے کی طرح کاندھے پر ڈالا اور واپس مڑ کر وہ سب میرین پر پہنچ گیا۔ عمران نے آنکھیں بند کر رکھی تھیں اور جسم کو بالکل ڈھیلا چھوڑ دیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد اسے سب میرین کے اندر ایک کافی بڑے سے کمرے کے فرش پر لے جا کر پٹخ دیا گیا۔ گو عمران کو اس طرح پٹخے جانے پر کافی چوٹ آئی لیکن اسے بہرحال یہ سب کچھ برداشت کرنا تھا۔ تھوڑی دیر بعد ہی اس کے سارے ساتھی بھی وہیں لا کر اس کے ساتھ ہی لٹا دیئے گئے۔ چند لمحوں بعد ایک سائیڈ سے ایک دروازہ کھلا اور ایک آدمی اندر داخل ہوا۔

"کوئی رہ تو نہیں گیا۔ سب آ گئے ہیں ناں"۔۔۔۔ اس آنے والے نے تحکمانہ لہجے میں کہا اور عمران جو پلکوں کی درز سے اسے دیکھ رہا تھا اس کے بولتے ہی سمجھ گیا کہ آنے والا سب میرین کا انچارج ہوپر ہے اور عمران یہ دیکھ کر دل ہی دل میں خوش ہو گیا کہ اس کا قدوقامت عمران جیسا ہی تھا۔

"نہیں باس۔ یہی لوگ تھے وہاں"۔۔۔۔ ایک دوسری آواز سنائی دی۔ بولنے والا چونکہ عمران کے سامنے نہ تھا اس لئے عمران صرف آواز ہی سن سکا تھا۔

"مادام نے ان کی تعداد چھ بتائی تھی۔ او کے۔ پھر انہیں۔۔۔۔" ہوپر نے کہنا شروع کیا۔

"ارے ارے۔ رک جاؤ۔ رک جاؤ"۔۔۔۔ اچانک عمران نے بجلی کی سی تیزی سے اٹھتے ہوئے کہا اور عمران کے اٹھتے ہی اس کے سارے ساتھی بھی بجلی کی سی تیزی سے یکلخت اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ ہوپر کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔ اس کے شاید تصور میں بھی نہ تھا کہ ایسا بھی ممکن ہو سکتا ہے کیونکہ میکنم ریز کے فائر کے بعد کسی کا بیہوش نہ ہونا اس کی سمجھ سے بالاتر تھا۔ یہی وجہ تھی کہ نہ صرف وہ بلکہ اس کے ساتھی بھی حیرت سے بت بنے کھڑے کے کھڑے رہ گئے تھے۔

"فائر"۔۔۔۔ عمران نے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بھوکے عقاب کی طرح ہوپر پر چھلانگ لگا دی۔ دوسرے لمحے ہال کمرہ مشین پسٹلوں کی فائرنگ اور انسانی چیخوں سے گونج اٹھا۔ جبکہ عمران ہوپر کو دھکیلتا ہوا اس دروازے کی طرف لے گیا۔ جہاں سے ہوپر آیا تھا۔ یہ ایک چھوٹا سا کمرہ تھا جسے دفتر کے انداز میں سجایا گیا تھا۔ پھر اس سے پہلے کہ ہوپر سنبھلتا عمران نے اسے اٹھا کر اس انداز میں نیچے پٹخا کہ نیچے گرتے ہی اس کا جسم ایک لمحے

کے لئے تڑپا اور پھر ساکت ہو گیا۔ عمران نے اسے اٹھا کر پھینکتے ہوئے اس کی گردن کو مخصوص انداز میں موڑ دیا تھا اور یہی وجہ تھی کہ وہ فوری طور پر بیہوش ہو گیا تھا۔ اس کے ساتھ ہی عمران تیزی سے مڑا اور اس نے جیب سے مشین پسٹل نکال لیا۔ لیکن جب وہ دروازے سے باہر آیا تو کمرہ مذبح خانے میں تبدیل ہو چکا تھا۔ اس ہال نما کمرے میں آٹھ آدمی ہلاک ہوئے پڑے تھے اور ہر طرف خون پھیلا ہوا تھا جبکہ اس کے ساتھیوں میں سے صرف جولیا اور صالحہ ہی وہاں موجود تھیں۔ باقی سب ساتھی غائب تھے۔ عمران سمجھ گیا کہ وہ سب میرین کے دوسرے حصوں میں گئے ہوں گے تاکہ وہاں موجود افراد کو پکڑ سکیں۔

"کوئی گڑ بڑ تو نہیں ہوئی"---- عمران نے پوچھا۔

"نہیں۔ یہ لوگ کوئی حرکت ہی نہیں کر سکے۔ اصل میں ان کے ذہنوں میں یہ تصور تک نہ تھا کہ ہم اس طرح اٹھ کر کھڑے ہو جائیں گے"---- جولیا نے جواب دیا۔

"میں نے اس لئے ہوپر کے فائرنگ کرنے کے الفاظ سے پہلے ہی ایکشن لے لیا تھا ورنہ یہ مسلح آدمی فوری فائر کھول دیتے۔ بہرحال ہماری پلاننگ درست ثابت ہوئی۔ یہ خدا کا شکر ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ میں سوچ رہی ہوں کہ اگر آپ ہمیں وہ کیپسول نہ کھلاتے تو لامحالہ ہم بیہوش ہو جاتے اور پھر ہمارا کیا حشر

ہوتا"---- صالحہ نے بڑے تجسس آمیز لہجے میں کہا۔

"ارے ہاں عمران۔ مجھے خیال آ گیا ہے۔ اس وقت تو ایسی ایمرجنسی تھی کہ میں تم سے پوچھ ہی نہ سکی۔ تم نے سب میرین کی ٹرانسمیٹر فریکونسی کیسے معلوم کر لی تھی"---- جولیا نے چونک کر کہا تو عمران مسکرا دیا۔

"اگر یہ فریکونسی معلوم نہ ہوتی تو پھر یہ سب کچھ اچانک ہو جاتا۔ پھر تو یہ کیپسول بھی تھیلوں میں بند پڑے ہی رہ جاتے۔ دراصل اس بار میں پوری تیاریوں سے آیا تھا۔ چونکہ یہ مشن جلد از جلد کرنا تھا اور شاکس کے بارے میں مجھے اتنی معلومات بہرحال مل گئی تھیں کہ یہ تنظیم بھی بلیک تھنڈر کی طرح انتہائی جدید ترین آلات استعمال کرتی ہے اس لئے میں نے اپنی طرف سے ہر طرح کے حالات سے نمٹنے کا سامان اکٹھا کر لیا تھا۔ یہ آلہ جس نے سب میرین کی نشاندہی کی تھی اسی خدشے کے تحت میں ساتھ لے آیا تھا کہ ہو سکتا ہے انہوں نے جزیرے کے ساتھ سب میرین بھی رکھی ہوئی ہو اور وہ ہم پر اچانک حملہ کر دے اور تم نے دیکھ لیا کہ ہوا بھی ایسے ہی۔ اس آلے نے بروقت نشاندہی کر دی اور اس کے ساتھ ساتھ اس آلے نے سب میرین کی سمت' فاصلہ اور اس گہرائی کے بارے میں بھی معلومات دے دیں بلکہ اس نے ایسے اشارے بھی دے دیئے کہ جس سے اس کی مخصوص فریکونسی تیار کی جا سکتی تھی کیونکہ فریکونسی بھی اس کی لہروں کے ذریعے ہی تیار

کی جاتی ہے۔ چنانچہ اس آلے پر موجود مختلف ڈائلوں کو دیکھتے ہی
مجھے اس کی مخصوص فریکونسی کا علم ہو گیا۔ مادام ٹاکسی سے چونکہ
میری بات ہو چکی تھی اس لئے اس کی آواز اور لہجے کی کاپی کرنا
میرے لئے کوئی مشکل نہ تھا اور میں نے جان بوجھ کر کال بھی مادام
ٹاکسی کی طرف سے کی تھی کہ اگر یہ سب میرین شاکس کی ہوئی تو
مادام ٹاکسی کی کال کا مثبت جواب مل جائے گا اور اگر یہ ایکریمین
نیوی کی ہوئی تو پھر بھی پتہ چل جائے گا اور اس کے بعد کی تفصیلات
ہوپر نے خود ہی بتا دی"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے پوری
تفصیل بتا دی۔

"ویسے عمران صاحب۔ آپ جس انداز میں کام کرتے ہیں مجھے
تو بعض اوقات یوں لگتا ہے کہ آپ مستقبل کو پہلے دیکھ لیتے ہیں
اسی لئے آپ کے تمام اندازے سو فیصد درست ثابت ہوتے
ہیں"۔۔۔ صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کاش ایسا ہو سکتا۔ پھر کم از کم میں کسی کو دلہن کے روپ
میں دیکھ لیتا۔ کم از کم حسرت تو دل میں نہ رہتی"۔۔۔ عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے دوسری
طرف مڑ گیا جدھر سے صفدر اور دوسرے ساتھی اندر آ رہے تھے۔
اسے صالحہ کے ہنسنے کی آواز سنائی دی۔

"کیا ہوا مس جولیا۔ یہ آپ کو غصہ کیوں آ رہا ہے۔ یقیناً اس
عمران نے کوئی بات کی ہوگی"۔۔۔ تنویر نے یکلخت غراتے ہوئے

کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"ان کا غصے کی بجائے شرم سے منہ سرخ ہو رہا ہے۔ مسٹر
تنویر"۔۔۔ صالحہ کی آواز سنائی دی۔

"شرم سے کیوں"۔۔۔ تنویر نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"شرم والوں کو ہی شرم آتی ہے۔ اب بھلا بے شرموں کو کیسے
شرم آ سکتی ہے۔ کیوں جولیا"۔۔۔ عمران نے مڑ کر جولیا سے
مخاطب ہو کر کہا جس کا منہ ابھی تک سرخ دکھائی دے رہا تھا۔ شاید
عمران کا دلہن والا فقرہ اس کے دل کے تاروں کو چھیڑ گیا تھا۔

"جب کچھ نہیں کر سکتے تو کم از کم بکواس تو نہ کیا کرو"۔ جولیا
نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"یہی کام ایسا ہے جس سے فرصت نہیں ملتی۔ اس سے
فرصت ملے تو آدمی دوسرا کام بھی کرے۔ کیوں تنویر۔ میں ٹھیک
کہہ رہا ہوں ناں۔ بہرحال اور کتنے آدمی تھے سب میرین میں"۔
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مشین روم میں دو آپریٹر موجود تھے۔ ان کا خاتمہ کر دیا ہے۔
اب کیپٹن شکیل وہاں موجود ہے"۔۔۔ صفدر نے جواب دیا۔

"اب ہمیں انتہائی محتاط رہنا ہوگا۔ میں اپنے آپ پر ہوپر کا
میک اپ کروں گا اور ہوپر پر اپنا۔ باقی تمام اپنے اپنے قدوقامت کی
لاشیں منتخب کر لیں۔ جولیا اور صالحہ دونوں کو لاشوں کے میک اپ
میں رہنا ہوگا اور یہ کام فوری ہونا ہے کیونکہ کسی بھی وقت جزیرے

سے کال آ سکتی ہے۔ میں اس دوران اس ہوپر سے مزید معلومات حاصل کر لوں"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور تیزی سے اس کمرے کی طرف بڑھ گیا جہاں ہوپر بیہوش پڑا ہوا تھا۔ اس نے جھک کر اپنا ایک ہاتھ ہوپر کے سر پر اور دوسرا ہاتھ کندھے پر رکھ کر اس کے سر کو مخصوص انداز میں جھٹکا دیا اور پھر دونوں ہاتھ اٹھا کر اس نے اس کی ناک اور منہ پر رکھے اور ہاتھوں کو دبا دیا۔ چند لمحوں بعد ہوپر کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو عمران نے ہاتھ اٹھا لئے اور اپنا پیر اس کی گردن پر رکھ دیا۔ لیکن ابھی اس نے پنجہ اوپر کو اٹھایا ہوا تھا۔ چند لمحوں بعد ہوپر کی آنکھیں کھلیں اور اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن عمران نے پیر کو اس کی شہ رگ پر رکھ کر تیزی سے موڑ دیا۔ ہوپر کا اٹھنے کے لئے سمٹتا ہوا جسم فوراً ٹھہر کر تڑپنے لگا اور پھر وہ ساکت ہو گیا۔ اس کا چہرہ بری طرح بگڑ گیا تھا۔ آنکھیں باہر کو ابھر آئی تھیں اور منہ سے خرخراہٹ کی آوازیں نکلنے لگی تھیں۔ عمران نے پیر کا دباؤ کم کر کے پیر کو تھوڑا سا واپس موڑ دیا تو ہوپر کا تیزی سے بگڑتا ہوا چہرہ تیزی سے نارمل ہونے لگ گیا۔ اس کا سانس بھی قدرے آسانی سے آنے جانے لگا۔

"سنو ہوپر۔ سب میرین میں تمہارے سارے ساتھی ہلاک کر دیئے گئے ہیں۔ اگر تم وعدہ کرو کہ تم میرے تمام سوالات کے جواب درست طور پر دو گے تو میں تمہیں زندہ چھوڑنے کا وعدہ کرتا

ہوں ورنہ تم نے دیکھ لیا ہے کہ میرے پیر کا معمولی سا دباؤ تمہیں کس جہنم میں دھکیل سکتا ہے اور اس حالت میں تم لاشعوری طور پر بھی سب کچھ بتا دو گے۔ اس لئے بولو' کس انداز میں جواب دینا چاہتے ہو"۔۔۔۔ عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"پپ۔ پپ۔ پیر ہٹا لو۔ فار گاڈ سیک پیر ہٹا لو۔ یہ۔ یہ خوفناک عذاب ہے۔ ناقابل برداشت۔ میں تمہارے سب سوالوں کے جواب دوں گا۔ پلیز پہلے اس جہنم سے نکالو"۔۔۔۔ ہوپر نے رک رک کر کہا۔

"صفدر یہاں آؤ"۔۔۔۔ عمران نے ہوپر کی بات سننے کے بعد پیر ہٹائے بغیر ہی کہا تو دوسرے لمحے صفدر دروازے سے نمودار ہوا۔

"ایک رسی لے آؤ۔ جلدی کرو"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو صفدر سر ہلاتا ہوا پیچھے ہٹ گیا۔

"یہ بتاؤ کہ تمہاری سب میرین جزیرے کے اندر کس سمت سے جاتی ہے"۔۔۔۔ عمران نے ہوپر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یہ جزیرے کے اندر نہیں جاتی۔ جزیرے کے ساحل پر اس کے لئے ایک خاص سپاٹ بنا ہوا ہے۔ وہاں رہتی ہے"۔۔۔۔ ہوپر نے جواب دیا۔

"میں نے جانے کی سمت پوچھی ہے"۔۔۔۔ عمران نے غراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے پیر کو تھوڑا سا موڑ دیا۔

"رک۔ رک جاؤ۔ مم۔ مم۔ میں۔۔۔۔" ہوپر نے اس انداز

سے رک رک کر کہا جیسے کسی بھی لمحے اس کا سانس ہی رک جائے گا۔ عمران نے پیر کو واپس کر دیا۔

"شمال مشرقی سمت میں"۔۔۔ ہوپر نے سانس درست ہوئے ہی جواب دیا۔ اسی لمحے صفدر اندر داخل ہوا تو اس کے ہاتھ میں ایک رسی تھی۔

"اس کے ہاتھ عقب میں کر کے باندھ دو۔ جلدی کرو"۔ عمران نے پیر ہٹاتے ہوئے صفدر سے کہا تو صفدر نے جھک کر بڑے ماہرانہ انداز میں اسے پلٹا اور پھر واقعی بجلی کی سی تیزی سے اس نے اس کے دونوں ہاتھ موڑے اور انہیں رسی کی مدد سے باندھ دیا۔

"اب اسے اٹھا کر کرسی پر بٹھا دو"۔۔۔ عمران نے کہا تو صفدر نے اس کی ہدایت کے مطابق ایسا ہی کیا۔

"تمہارے پاس مشین روم میں نصب ٹرانسمیٹر کے علاوہ کوئی دوسرا ٹرانسمیٹر ہے"۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"اس دفتر میں ہے۔ وہ سامنے والی الماری میں"۔۔۔ ہوپر نے جواب دیا اور ساتھ ہی آنکھوں سے ایک سائیڈ پر موجود الماری کی طرف اشارہ کر دیا۔

"صفدر۔ ٹرانسمیٹر باہر نکالو اور جا کر کیپٹن شکیل سے کہہ دو کہ وہ سب میرین کو واپس سمندر کی تہہ میں لے جائے اور اسے اوکے بھی رکھے۔ جب تک میں نہ آؤں سب میرین کو یہیں رکا رہنا چاہئے اور اگر مشین روم میں ٹرانسمیٹر پر کوئی کال آئے تو کیپٹن

شکیل نے اسے اٹنڈ نہیں کرنا بلکہ مجھے اطلاع دینی ہے"۔ عمران نے تیز لہجے میں صفدر کو ہدایات دیتے ہوئے کہا اور صفدر سر ہلاتا ہوا مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا پہلے الماری کی طرف بڑھ گیا۔ وہاں سے ٹرانسمیٹر نکال کر عمران کو دیا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا دروازے سے باہر نکل گیا۔ عمران نے ٹرانسمیٹر پر فریکونسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی۔

"تم۔ تم لوگ کیسے میگنم ریز سے بیہوش ہونے کے باوجود خود بخود ہوش میں آ گئے"۔۔۔ صفدر کے باہر جاتے ہی ہوپر نے خود ہی عمران سے سوال کر دیا۔ اس کا چہرہ اب نارمل نظر آ رہا تھا۔

"ہم سرے سے بیہوش ہی نہ ہوئے تھے۔ ہم نے تو بیہوش ہونے کی اداکاری کی تھی کیونکہ ہمیں تمہارا پلان معلوم تھا"۔ عمران نے دوسری کرسی پر بیٹھے ہوئے جواب دیا۔

"وہ کیسے"۔۔۔ ہوپر کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

"تم نے خود سارا پلان بتایا تھا"۔۔۔ عمران نے جواب دیا تو ہوپر کے چہرے پر ایسے تاثرات ابھر آئے جیسے اسے عمران کی بات پر ایک فیصد بھی یقین نہ آیا ہو۔

"میں نے۔ میں کیسے بتا سکتا ہوں جبکہ پہلے میرا اور تمہارا کوئی رابطہ ہی نہ ہوا تھا"۔۔۔ ہوپر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"ہوا تھا۔ لیکن میں اس وقت مادام ٹاکسی کی آواز اور لہجے میں بات کر رہا تھا"۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ کیا تم ——" حیرت کی شدت سے ہوپر فقرہ بھی مکمل نہ کر سکا۔

"یہ میرے لئے معمولی بات ہے مسٹر ہوپر" —— عمران نے اس بار مادام ٹاکسی کے لہجے میں کہا تو ہوپر کی آنکھیں ایک بار پھر حیرت کی شدت سے کھینچ کر کانوں تک پھیلتی چلی گئیں۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ کیسے ممکن ہے اور اس قدر کامیاب نقل۔ اگر تم میرے سامنے بیٹھے نہ بول رہے ہوتے تو میں مر کر بھی اس بات پر یقین نہ کرتا" —— ہوپر نے کہا۔

"اب تو تمہیں یقین آگیا" —— عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"لیکن میری خاص فریکونسی۔ وہ تمہارے پاس کیسے پہنچ گئی"۔ ہوپر نے کہا۔

"میرے پاس ایچ ایس آئی الیون ہنڈرڈ فاسٹ سب میرین ڈیٹکٹو موجود تھا۔ اسی نے تمہاری سب میرین کی یہاں موجودگی کا کاشن دیا اور اسی نے تمہاری فریکونسی بھی ٹریس کی۔ بہرحال اب تمہارے سوالات ختم کیونکہ میرے پاس اتنا وقت نہیں ہے کہ میں تمہارے مزید سوالوں کا جواب دوں اور یہ جوابات بھی میں نے اس لئے دے دیئے ہیں کہ انسانی نفسیات ہے کہ جب وہ شدید حیرت میں ہو تو بھی اس کا ذہن کام نہیں کرتا جب تک یہ حیرت دور نہ ہو جائے۔

"تم کیا پوچھنا چاہتے ہو"۔ ہوپر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"تم کہاں سے آ رہے تھے" —— عمران نے کہا

"سب میرین میں ایک فنی نقص پڑ گیا تھا۔ نیوی کی ایک خصوصی ورکشاپ ہے۔ میں اسے ٹھیک کرانے کے لئے وہاں گیا ہوا تھا۔ اسے ہم کوڈ میں ایس تھری کہتے ہیں۔ میں اسے ٹھیک کرا کر اب واپس جزیرے کی طرف جا رہا تھا" —— ہوپر نے جواب دیا۔

"تمہیں مادام ٹاکسی نے ہمارے متعلق کیا ہدایات دی تھیں" —— عمران نے کہا۔

"یہی کہ تمہیں ہلاک کر دیا جائے لیکن تمہاری لاشیں صحیح سالم رہنی چاہئیں اور تم کسی بوٹ میں ہوگے اور تمہاری تعداد چھ ہو گی۔ دو عورتیں اور چار مرد۔ اور تم کیتھی والے جزیرے سے ہورنگ کی طرف آ رہے ہو اور تم انتہائی خطرناک پاکیشیائی ایجنٹ ہو" —— ہوپر نے جواب دیا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا مادام نے کیتھی کے جزیرے کا حوالہ دیا تھا۔ کیا وہ کیتھی کو جانتی ہے" —— عمران نے کہا۔

"وہ دونوں انتہائی بے تکلف دوست ہیں۔ مادام ٹاکسی اکثر کیتھی کے جزیرے پر آتی جاتی رہتی ہے اور کیتھی بھی کئی بار ہورنگ آ چکی ہے" —— ہوپر نے جواب دیا۔

"ہورنگ میں کتنے آدمی کام کرتے ہیں" —— عمران نے پوچھا۔

"زیادہ نہیں ہیں۔ وہاں زیادہ تر آٹومیٹک مشینری نصب ہے۔ اس کے باوجود چالیس کے قریب تو افراد ہوں گے۔ میں نے کبھی گنتی تو نہیں کی لیکن میرا اندازہ ہے کہ اتنے ہوں گے۔ ان میں سے دس کے قریب عورتیں ہیں اور باقی مرد"۔۔۔۔ ہوپر نے جواب دیا۔

"تمہاری سب میرین کے سپاٹ سے راستہ کس طرح مادام ٹاکسی تک جاتا ہے۔ تفصیل بتاؤ"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"مادام ٹاکسی کا ہیڈکوارٹر علیحدہ ہے۔ اس کے ساتھ مین آپریشن روم ہے جس کا انچارج ہیری ہے۔ وہاں صرف آپریٹر، مادام ٹاکسی اور ہیری آ جا سکتے ہیں۔ باقی افراد علیحدہ رہتے ہیں۔ ان کا تمام سیٹ اپ علیحدہ ہے۔ میں اور میرے ساتھی بھی اسی علیحدہ جگہ پر جا سکتے ہیں۔ اسے ہم بلیو ایریا کہتے ہیں جبکہ مادام ٹاکسی والے حصے کو ہیڈکوارٹر کہا جاتا ہے"۔۔۔۔ ہوپر نے جواب دیا۔

"پاکیشیا کے ایک ماہر ارضیات کو اغوا کر کے ہورنگ لے جایا گیا ہے۔ مشینوں کے ذریعے اس کا ذہن چیک کر کے اس سے معلومات حاصل کی جاتی ہیں۔ اسے کہاں رکھا گیا ہو گا"۔ عمران نے کہا۔

"مجھے تو معلوم نہیں ہے کیونکہ میں تو ایک ہفتے سے گیا ہوا تھا۔ لیکن میرا خیال ہے کہ اسے بھی بلیو ایریئے میں ہی رکھا گیا ہوگا"۔ ہوپر نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات

ہوتی، اچانک میز پر رکھے ہوئے ٹرانسمیٹر سے کال آنا شروع ہو گئی۔ عمران تیزی سے کرسی سے اٹھا اور دوسرے لمحے اس کا ہاتھ گھوما اور مڑی ہوئی انگلی کا ہک پوری قوت سے ہوپر کی کنپٹی پر پڑا تو وہ چیختا ہوا پہلو کے بل نیچے گرا اور چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا۔ عمران نے جھک کر اس کے سینے پر ہاتھ رکھا اور پھر سیدھا ہو کر اس نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ ٹاکسی کالنگ اوور"۔۔۔۔ بٹن آن ہوتے ہی مادام ٹاکسی کی تیز اور تحکمانہ آواز سنائی دی۔

"یس مادام۔ ہوپر اٹنڈنگ یو۔ اوور"۔۔۔۔ عمران نے اس بار ہوپر کی آواز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم نے اب تک کال نہیں کی۔ کیا ہوا مشن کا۔ اوور"۔ مادام ٹاکسی نے تیز لہجے میں پوچھا۔

"میں کال کرنے ہی والا تھا مادام کہ آپ کی کال آگئی۔ مشن مکمل ہو گیا ہے۔ ان چھ افراد کی لاشیں اس وقت سب میرین میں موجود ہیں۔ اوور"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اوہ۔ کس طرح ہوا یہ مشن مکمل۔ پوری تفصیل بتاؤ۔ اوور"۔۔۔۔ مادام ٹاکسی نے چیختے ہوئے کہا تو عمران نے جواب میں سب میرین سے میگنم ریز فائر کرنے، موٹر بوٹ کے گھومنے، پھر راکٹ فائرنگ اور موٹر بوٹ کا انجن تباہ کرنے، پھر سب میرین کو سطح سمندر پر لے جانے اور پھر چھ افراد کو اٹھا کر سب میرین میں لے

آنے سے پہلے ان پر بیہوشی کے عالم میں فائر کھول دینے کی پوری تفصیل بتا دی۔

"او کے۔ تم اپنے سپاٹ پر پہنچ جاؤ۔ پھر وہاں تم سے مزید رابطہ ہوگا۔ اوور اینڈ آل"۔۔۔۔ مادام ٹاکسی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی ٹرانسمیٹر کا رابطہ آف ہو گیا۔ عمران نے بھی ٹرانسمیٹر آف کیا اور مڑ کر کمرے سے باہر نکل گیا۔

"ٹاکسی نے ٹرانسمیٹر آف کیا اور ہاتھ بڑھا کر انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے دو نمبر پریس کر دیئے۔

"یس"۔۔۔۔ دوسری طرف سے ہیری کی آواز سنائی دی۔

"ٹاکسی بول رہی ہوں ہیری۔ تمہارا بتایا ہوا پلان کامیاب رہا ہے۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہوپر نے بیہوش کر کے ہلاک کر دیا ہے اور اب وہ ان کی لاشیں لے کر اپنے سپاٹ کی طرف آ رہا ہے۔ تم اس سپاٹ پر جا کر ہوپر کا خود استقبال کرو اور خود اپنی آنکھوں سے لاشوں کو دیکھ کر وہیں سے مجھے کال کرو، پھر میں خود وہاں آؤں گی"۔۔۔۔ ٹاکسی نے کہا۔

"وہ کتنی دیر میں سپاٹ پر پہنچے گا۔ مادام"۔ ہیری نے پوچھا۔

"زیادہ سے زیادہ پندرہ بیس منٹ میں پہنچ جائے گا۔ تم اس کے سپاٹ کا راستہ اوپن کر دو"۔۔۔۔ ٹاکسی نے کہا۔

"یس مادام" ——— دوسری طرف سے کہا گیا اور ٹاکسی نے
انٹرکام کا رسیور رکھا اور پھر میز پر رکھے ہوئے ٹرانسمیٹر پر نئی
فریکونسی ایڈجسٹ کرنے میں مصروف ہو گئی۔

"اب جرگن کو پتہ چلے گا کہ ٹاکسی کیا کر سکتی ہے۔ وہ خواہ مخوا
ان لوگوں سے ڈرا ہوا تھا" ——— فریکونسی ایڈجسٹ کرنے کے
ساتھ ساتھ وہ بڑبڑاتی جا رہی تھی، پھر فریکونسی ایڈجسٹ کرنے کے
بعد اس نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ ٹاکسی کالنگ فرام ہورنگ۔ اوور" ——— مادام
ٹاکسی نے بار بار کال دینا شروع کر دی۔

"یس۔ جرگن اٹنڈنگ یو۔ اوور" ——— چند لمحوں بعد ہی
ٹرانسمیٹر سے جرگن کی آواز سنائی دی۔

"ٹاکسی بول رہی ہوں جرگن۔ تمہارے لئے خوشخبری ہے ک
تم جن پاکیشیائی ایجنٹوں سے خوفزدہ تھے انہیں میں نے شکار کر ا
ہے۔ اوور" ——— مادام ٹاکسی نے بڑے فاخرانہ اور مسرت بھرے
لیکن بے تکلفانہ لہجے میں کہا۔

"شکار کر لیا ہے۔ کیا مطلب۔ کیا وہ جزیرے میں پہنچ گئے
تھے۔ اوور" ——— جرگن نے انتہائی تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں تمہارے آرڈر کے بعد میں جزیرے کو کیسے اوپن ک
سکتی تھی۔ اس لئے میں نے ان کے خلاف نیا کھیل کھیلا اور اس
طرح میں نے انہیں ہلاک بھی کر دیا ہے اور جزیرے کو اوپن بھ

نہیں کیا۔ اوور" ——— مادام ٹاکسی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا وہ لوگ واقعی ہلاک ہو چکے ہیں۔ اوور" ——— جرگن
نے پہلے سے بھی زیادہ تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں اور اب ان کی لاشیں میرے پاس پہنچنے والی ہیں۔
اوور"۔ مادام ٹاکسی نے جواب دیا۔

"یہ سب کیسے ہوا۔ پوری تفصیل بتاؤ۔ اوور" ——— جرگن
نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"مجھے اطلاع ملی کہ یہ لوگ ایک موٹر بوٹ میں سوار ہو کر
جزیرے کی طرف آ رہے ہیں۔ گو وہ کسی طرح بھی جزیرے کے
اندر داخل نہ ہو سکتے تھے لیکن اس کے باوجود چونکہ انہوں نے
ہورنگ پر حملے کا سوچ کر میرے نزدیک ایک ناقابل معافی جرم کیا
تھا اس لئے میں نے انہیں جزیرے سے باہر ہی ہلاک کرنے کا فیصلہ
کر لیا۔ ہماری سب میرین مرمت کے لئے تھری ایکس گئی ہوئی
تھی۔ میں نے تھری ایکس سے رابطہ کیا تو انہوں نے بتایا کہ سب
میرین ٹھیک ہو کر وہاں سے روانہ ہو چکی ہے اور جزیرے پر پہنچنے
ہی والی ہوگی۔ چنانچہ میں نے سب میرین کے انچارج ہوپر سے
ٹرانسمیٹر پر بات کی۔ وہ جزیرے سے دو گھنٹے کے فاصلے پر تھا۔ میں
نے اسے بتایا کہ ایک موٹر بوٹ میں سوار پاکیشیائی ایجنٹ ہورنگ پر
حملے کے لئے جزیرے سے باہر کسی بھی جگہ موجود ہیں وہ انہیں
ٹریس کرے اور پھر انہیں ہلاک کر دے اور ان کی لاشیں سب

میرین میں ڈال کر لے آئے۔ چنانچہ ابھی میری اس سے بات ہوئی ہے۔ اس نے بتایا ہے کہ اس نے ان سب کو ہلاک کر دیا ہے اور ان کی لاشیں لے کر آ رہا ہے۔ اوور"۔۔۔۔ مادام ٹاکسی نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس نے انہیں کس طرح ہلاک کیا ہے۔ کوئی تفصیل تو بتائی ہوگی۔ اوور"۔۔۔۔ جرگن نے کہا۔

"ہاں۔ اس نے موٹر بوٹ پر میگنم ریز کا فائر کیا۔ اس طرح وہ سب بیہوش ہو گئے اور پھر انہیں اسی بیہوشی کے دوران ہی ہلاک کر دیا گیا۔ اوور"۔۔۔۔ مادام ٹاکسی نے کہا۔

"ان لوگوں کو ہوپر نے کہاں ہلاک کیا۔ سب میرین کے اندر یا باہر۔ اوور"۔۔۔۔ جرگن نے پوچھا۔

"سب میرین سے باہر ان کی موٹر بوٹ میں۔ پھر وہ لاشیں اٹھا کر سب میرین میں لے گیا۔ لیکن تم تو اس طرح جرح کر رہے ہو جیسے میں جھوٹ بول رہی ہوں۔ اوور"۔۔۔۔ اس بار مادام ٹاکسی نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں نے تمہیں پہلے ہی بتایا تھا کہ یہ لوگ دنیا کے خطرناک ترین ایجنٹ ہیں۔ اس لئے ان کے اتنی آسانی سے مرجانے پر مجھے یقین ہی نہیں آ رہا۔ اب یہ سب میرین کہاں ہے۔ اوور"۔ جرگن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"بس اب جزیرے میں اپنے سپاٹ پر پہنچنے ہی والی ہوگی۔

اوور"۔ ٹاکسی نے جواب دیا۔

"تم ایک کام کرو کہ اس سپاٹ پر خود نہ جانا اور نہ ان لاشوں کو جزیرے کے اندر لانے کا حکم دینا بلکہ اپنے کسی آدمی کو وہاں بھیجو۔ وہ پہلے ان لاشوں کو چیک کرے۔ ان کے میک اپ صاف کرے۔ اگر وہ لوگ میک اپ صاف کرنے کے بعد بھی پاکیشیائی ہی ثابت ہوں تو پھر تم ان لاشوں کو وہیں رکھنا اور مجھے اطلاع دینا۔ میں خود جزیرے پر آ کر انہیں چیک کروں گا۔ اوور"۔ جرگن نے کہا۔

"میں نے تمہارے کہنے سے پہلے ہی یہی انتظامات کئے ہیں۔ میں نے ہیری کو حکم دیا ہے کہ وہ وہاں جائے اور ان لاشوں کو چیک کر کے مجھے رپورٹ دے۔ اوور"۔۔۔۔ ٹاکسی نے کہا۔

"اچھا کیا۔ ویسے اگر واقعی تم نے ان لوگوں کو شکار کر لیا ہے تو پھر یوں سمجھو کہ تم نے اس صدی کا سب سے بڑا کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ میں تمہاری کال کا شدت سے منتظر رہوں گا۔ اوور"۔۔۔۔ جرگن نے کہا۔

"یہ کارنامہ میں ہی انجام دے سکتی تھی۔ اوور اینڈ آل"۔ مادام ٹاکسی نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اب اسے ہیری کی کال کا شدت سے انتظار تھا۔ پھر تقریباً نصف گھنٹے بعد ٹرانسمیٹر سے ایک بار پھر سیٹی کی آواز سنائی دی تو اس نے جھپٹ کر اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو ہیری کالنگ۔ اوور"۔ ہیری کی آواز سنائی دی ۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے۔ میں تمہاری ہی کال کی شدت سے منتظر تھی۔ اوور"—— مادام ٹاکسی نے تیز لہجے میں کہا۔

"کامیابی مادام۔ یہ لاشیں واقعی ان پاکیشیائیوں کی ہیں۔ اوور"—— ہیری نے جواب دیا۔

"کس طرح معلوم ہوا ہے۔ کہیں یہ لوگ میک اپ میں تو نہیں ہیں۔ اوور"—— مادام ٹاکسی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں مادام۔ وہ اصل ایشیائی چہروں میں ہی ہیں۔ دو عورتوں اور چار مردوں کی لاشیں ہیں۔ ان کے پاس سے جو سامان ہوپر لے کر آیا ہے اسے بھی میں نے دیکھا ہے۔ انتہائی جدید ترین سامان ہے۔ اگر یہ ہلاک نہ ہوتے تو یہ واقعی جزیرے کے لئے خطرناک ثابت ہو سکتے تھے۔ اوور"—— ہیری نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اب پوری تسلی ہو گئی ہے۔ اب میں چیف جرگن کو کال کر کے کہہ دیتی ہوں۔ میں نے انہیں کال کیا تھا لیکن انہیں یقین ہی نہ آ رہا تھا۔ ان کا کہنا تھا کہ جب ہیری چیک کر کے اوکے کی رپورٹ دے تو انہیں میں کال کروں۔ پھر وہ خود جزیرے پر آ جائیں گے اور انہیں چیک کریں گے۔ اوور"۔ مادام ٹاکسی نے کہا۔

"تو پھر تب تک یہ لاشیں یہیں سب میرین میں ہی پڑی رہیں۔ اوور"—— ہیری نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ کیا حرج ہے۔ اوور"—— مادام ٹاکسی نے کہا۔

"آپ خود انہیں نہیں دیکھیں گی۔ اوور"—— ہیری نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"پہلے میرا یہی ارادہ تھا لیکن چیف جرگن نے سختی سے منع کر دیا ہے کہ نہ میں وہاں جاؤں اور نہ لاشیں جزیرے کے اندر لائی جائیں اور تم جانتے ہو کہ میں ہیڈکوارٹر کے احکامات کی کس طرح سختی سے پابندی کرتی ہوں۔ اس لئے جیسے چیف نے کہا ویسے ہی ہو گا۔ اوور"—— مادام ٹاکسی نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"لیکن چیف کو تو یہاں پہنچنے میں کافی وقت لگ جائے گا۔ ایسا نہ ہو کہ یہ لاشیں ہی گل سڑ جائیں۔ اوور"—— ہیری کی تشویش بھری آواز سنائی دی۔

"نہیں۔ چیف نے کہا ہے کہ وہ فوراً آ جائے گا۔ اس لئے اسے یہاں پہنچنے میں زیادہ سے زیادہ تین چار گھنٹے لگ جائیں گے۔ اس دوران لاشوں کا کچھ نہیں بگڑتا۔ تم ہوپر کو کہہ دو کہ وہ ان لاشوں کا پوری طرح خیال رکھے۔ اوور"—— مادام ٹاکسی نے کہا۔

"ٹھیک ہے مادام۔ لیکن ہوپر اور اس کے ساتھیوں کو تو تب تک یہاں پابند کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ لاشیں کہیں بھاگ تو نہیں جائیں گی۔ اوور"—— ہیری نے کہا۔

"میں نے کب کہا ہے کہ انہیں پابند کیا جائے۔ بس ایک

آدمی وہ سپاٹ پر چھوڑ دیں اور بس۔ اوور اینڈ آل"۔۔۔۔ مادام
ٹاکسی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسیٹر آف کر دیا۔ پھر
اس نے تیزی سے ٹرانسیٹر پر جرگن کی فریکونسی دوبارہ ایڈجسٹ
کرنی شروع کر دی کیونکہ کال آ جانے کی وجہ سے فریکونسی خود بخود
آف ہو گئی تھی۔ فریکونسی ایڈجسٹ کرنے کے بعد اس نے ٹرانسیٹر
کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ ٹاکسی کالنگ۔ اوور"۔۔۔۔ بٹن آن کر کے مادام
ٹاکسی نے کال دینا شروع کر دی۔

"یس۔ جرگن اٹنڈنگ یو۔ کیا رپورٹ ہے۔ اوور"۔ جرگن
کی انتہائی اشتیاق بھری آواز سنائی دی

"وہی جو میں نے پہلے تمہیں دی تھی۔ ہیری نے وہاں جا کر
خود چیکنگ کی ہے اور اس نے مجھے ابھی رپورٹ دی ہے کہ یہ لوگ
واقعی پاکیشیائی ہیں۔ انہوں نے میک اپ وغیرہ نہیں کیا ہوا۔ وہ اپنی
اصل شکلوں میں ہی ہیں۔ میں نے اسے حکم دیا ہے کہ لاشیں وہاں
سے اندر نہ لائی جائیں وہیں رکھی جائیں جب تک تم خود آ کر چیک
نہ کر لو۔ اور میں خود بھی وہاں نہیں گئی کیونکہ تم نے یہی کہا تھا۔
اوور"۔۔۔۔ مادام ٹاکسی نے کہا۔

"وہ اصل شکلوں میں کیسے ہو سکتے ہیں۔ بہرحال تم نے اچھا کیا
کہ لاشیں اندر نہیں لے آئیں اور نہ ہی تم خود وہاں گئی۔ اس
طرح چاہے کچھ بھی ہو جزیرہ بہرحال محفوظ رہے گا۔ میں خود وہاں

پہنچ رہا ہوں۔ پھر میں ان کی فائنل چیکنگ کر کے اعلیٰ ترین حکام کو
رپورٹ دوں گا۔ ویسے اس پاکیشیائی ماہر ارضیات کے بارے میں کیا
رپورٹ ہے۔ اوور"۔۔۔۔ جرگن نے اس بار مطمئن لہجے میں کہا۔

"وہ ذہنی طور پر تیزی سے درست ہو رہا ہے۔ زیادہ سے زیادہ
کل تک وہ بالکل او کے ہو جائے گا پھر اس سے رپورٹ حاصل کر لی
جائے گی۔ اوور"۔۔۔۔ ٹاکسی نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ پھر میں کل تک وہیں تمہارے پاس ہی رہ جاؤں
گا اور رپورٹ لے کر ہی واپس جاؤں گا۔ اوور"۔۔۔۔ جرگن نے
جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ لیکن تمہیں یہاں پہنچنے میں کتنی دیر لگے گی۔
اوور"۔ مادام ٹاکسی نے کہا۔

"کیوں تم یہ بات کیوں پوچھ رہی ہو۔ اوور"۔۔۔۔ جرگن نے
چونکتے ہوئے کہا۔

"ایک تو تمہاری اس وہم کی عادت نے مجھے زچ کر رکھا ہے۔
ہر بات میں وہم۔ ہر بات پر پریشانی۔ میں اس لئے پوچھ رہی تھی کہ
میں جلد از جلد ان پاکیشیائی ایجنٹوں کی لاشیں دیکھنا چاہتی ہوں اور
ظاہر ہے ایسا تمہارے آنے پر ہی ہو سکے گا۔ اوور"۔۔۔۔ مادام
ٹاکسی نے تیز لہجے میں کہا۔

"میں زیادہ سے زیادہ تین گھنٹوں میں پہنچ جاؤں گا۔ اوور"۔
دوسری طرف سے جرگن نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں انتظار کر رہی ہوں۔ اوور اینڈ آل"۔ مادام
ٹاکسی نے کہا اور ٹرانسیٹر آف کر دیا۔ اب اس کے چہرے پر
اطمینان کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔

عمران ہوپر کے میک اپ میں اور اس کے لباس میں مشین
روم میں موجود تھا۔ اس کے باقی ساتھیوں نے بھی ہلاک ہونے
والے افراد کا میک اپ کیا ہوا تھا۔ چونکہ سب میرین میں ایک
باقاعدہ ڈریسنگ روم موجود تھا اس لئے وہاں سے انہوں نے اپنے
اپنے سائز کے دوسرے لباس لے کر پہن لئے تھے کیونکہ ہلاک
ہونے والوں کے لباس خون سے بھرے ہوئے تھے البتہ عمران کے
جسم پر ہوپر کا اترا ہوا لباس تھا کیونکہ ہوپر زخمی نہ ہوا تھا۔ ہوپر سے
مزید معلومات حاصل کرنے کے بعد عمران نے اس کا لباس اتارا اور
پھر اسے اپنا لباس پہنا کر اس نے اُسے ہلاک کر دیا تھا۔ جبکہ باقی
لاشوں کو سب میرین سے نکال کر سمندر میں پھنکوا دیا گیا تھا البتہ
جولیا اور صالحہ کے جسموں اور چہروں پر زخمی ہونے کا باقاعدہ میک
اپ کر کے اِن دونوں کو لاشوں کے ساتھ ہی لیٹنا پڑا تھا کیونکہ عمران

کو خطرہ تھا کہ کہیں جزیرے کے قریب پہنچنے پر وہ لوگ کسی جدید آلے سے وہیں بیٹھے بیٹھے اندر کا منظر نہ چیک کر لیں۔ اس صورت میں انہیں سب میرین سمیت ہی سمندر میں ختم کیا جا سکتا تھا۔ مشین روم میں عمران کے ساتھ کیپٹن شکیل موجود تھا جبکہ باقی ساتھی دوسرے کمروں میں تھے۔ عمران کیپٹن شکیل کے ساتھ ہوپر کے لہجے اور آواز میں ہی بات کر رہا تھا جبکہ کیپٹن شکیل بھی ایکریمین لہجے میں ہی بات کر رہا تھا۔ مشین روم میں سکرین کے سامنے کھڑے عمران کو سکرین پر دور سے ہورنگ جزیرہ ایک نقطے کی صورت میں نظر آ رہا تھا اور یہ نقطہ تیزی سے بڑا ہوتا جا رہا تھا کہ اچانک ٹرانسمیٹر پر کال آنا شروع ہو گئی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ ہیری کالنگ۔ اوور"۔۔۔۔ ٹرانسمیٹر سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ عمران کو ہوپر نے بتا دیا تھا کہ ہیری ہورنگ جزیرے کی مشینوں کا انچارج اور مادام ٹاکسی کا نائب تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ ہوپر نے یہ بھی بتایا تھا کہ ہیری اس کا کزن ہے اور اس کا بہنوئی بھی۔ اس لئے ہیری سے اس کی خاصی بے تکلفی تھی۔ ہیری نے ہی اسے سٹاکس میں شامل کرایا تھا۔

"یس ہوپر اٹنڈنگ یو۔ اوور"۔۔۔۔ عمران نے قدرے بے تکلفانہ لہجے میں کہا۔

"بڑا کام دکھایا ہے ہوپر۔ مجھے تو سخت تشویش تھی کہ کہیں یہ

پاکیشیائی ایجنٹ تمہارے لئے خطرناک ثابت نہ ہوں۔ اوور"۔ دوسری طرف سے ہیری نے انتہائی بے تکلفانہ لہجے میں کہا۔

"خطرہ کیا ہونا تھا۔ انہیں تو معلوم ہی نہ ہو سکا اور میگنم ریز سے انہیں بیہوش کر دیا گیا اور پھر اسی بیہوشی کے عالم میں ہی وہ ہلاک کر دیئے گئے۔ خطرناک تو تب ثابت ہوتے جب انہیں سنبھلنے کا موقع مل جاتا۔ اوور"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"چلو اچھا ہوا۔ ویسے ہوپر۔ تم نے اتنا بڑا کارنامہ سرانجام دیا ہے کہ جس سے نہ صرف مجھے ترقی مل جائے گی بلکہ تمہیں بھی۔ اوور"۔ ہیری نے کہا۔

"ترقی۔ وہ کیسے۔ اوور"۔۔۔۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ پاکیشیائی ایجنٹ دنیا کے انتہائی خطرناک ترین ایجنٹ سمجھے جاتے تھے۔ ان کو ہلاک کرنا بہت بڑا کارنامہ ہے۔ اس کارنامے کی وجہ سے یقیناً مادام ٹاکسی کو ہیڈکوارٹر بلوا کر وہاں کوئی بڑا عہدہ دیا جائے گا اور مادام ٹاکسی نے وعدہ کیا ہے کہ وہ مجھے ہورنگ کا فل انچارج بنا دے گی اور ظاہر ہے جب میں ہورنگ کا فل انچارج بن جاؤں گا تو تمہیں بھی ترقی دے دوں گا۔ اوور"۔۔۔۔ ہیری نے کہا۔

"اوہ۔ تو اس قدر خطرناک لوگ تھے یہ۔ لیکن یہ ہورنگ کی طرف آ کیوں رہے تھے۔ ان کے یہاں آنے کا مقصد کیا تھا۔

اوور"۔ عمران نے جان بوجھ کر حیرت بھرے لہجے میں پوچھا کیونکہ
اسے ہوپر نے بتایا تھا کہ ڈاکٹر عالم رضا کے جزیرے پر پہنچنے سے
پہلے وہ سب میرین کی مرمت کرانے کے لئے یہاں سے جا چکا تھا۔
"ارے ہاں۔ تم تو تھری ایکس چلے گئے تھے۔ تمہیں تو معلو
ہی نہیں ہے۔ ایک پاکیشیائی ماہر ارضیات ڈاکٹر عالم رضا کو یہاں لا
گیا تھا۔ وہ ذہنی طور پر درست نہ تھا اور جو معلومات اس سے
حاصل کرنا تھیں وہ اس کے ذہن میں موجود تھیں۔ اس لئے اسے
یہاں بھجوا دیا گیا۔ اسے چھڑانے کے لئے یہ پاکیشیائی ایجنٹ یہاں
آئے تھے۔ اوور"۔۔۔ ہیری نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔
"تو پھر کیا اس سے معلومات حاصل کر لی گئی ہیں اوور"۔
عمران نے پوچھا۔
"نہیں ابھی نہیں۔ کیونکہ وہ ابھی تک ذہنی طور پر اس قابل
نہیں ہوا کہ انتہائی طاقتور مشینوں کی لہروں کو برداشت کر سکے البتہ
کل تک وہ یقیناً اوکے ہو جائے گا پھر اس سے رپورٹ حاصل کر لی
جائے گی اور سنو۔ تم نے سپاٹ پر پہنچ کر وہیں رک جانا ہے۔
مادام تاکسی نے مجھے ہدایت کی ہے کہ میں خود تمہارے پاس پہنچ کر
ان لاشوں کی تصدیق کروں۔ پھر مادام تاکسی سپاٹ پر آئیں گی۔
اوور"۔۔۔ ہیری نے کہا۔
"ٹھیک ہے۔ مجھے کیا اعتراض ہے۔ لاشیں تو موجود ہی ہیں جو
جس طرح چاہے چیکنگ کر لے۔ اوور"۔۔۔ عمران نے اسے

مطمئن لہجے میں جواب دیا۔
"او کے۔ تم سپاٹ پر پہنچو۔ میں بھی وہیں پہنچ رہا ہوں۔ اوور
اینڈ آل"۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی
رابطہ ختم ہو گیا۔ عمران نے بھی ایک طویل سانس لیتے ہوئے
ٹرانسیٹر آف کر دیا۔ چونکہ سپاٹ کے بارے میں ہوپر کی بتائی ہوئی
تفصیل وہ کیپٹن شکیل کو پہلے ہی سمجھا چکا تھا اس لئے اسے معلوم
تھا کہ کیپٹن شکیل صحیح جگہ پر سب میرین پہنچا دے گا۔
"ہیری کو اب پکڑنا پڑے گا۔ یہ انتہائی اہم آدمی ہے"۔ عمران
نے کہا۔
"وہ نجانے کتنے افراد کے ساتھ آئے"۔۔۔ کیپٹن شکیل نے
جواب دیتے ہوئے کہا۔
"اس نے یہاں لڑنے کے لئے تو نہیں آنا۔ صرف لاشیں ہی
دیکھنی ہیں۔ اس لئے لامحالہ وہ اکیلا ہی آئے گا"۔۔۔ عمران نے
کہا اور کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلا دیا۔
"پھر تقریباً بیس منٹ بعد سب میرین جزیرے کے قریب پہنچ
گئی۔ ایک جگہ پر جزیرے کا ساحل کٹا ہوا تھا اور اندر ایک بہت
بڑی کھاڑی سی تھی جس پر ایک بڑی سی عمارت بنائی گئی تھی۔ یہی
سب میرین سپاٹ تھا۔ وہاں پہنچ کر سب میرین کو کیپٹن شکیل نے
پانی سے اوپر لے جانا شروع کر دیا جبکہ عمران مشین روم سے نکل کر
اپنے ساتھیوں کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے وہاں پہنچ کر انہیں

اشاروں سے ساری صورت حال بتائی۔ کیونکہ وہ منہ سے کوئی
ایسی بات نہ نکالنا چاہتا تھا جو جزیرے میں چیک ہو کر ان کے لئے
خطرے کا باعث بن سکے اور پھر وہ اس جگہ پہنچ گیا جہاں سے سب
میرین سے باہر جانے کا راستہ تھا۔ سب میرین جب اوپر پہنچ کر
رک گئی اور کیپٹن شکیل نے راستہ کھولا تو عمران تیزی سے اس
راستے سے باہر آگیا۔ سب میرین ایک بڑے سے پلیٹ فارم کے
ساتھ موجود تھی اور پلیٹ فارم پر چار مسلح افراد کے ساتھ ایک غیر
مسلح آدمی کھڑا تھا۔

"ویل کم ہوپر۔ ویل کم"۔۔۔۔ اس غیر مسلح آدمی نے مسکرا کر
آگے بڑھتے ہوئے کہا تو عمران سمجھ گیا کہ یہی ہیری ہے۔

"شکریہ۔ آؤ اور ان لاشوں کو چیک کر لو"۔۔۔۔ عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا تو ہیری سر ہلاتا ہوا آگے بڑھا۔ اس نے بڑے
پرجوش انداز میں عمران سے مصافحہ کیا اور پھر عمران اسے ساتھ لے
کر واپس سب میرین میں آگیا۔ مسلح افراد چونکہ اپنی جگہ پر ساکت
کھڑے رہے تھے اس لئے عمران کو ان کی طرف سے کوئی تشویش
نہ ہوئی تھی لیکن حفظ ماتقدم کے طور پر ہیری کے اندر آنے کے
بعد عمران نے دروازہ بند کر دیا تھا۔

"یہ رہیں لاشیں۔ دیکھو"۔۔۔۔ عمران اسے اس کمرے میں
لے گیا جہاں چار مردانہ لاشوں کے ساتھ جولیا اور صالحہ بھی ساکت
پڑی ہوئی تھیں۔ وہ انہیں غور سے دیکھتا رہا۔

"لیکن یہ تو ایکریمین ہیں جبکہ ہمارا شکار تو پاکیشیائی تھے"۔ چند
لمحوں بعد ہی ہیری نے انتہائی پریشان سے لہجے میں کہا تو عمران سمجھ
گیا کہ ہیری صرف مشینوں کا ہی انچارج ہے۔ اس کا فیلڈ کے
بارے میں تجربہ زیرو ہے۔

"یہ ایجنٹ ہیں۔ اس لئے ظاہر ہے کہ یہ میک اپ میں ہوں
گے۔ ایجنٹ تو میک اپ کے ماہر ہوتے ہی ہیں"۔۔۔۔ عمران نے
مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ ہاں۔ یقیناً ایسا ہی ہوگا۔ میرے ذہن میں یہ خیال ہی نہ
آیا تھا لیکن اب مجھے واپس جا کر میک اپ چیک کرنے والی مشین
یہاں لانا پڑے گی اور مادام ٹاکسی کو بھی رپورٹ دینی ہوگی۔ وہ تو
انتظار میں ہو گی۔ اس طرح تو کافی دیر ہو جائے گی"۔۔۔۔ ہیری
نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"تم خود کیوں جاتے ہو۔ کسی کو بھیج دو"۔۔۔۔ عمران نے
صورت حال کا جائزہ لینے کی خاطر کہا۔

"نہیں۔ مادام ٹاکسی نے سختی سے منع کیا ہے کہ بلیواریا یا
ہیڈکوارٹر میں کوئی باہر کا آدمی داخل نہ ہوگا"۔۔۔۔ ہیری نے
جواب دیا۔

"اوہ۔ تو پھر تو واقعی اکیلا ہی جانا ہوگا۔ ویسے اگر تم کہو تو میں
اپنے ایک ساتھی سمیت تمہارے ساتھ چلوں۔ ہم لوگ تو باہر کے
لوگ نہیں ہیں"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ نہیں۔ اگر تم لوگ جا سکتے ہوتے تو پھر تو باہر جو مسلح افراد ہیں وہ بھی میرے ساتھ جا سکتے ہیں"۔۔۔۔ ہیری نے مسکراتے ہوئے کہا اور واپس سب میرین کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ عمران اس کے پیچھے تھا اور پھر اس سے پہلے کہ ہیری سب میرین کے دروازے تک پہنچتا' اچانک عمران کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور ہیری جو بڑے اطمینان سے آگے بڑھا چلا جا رہا تھا' بے اختیار چیختا ہوا اچھل کر پہلو کے بل نیچے زمین پر جا گرا۔ اس کے نیچے گرتے ہی عمران کی لات حرکت میں آئی اور گر کر اٹھنے کی کوشش کرتا ہوا ہیری کنپٹی پر ضرب کھا کر ساکت ہو گیا۔

"باہر جو مسلح افراد موجود ہیں ان کا خاتمہ کر دو"۔۔۔۔ عمران نے مڑ کر اپنے ساتھیوں سے کہا اور خود جھک کر اس نے ہیری کو اٹھا کر کاندھے پر لادا اور تیزی تیز قدم اٹھاتا ہوا مشین روم کی طرف بڑھ گیا۔ کیپٹن شکیل وہاں موجود تھا لیکن وہ میک اپ میں تھا۔

"کیپٹن شکیل۔ تم نے اب ہیری کا روپ دھارنا ہے۔ جلدی کرو۔ اپنا لباس اتارو اور اس کے لباس کے ساتھ تبدیل کر لو۔ جلدی کرو"۔۔۔۔ عمران نے کیپٹن شکیل سے کہا اور خود مڑ کر تیزی سے مشین روم سے باہر آ گیا۔ جولیا اور صالحہ دونوں اب اٹھ کر کھڑی ہو چکی تھیں۔

"تم نے اس آدمی کو بھی بیہوش کر دیا ہے۔ کیوں"۔ جولیا نے

کہا۔

"اس کا قدوقامت کیپٹن شکیل سے ملتا ہے۔ اس لئے اب اس کی جگہ کیپٹن شکیل لے گا۔ ہیری مادام ٹاکسی کا نائب ہے اور اس جزیرے کی مشینوں کا انچارج ہے اس کے بعد کیپٹن شکیل ڈاکٹر عالم رضا کو اندر سے آسانی سے لے آئے گا"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو جولیا اور صالحہ دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ اسی لمحے باہر سے ساتھی بھی اندر آ گئے۔

"ہم نے ان مسلح افراد کا خاتمہ کر کے ان کی لاشیں چھپا دیں ہیں"۔ صفدر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ویسے تم لوگ باہر ہی رہو تاکہ کوئی اچانک نہ آ جائے"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور پھر مشین روم کی طرف مڑ گیا۔ کیپٹن شکیل اس دوران لباس تبدیل کر چکا تھا جبکہ فرش پر بیہوش پڑے ہوئے ہیری کے جسم پر کیپٹن شکیل کا لباس تھا۔

"میں مادام ٹاکسی سے بات کر لوں۔ ایسا نہ ہو کہ وہ مشکوک ہو جائے۔ تم اس دوران اس ہیری کو اٹھا کر لے جاؤ اور اس کا میک اپ اپنے چہرے پر کر لو۔ سپیشل میک اپ کرنا کیونکہ اب تم نے ہیری کے روپ میں جزیرے کے اندر جانا ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور کیپٹن شکیل سر ہلاتا ہوا آگے بڑھا اور اس نے جھک کر بیہوش ہیری کو اٹھا کر کاندھے پر لادا اور مشین روم سے باہر نکل گیا۔

مادام ٹاکسی اپنے مخصوص آفس میں کرسی پر بیٹھی ایک فائل دیکھنے میں مصروف تھی کہ میز پر موجود انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی۔ مادام نے چونک کر فائل سے سر اٹھایا اور ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"۔۔۔۔ مادام ٹاکسی نے سپاٹ سے لہجے میں کہا۔

"نارمن بول رہا ہوں مادام۔ آپریشن روم سے"۔ دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی تو مادام ٹاکسی بے اختیار چونک پڑی۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات نمودار ہو گئے تھے کیونکہ نارمن ہیری کا نائب تھا۔ لیکن اس سے رابطہ ہمیشہ ہیری ہی کرتا تھا۔ لیکن اب نارمن اس سے براہ راست بات کر رہا تھا۔

"تم نے کال کیوں کی ہے۔ ہیری کہاں ہے"۔۔۔۔ مادام ٹاکسی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"باس ہیری سب میرین انچارج ہوپر کے ساتھ سب میرین پر گئے ہوئے ہیں۔ وہ بلیوایریئے سے پاکیشیائی ڈاکٹر عالم رضا کو بھی ساتھ لے گئے ہیں اور وہ تحقیقاتی رپورٹ بھی انہوں نے سپیشل روم سے نکلوا کر ساتھ لے لی تھی۔ اس کے بعد وہ واپس نہیں آئے۔ البتہ انہوں نے مجھے کال کر کے کہا ہے کہ وہ ایک خصوصی مشن پر سب میرین کے ذریعے جزیرے سے باہر جا رہے ہیں۔ اس لئے میں حفاظتی ریز آف کر دوں اور میں نے ایسا کر دیا۔ پھر مجھے خیال آیا کہ آپ کو اطلاع کر دوں"۔۔۔۔ دوسری طرف سے نارمن کی آواز سنائی دی تو مادام ٹاکسی کو یوں محسوس ہوا جیسے نارمن کی آواز کہیں دور خلا سے آ رہی ہو۔ اس کے ذہن میں اچانک دھماکے سے ہونے لگے تھے۔

"کیا۔ کیا کہہ رہو ہو۔ کیا تم پاگل تو نہیں ہو گئے۔ پاکیشیائی ڈاکٹر اور تحقیقاتی رپورٹ کو سب میرین پر کیوں لے جایا گیا ہے۔ کس کے حکم پر"۔۔۔۔ مادام ٹاکسی نے بے اختیار حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"باس ہیری نے کہا تھا کہ یہ سب کچھ آپ کے حکم پر ہو رہا ہے"۔ نارمن نے کہا۔

"میرے حکم پر۔ نہیں میں نے تو ایسا کوئی حکم نہیں دیا۔ یہ سب کچھ کیا ہو رہا ہے۔ اب سب میرین کہاں ہے"۔۔۔۔ مادام ٹاکسی نے ہذیانی انداز میں کہا۔

"اب تو وہ کھلے سمندر میں کافی دور پہنچ گئی ہو گی مادام۔ اگر مجھے معلوم ہوتا تو میں حفاظتی ریز ہی آف نہ کرتا۔ میں نے تو چیف باس کے حکم پر کیا ہے"۔۔۔۔ نارمن نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ اوہ۔ اوہ۔ میں آ رہی ہوں"۔ مادام ٹاکسی نے چیختے ہوئے کہا اور انٹرکام کا رسیور کریڈل پر پٹخ کر وہ کرسی سے اٹھی اور پھر بے تحاشا انداز میں دوڑتی ہوئی وہ بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ پھر وہ واقعی اسی طرح دوڑتی ہوئی مختلف راہداریوں سے گزر کر بلیواریا کی طرف گئی تو راہداریوں میں موجود مسلح افراد حیرت سے اسے اس طرح دوڑتے ہوئے دیکھنے لگے لیکن وہ اسی طرح دوڑتی ہوئی چلی جا رہی تھی جیسے اس کے پیچھے پاگل کتے لگ گئے ہوں۔ جب وہ آپریشن روم میں پہنچی تو بری طرح ہانپ رہی تھی۔

"یہ۔ یہ کیا ہو گیا۔ یہ۔ یہ۔ اوہ۔ یہ۔ یہ"۔۔۔۔ مادام ٹاکسی نے آپریشن روم میں کرسی پر گرتے ہوئے بری طرح ہانپتے ہوئے کہا۔ سانس کی تیزی کی وجہ سے اس کے منہ سے الفاظ تک نہ نکل رہے تھے۔ اس کا چہرہ پکے ہوئے ٹماٹر کی طرح سرخ ہو رہا تھا۔

"مادام۔ سب میرین تیزی سے کیتھی والے جزیرے کی طرف بڑھی چلی جا رہی ہے۔ یہ دیکھئے سکرین پر۔ میں نے باس ہیری سے بات کرنے کی کوشش کی ہے لیکن وہاں سے کوئی جواب نہیں مل رہا"۔۔۔۔ ایک آدمی نے مادام سے مخاطب ہو کر کہا۔ یہ آدمی

نارمن تھا ہیری کا نائب۔ اور مادام ٹاکسی ایک بار پھر ایک جھٹکے سے کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"اس سب میرین کو اڑا دو۔ اسے تباہ کر دو۔ کسی بھی طرح کرو۔ اسے تباہ کر دو"۔۔۔۔ مادام ٹاکسی نے چیختے ہوئے کہا۔

"سب میرین تباہ تو نہیں ہو سکتی مادام۔ کیونکہ وہ سمندر کی گہرائی میں سفر کر رہی ہے اور ہمارے پاس ایسا کوئی آلہ نہیں ہے جس سے ہم سمندر کی گہرائی میں اس پر وار کر سکیں"۔۔۔۔ نارمن نے جواب دیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تو پھر کسی طرح اس کو روکو۔ کسی بھی طرح روکو"۔ مادام ٹاکسی نے وحشیانہ سے لہجے میں کہا۔ اس کا چہرہ بری طرح بگڑا ہوا تھا۔ اس کی نظریں سکرین پر جمی ہوئی تھیں جس پر سب میرین سمندر کے اندر سفر کرتی ہوئی صاف دکھائی دے رہی تھی۔

"سوری مادام۔ اب تو اسے جزیرے کے اندر سے نہیں روکا جا سکتا۔ البتہ ایک کام ہو سکتا ہے کہ ہیلی کاپٹر کے ذریعے عین اس جگہ جہاں سمندر کی گہرائی میں سب میرین موجود ہو وہاں ہارڈ ایئر بم پھینکے جا سکتے ہیں۔ اس طرح سمندر کے اندر آکسیجن کی یکلخت شدید کمی واقع ہو جائے گی اور سب میرین کو لامحالہ آکسیجن لینے کے لئے سطح سمندر پر آنا پڑے گا۔ پھر اس پر راکٹ فائر کر کے اسے تباہ کیا جا سکتا ہے"۔۔۔۔ نارمن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن اس کے اندر بھی ایمرجنسی کے لئے اکسیجن سلنڈ
موجود ہوں گے"۔۔۔ مادام ٹاکسی نے اس بار ہونٹ چباتے ہوۓ
کہا۔ اس کا فقرہ بتا رہا تھا کہ اب وہ اپنی ذہنی کیفیت پر قابو پا چکا
ہے۔

"یس مادام"۔۔۔ نارمن نے جواب دیا۔

"کیا یہ بات طے ہے کہ یہ کیتھی والے جزیرے کی طرف ہی
جا رہی ہے"۔۔۔ ٹاکسی نے پوچھا۔

"یس مادام۔ اس کا رخ ادھر ہی ہے۔ آپ خود چیک کر
لیں"۔ نارمن نے جواب دیا۔

"کیوں۔ یہ ادھر کیوں جا رہی ہے جبکہ اسے تو ایکریمین ساحل
کی طرف جانا چاہئے تھا"۔۔۔ مادام ٹاکسی نے ہونٹ چباتے ہوئے
کہا۔

"میرا خیال ہے مادام کہ سب میرین میں اتنا فیول نہیں ہے
کیونکہ فیول لینے کے لئے سب میرین کو جزیرے کے اندر آنا پڑتا
ہے جبکہ آپ کا حکم تھا کہ سب میرین سپاٹ پر ہی رہے"۔ نارمن
نے جواب دیا۔

"ہونہہ۔ واقعی یہ بات ہو سکتی ہے۔ پھر تو اس کا کچھ کیا جا
سکتا ہے۔ ویسے تم ٹرانسمیٹر پر ہیری سے میری بات کراؤ"۔ مادام
ٹاکسی نے کہا تو نارمن نے تیزی سے مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر
دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ سب میرین انچارج۔ ہیلو ہیلو۔ اوور"۔ نارمن نے
کال دینا شروع کر دی۔

"یس۔ ہوپر اٹنڈنگ یو۔ اوور"۔۔۔ چند لمحوں بعد ہوپر کی
آواز سنائی دی۔

"ہیلو ہوپر۔ میں مادام ٹاکسی بول رہی ہوں۔ ہیری سے بات
کراؤ۔ اوور"۔ مادام ٹاکسی نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یس مادام۔ میں ہیری بول رہا ہوں۔ اوور"۔۔۔ چند لمحوں
بعد ہی ہیری کی آواز سنائی دی۔

"ہیری۔ یہ تم سب میرین لے کر کہاں جا رہے ہو۔ اور
پاکیشیائی ڈاکٹر کو بلیو ایریا سے نکال کر سب میرین میں کیوں لے جایا
گیا ہے۔ اوور"۔۔۔ مادام ٹاکسی نے تیز لہجے میں کہا۔

"بگ چیف کا حکم تھا مادام اس لئے مجبور تھا اوور"۔ دوسری
طرف سے ہیری نے جواب دیا تو مادام ٹاکسی بے اختیار چونک پڑی۔

"بگ چیف۔ کیا مطلب۔ کون بگ چیف۔ اوور"۔۔۔ مادام
ٹاکسی نے کہا۔

"شاکس کے بگ چیف مادام۔ انہوں نے ہوپر کو براہ راست
ٹرانسمیٹر کال کی تھی۔ پھر میری ان سے بات ہوئی تو انہوں نے بتایا
کہ چیف جرگن کو فوری طور پر معطل کیا جا چکا ہے اور آپ کی
معطلی کے احکامات بھی بعد میں دے دیئے جائیں گے۔ پہلے میں
خاموشی سے پاکیشیائی ڈاکٹر اور اس تحقیقاتی رپورٹ کو سب میرین

میں لے جا کر سب میرین کو ہورنگ سے باہر نکال لوں اور راکن
رینج سے باہر لے جا کر پھر انہیں کال کروں۔ اس کے بعد وہ مز
ہدایات دیں گے اور تب تک آپ کو اس ساری کاروائی کا علم نہ ہ
سکے۔ چنانچہ بگ چیف کے حکم کی وجہ سے مجبوراً مجھے ایسا کرنا پڑ
ہے۔ اوور"۔۔۔۔ ہیری نے جواب دیا۔

"تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ بگ چیف کی کال تھی۔ تم بگ چیف
کی آواز پہچانتے ہو۔ کیا تمہیں سپیشل کوڈ کا علم ہے"۔ مادام ٹاکس
نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس مادام۔ اوور"۔۔۔۔ ہیری نے کہا۔

"اوہ۔ پھر ٹھیک ہے۔ پھر تو واقعی مجبوری تھی۔ اوور اینڈ
آل"۔ مادام ٹاکسی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے نارمن کو
اشارہ کیا تو نارمن نے ہاتھ بڑھا کر رابطہ آف کر دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ اصل ہیری کی بجائے اس کی آواز میں
کوئی اور بول رہا تھا کیونکہ بگ چیف نام کا کوئی عہدہ ٹاکس میں ہے
ہی نہیں"۔۔۔۔ مادام ٹاکسی نے کہا۔

"اوہ۔ پھر آپ نے اسے تسلی کیوں دے دی مادام"۔ نارمن
نے حیران ہو کر کہا۔

"تاکہ وہ میری طرف سے مطمئن ہو جائے اور اب میں
قیامت بن کر اس پر ٹوٹ پڑوں گی۔ زیرو لائن نکالو اور میری کیتھی
سے بات کراؤ"۔۔۔۔ مادام ٹاکسی نے کہا تو نارمن تیزی سے مڑا

اور ایک طرف دیوار میں نصب ایک بڑی سی الماری کی طرف بڑھ
گیا۔ اس نے الماری کھولی اور اس میں سے ایک چھوٹا سا آلہ نکالا
اور الماری بند کر کے اس نے آلے کے کئی بٹن پریس کر دیئے۔

"ہیلو ہیلو۔ جزیرہ ہورنگ سے نارمن بول رہا ہوں۔ مادام
کیتھی سے مادام ٹاکسی بات کرنا چاہتی ہیں"۔۔۔۔ نارمن نے کال
دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ میں کیتھی بول رہی ہوں"۔۔۔۔ چند لمحوں بعد دوسری
طرف سے کیتھی کی آواز سنائی دی اور ٹاکسی نے ہاتھ بڑھا کر نارمن
کے ہاتھ سے آلہ لے لیا۔

"ہیلو کیتھی۔ میں ٹاکسی بول رہی ہوں"۔۔۔۔ ٹاکسی نے کہا
اور پھر بغیر کسی وقفے کے اس نے سارے واقعات اسے بتا دیئے۔

"کیا یہ بات یقینی ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹ مارے جا چکے ہیں"۔
تمام حالات سننے کے بعد کیتھی نے پوچھا۔

"اب تو مجھے یقین نہیں آ رہا جبکہ پہلے مجھے سو فیصد یقین تھا۔
اب تو مجھے لگ رہا ہے کہ ہیری بھی نقلی ہے اور ہوپر بھی نقلی"۔
ٹاکسی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا تمہارے جزیرے میں ایسے آلات نہیں ہیں کہ تم سب
میرین کے اندر کی صورت حال دیکھ سکو"۔۔۔۔ کیتھی نے پوچھا۔

"نہیں۔ اس کی ضرورت ہی محسوس نہیں کی گئی۔ اگر ایسے
آلات ہوتے تو پھر یہ سارا کھیل ہی نہ کھیلا جا سکتا"۔۔۔۔ ٹاکسی

نے کہا۔

"تم نے کھیل کی بات کی ہے۔ تمہارا کیا آئیڈیا ہے۔ کیا کھیل کھیلا گیا ہے"۔۔۔۔ کیتھی نے کہا۔

"اب تو یہ کھیل صاف نظر آ رہا ہے کہ دراصل پاکیشیائی ایجنٹ نہیں مارے گئے اور پاکیشیائی ایجنٹوں نے سب میرین پر قبضہ کر لیا ہے۔ پھر ہیری وہاں گیا تو اسے بھی کسی طرح قابو میں کر لیا گیا۔ اس کے بعد ہیری کو استعمال کر کے انہوں نے جزیرے سے اس پاکیشیائی ڈاکٹر اور اس کی تحقیقاتی رپورٹ کو حاصل کر لیا اور اب سب میرین سمیت وہ جزیرے سے نکل آئے۔ اب مجھے چیف جرگن کی ساری باتیں یاد آ رہی ہیں۔ اس کا کہنا تھا کہ یہ لوگ حد درجہ خطرناک ہیں لیکن میں یہی سوچتی رہی کہ جرگن خواہ مخواہ ان لوگوں سے خوفزدہ ہے۔ لیکن اب مجھے احساس ہو رہا ہے کہ جرگن سچا ہے۔ یہ سب کچھ میری حماقت کی وجہ سے ہوا ہے۔ اب جرگن یہاں ہورنگ پہنچ رہا ہے۔ جب وہ یہاں آئے گا تو میں اسے کیا جواب دوں گی۔ اب تو مجھے اپنی موت صاف دکھائی دے رہی ہے"۔۔۔۔ مادام ٹاکسی نے کہا۔

"کیا تمہیں یقین ہے کہ یہ لوگ میرے جزیرے پر ہی آ رہے ہیں"۔۔۔۔ کیتھی نے کہا۔

"ہاں۔ ان کی رخ تمہارے جزیرے کی طرف ہی ہے اور سب میرین میں اتنا فیول نہیں ہے کہ وہ ایکریمیا کے ساحل تک جا

سکے کیونکہ فیول لینے کے لئے سب میرین کو جزیرے کے اندر آنا پڑتا تھا جس کی اسے اجازت نہ تھی اور اگر وہ اندر آتی تو پھر مجھے فوراً اس بات کا علم ہو جاتا اور پھر یہ لوگ کسی صورت میں حفاظتی ریز کے دائرے سے باہر نہ جا سکتے تھے"۔۔۔۔ مادام ٹاکسی نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اب تم بے فکر ہو جاؤ۔ جیسے ہی یہ لوگ یہاں آئیں گے مارے جائیں گے"۔۔۔۔ کیتھی نے کہا۔

"اب اتنا وقت نہیں ہے کہ میں ان سے پہلے تمہارے پاس پہنچ سکوں۔ اس لئے تم نے ان کی ہلاکت سے مجھے فوراً مطلع کرنا ہے۔ میں چاہتی ہوں کہ جرگن کے آنے سے پہلے مجھے ان کی ہلاکت کی اطلاع مل جائے"۔۔۔۔ مادام ٹاکسی نے کہا۔

"تم بے فکر رہو ٹاکسی۔ یہ مجھے دوست سمجھتے ہیں کیونکہ میں نے انہیں زندہ تمہاری طرف بھجوایا تھا اور انہیں ایک فرضی کہانی سنائی تھی کہ تمہارے اور میرے درمیان جھگڑا ہے اور میں تم سے انتقام لینا چاہتی ہوں۔ یہی وجہ ہے کہ وہ میرے پاس آ رہے ہیں۔ ظاہر ہے انہیں میرے اور تمہارے تعلقات کا تو علم نہیں ہے۔ اس لئے وہ آسانی سے مار کھا جائیں گے۔ ہاں۔ یہ بتاؤ کہ اگر تمہارے آدمی میرا مطلب ہے ہیری اور ہوپر اگر زندہ ہوں تو ان کا کیا کرنا ہے"۔۔۔۔ کیتھی نے کہا۔

"اگر یہ زندہ ہوں تو پلیز انہیں زندہ گرفتار کر لینا تاکہ انہیں غداری کی عبرتناک سزا دی جا سکے"۔۔۔۔ ٹاکسی نے کہا۔

"او کے۔ ٹھیک ہے۔ قطعی بے فکر رہو۔ یہ سارا کام انتہائی آسانی سے ہو جائے گا اور یقینی طور پر"---- کیتھی نے انتہائی اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

"وش یو گڈ لک"---- مادام ٹاکسی نے کہا اور آلے کو آف کر دیا۔ اب اس کے چہرے پر قدرے اطمینان کے تاثرات موجود تھے۔

سب میرین کے بڑے کمرے میں عمران اپنے ساتھیوں سمیت موجود تھا۔ ان کے چہروں پر انتہائی مسرت کے تاثرات نمایاں تھے۔

"آپ نے واقعی کمال کر دیا عمران صاحب۔ میں تو سوچ بھی نہ سکتی تھی کہ اس طرح بھی آپ ڈاکٹر عالم رضا کو اس جزیرے سے نکال لائیں گے"---- صالحہ نے انتہائی تحسین آمیز لہجے میں کہا۔

"یہ جزیرہ بھی تباہ ہونا چاہئے تھا"---- ساتھ بیٹھے ہوئے تنویر نے کہا۔

"اگر سب میرین میں ایکریمیا تک جانے کا فیول ہوتا تو یہ جزیرہ اب تک تباہ ہو چکا ہوتا"---- عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"لیکن عمران صاحب۔ کیا کیتھی آپ سے تعاون کرے گی"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"کیتھی تک ہماری تفصیلی رپورٹ پہنچ چکی ہو گی اور وہ اپنے آدمیوں سمیت ہمارے شکار کے لئے تیار ہو چکی ہوگی"۔ عمران نے جواب دیا تو سب ساتھی بے اختیار چونک پڑے۔ ان سب کے چہروں پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ اب تک وہ یہی سمجھ رہے تھے کہ کیتھی اور ٹاکسی کے درمیان شدید مخالفت ہے۔ اس لئے کیتھی نے انہیں ہلاک کرنے کی بجائے زندہ چھوڑ دیا تھا ان کا سارا سامان بھی دے دیا تھا اور ہورنگ تک جانے کے لئے اپنی موٹر بوٹ بھی دی تھی لیکن اب عمران بالکل ہی مختلف بات کر رہا تھا۔ اس لئے وہ سب بے اختیار چونک پڑے تھے

"کیا۔ کیا مطلب عمران صاحب"—— صفدر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میری ہوپر سے بات چیت ہوئی تھی۔ اس سے پتہ چلا تھا کہ ہماری موٹر بوٹ میں موجودگی کی اطلاع کیتھی نے ٹاکسی کو کر دی تھی اور میرے پوچھنے پر ہوپر نے بتایا تھا کہ ٹاکسی اور کیتھی میں گہری دوستی ہے اور وہ دونوں ایک دوسرے کے پاس آتی جاتی رہتی ہیں"—— عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر کیتھی نے یہ سب کچھ کیوں کیا"—— صفدر نے حیران ہو کر کہا۔

"جہاں تک میرا آئیڈیا ہے۔ کیتھی چاہتی تھی کہ ہماری ہلاکت کا کریڈٹ ٹاکسی کو حاصل ہو۔ کیوں۔ اس بات کا مجھے علم نہیں ہے۔ لیکن ہوا ایسے ہی ہے۔ اس نے ہمیں بھیجنے کے بعد ٹاکسی کو ٹرانسمیٹر پر ہماری آمد کی اطلاع بھی دے دی۔ اس کے بعد ٹاکسی نے سب میرین استعمال کی۔ اس لئے مجھے اب یقین ہے کہ ٹاکسی کو بہرحال معلوم ہو گیا ہوگا کہ سب میرین میں اتنا فیول نہیں ہے کہ ہم دور جا سکیں اور یہ بھی یقیناً اسے معلوم ہوگا کہ ہمارا رخ کیتھی کے جزیرے کی طرف ہے پھر ایک اور بات یہ کہ ہیری سے ہمیں یہ معلوم ہو چکا ہے کہ وہ سمندر کی گہرائی میں ہونے کی وجہ سے ہمارے خلاف کوئی حربہ استعمال نہیں کر سکتی۔ اس لئے اب لامحالہ اس نے ہمارے شکار کے لئے کیتھی کو الرٹ کر دیا ہوگا اور کیتھی کا خیال ہوگا کہ ہم ابھی تک اسے دوست سمجھ رہے ہیں اس لئے وہ آسانی سے ہمارا شکار کر لے گی"—— عمران نے جواب دیا۔

"تو پھر اب تم نے کیا سوچا ہے۔ اس کا تو مطلب ہے کہ ہم شدید خطرے میں ہیں"—— جولیا نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"ایسی بھی کوئی بات نہیں۔ اگر ہمیں کیتھی کی اصلیت کا علم نہ ہو جاتا تو پھر یقیناً ہم خطرے میں ہوتے لیکن اب ایسی کوئی بات نہیں ہے"—— عمران نے جواب دیا۔

"لیکن یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ ہماری سب میرین کے سطح سمندر پر نمودار ہوتے ہی وہ اسے راکٹ فائر کر کے اڑا دے۔ ہمیں

اپنے پاس آنے کی مہلت ہی نہ دے اور سب میرین جب تک سطح سمندر پر نہ آ جائے اس کا بیرونی دروازہ کسی صورت کھل ہی نہیں سکتا"—— جولیا نے کہا۔

"تمہاری بات درست ہے۔ اس کا یہی طریقہ ہے کہ ہم جزیرے سے کافی دور ہی سب میرین کی سطح سمندر پر لے آئیں اور پھر میں اور تنویر غوطہ خوری کا لباس پہنے اور اسلحہ اٹھائے سمندر میں کود جائیں جب کہ سب میرین کو واپس سمندر میں لے جایا جائے۔ ہم دونوں تیرتے ہوئے جزیرے تک پہنچیں اور پھر وہاں ایکشن کریں۔ جب حالات ہماری مرضی کے مطابق ہو جائیں تب ہم تمہیں کال کریں اور تم لوگ وہاں پہنچ جاؤ"—— عمران نے جواب دیا۔

"لیکن ایسا بھی تو ہو سکتا تھا کہ ہم کیتھی کے جزیرے کی طرف جانے کی بجائے اس ٹاپو جزیرے کی طرف چلے جاتے تو ہمیں وہاں خطرہ بھی نہ ہوتا اور وہاں دونوں ہیلی کاپٹر بھی موجود تھے"۔ صالحہ نے کہا۔

"ٹاپو جزیرہ ہورنگ جزیرے کے حملوں کی رینج میں آتا ہے۔ ہم جیسے ہی اس جزیرے پر پہنچتے' ہم پر راکٹ فائرنگ کر دی جاتی اور ہم کسی صورت بھی نہ بچ سکتے۔ میں نے ہیری کو ہلاک کرنے سے پہلے ان سارے پہلوؤں پر اس سے معلومات حاصل کر لی تھیں"—— عمران نے جواب دیا اور صالحہ نے اثبات میں سر ہلا

دیا۔ پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات ہوتی کیپٹن شکیل کمرے میں داخل ہوا۔

"عمران صاحب۔ ہم کیتھی والے جزیرے سے دو بحری میل دور پہنچ گئے ہیں۔ میں نے سب میرین روک دی ہے۔ اب کیا کرنا ہے"—— کیپٹن شکیل نے کہا۔

"تم اسے سطح سمندر پر لے چلو۔ میں اور تنویر تیار ہو جاتے ہیں۔ ہم جب باہر چلے جائیں تو تم اسے پھر سمندر کی گہرائی میں لے جانا اور جب تک ٹرانسمیٹر پر تمہیں خصوصی طور پر کال کر کے ہدایت نہ کی جائے تم نے اسے سطح سمندر پر نہیں لے آنا"۔ عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے"—— کیپٹن شکیل نے کہا اور مڑ کر واپس مشین روم کی طرف بڑھ گیا۔ عمران کے اٹھتے ہی تنویر بھی اٹھ کھڑا ہوا۔

"آؤ تنویر۔ پہلے ہم یہ میک اپ صاف کر لیں"—— عمران نے کہا اور مڑ کر اس کمرے کی طرف بڑھ گیا جو ہوپر کا دفتر تھا۔ وہاں میک اپ کا سامان موجود تھا۔ عمران نے پہلے تو تنویر کا میک اپ صاف کیا اور پھر اپنا۔ اس دوران تنویر نے غوطہ خوری کا لباس پہن لیا۔ عمران نے اپنا میک اپ صاف کیا اور پھر غوطہ خوری کا لباس پہن کر اس نے ایک تھیلا اپنی پشت پر باندھ لیا۔ یہ تھیلا اس نے پہلے ہی تیار رکھا ہوا تھا۔

"اسلحہ کون سا لینا ہے"---- تنویر نے پوچھا۔

"اسلحہ اس تھیلے میں ہے۔ جزیرے پر پہنچ کر میں تمہیں دے دوں گا"۔ عمران نے کہا تو تنویر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ دونوں سب میرین کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

"صفدر۔ تم نے ڈاکٹر عالم رضا کا خاص خیال رکھنا ہے۔ ان کی ذہنی حالت پوری طرح درست نہیں ہے"---- عمران نے صفدر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"آپ بے فکر رہیں۔ میں خیال رکھوں گا"---- صفدر نے جواب دیا۔

"اس کیتھی کے ساتھ نرمی کا سلوک کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ سمجھے"۔ جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اسی لئے تو تنویر کو ساتھ لے جا رہا ہوں کیونکہ یہ خواتین کے ساتھ نرمی کا سرے سے قائل ہی نہیں ہے"---- عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں مس جولیا۔ ایک بار میں جزیرے پر پہنچ جاؤں۔ پھر میں دیکھوں گا کہ وہاں کون زندہ رہتا ہے"---- تنویر نے اپنے مخصوص لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ارے ارے۔ فوری طور پر قتل و غارت کی ضرورت نہیں ہے سمجھے۔ کیتھی کو ہم نے واپسی کے سفر میں ساتھ لے جانا ہے ورنہ اس جزیرے میں ہی باقی ساری عمر گزارنی پڑے گی"۔ عمران

نے کہا اور اسی لمحے دروازے پر لگا ہوا بلب جل اٹھا۔ اس کا مطلب تھا کہ سب میرین سطح سمندر پر پہنچ چکی ہے۔ اس لئے دروازہ کھولا جا سکتا ہے۔ عمران نے دروازہ کھولا اور باہر آگیا۔ تنویر بھی اس کے پیچھے باہر آگیا۔ عمران نے اپنے سر پر مخصوص ہیلمٹ کو ایڈ جسٹ کیا اور پھر سمندر میں کود گیا۔ اس کے پیچھے تنویر بھی سمندر میں کودا اور پھر وہ دونوں تیزی سے گہرائی میں اترتے چلے گئے۔ تھوڑی دیر بعد عمران نے اپنا رخ بدلا اور آگے بڑھنے لگا۔ چونکہ جدید ترین غوطہ خوری کے لباسوں میں سمندر کے پانی سے آکسیجن کشید کرنے کے آلات موجود تھے اس لئے انہیں آکسیجن سلنڈر ساتھ لے جانے کی ضرورت نہ تھی۔

"تنویر۔ ہم اس گھاٹ کی طرف سے جزیرے پر چڑھیں گے جہاں مونو بوٹ موجود تھی"---- عمران نے کہا تو ہیلمٹ میں موجود ٹرانسمیٹر کی وجہ سے اس کی آواز پیچھے آتے ہوئے تنویر کے کانوں میں بخوبی پہنچ گئی۔

"لیکن وہاں جا کر ہم نے کرنا کیا ہے۔ میرا تو خیال تھا کہ وہاں پہنچتے ہی فائر کھول دیا جائے لیکن تم تو اس کیتھی کو ساتھ لے جانے کی بات کر رہے تھے"---- تنویر کی آواز سنائی دی۔

"وہ لوگ بکھرے ہوئے ہوں گے اور پوری طرح ہوشیار ہوں گے اس لئے میں جزیرے پر پہنچ کر کیپٹن شکیل کو ٹرانسمیٹر پر ہدایات دوں گا کہ وہ سب میرین کو جزیرے کے اس رخ پر سطح سمندر پر

لے آئے جو گھاٹ سے مخالف سمت میں ہے۔ اس طرح وہ سب
اس طرف اکٹھے ہو جائیں گے۔ اس کے بعد ان کا شکار ہمارے
لئے آسان ہو جائے گا"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے"۔۔۔۔ تنویر نے جواب دیا اور پھر کافی دیر تک
تیرنے کے بعد انہیں جزیرے کا سایہ پانی کے اندر سے نظر آنے
لگا۔ عمران نے اپنا رخ بدلا اور جزیرے کی دوسری طرف مڑنے کے
لئے اس کی سائیڈ کی طرف بڑھنے لگا۔ تنویر اس کے پیچھے تھا۔ وہ
اب جزیرے کے قریب ہوتے جا رہے تھے کہ اچانک عمران کو یوں
محسوس ہوا جیسے ان کے سروں پر پانی میں یکلخت تیز ہلچل سی پیدا ہو
گئی ہے اور پھر اس سے پہلے کہ عمران سنبھلتا' اچانک اس کا سانس
جیسے حلق کے اندر ہی اٹک گیا۔ اس نے سانس لینے کے لئے پورا
زور لگایا لیکن بے سود' اور اس کے ساتھ ہی اس کا ذہن تاریک
ہوتا چلا گیا۔

لکڑی کے بنے ہوئے بڑے سے کیبن میں کیتھی ایک مشین
کے سامنے کرسی پر بیٹھی ہوئی تھی۔ مشین مستطیل شکل کی تھی اور
وہ ایک مستطیل شکل کی میز پر ہی رکھی ہوئی تھی۔ مشین پر بے شمار
چھوٹے بڑے بلب جل بجھ رہے تھے۔ درمیان میں ایک سکرین
تھی جس پر سمندر کا منظر نظر آرہا تھا۔ کیتھی خاموش بیٹھی اس
سکرین کو دیکھ رہی تھی کہ اچانک مشین میں سے ٹوں ٹوں کی تیز
آوازیں نکلنے لگیں تو کیتھی بے اختیار چونک کر سیدھی ہو گئی۔ اس
نے جلدی سے ہاتھ بڑھا کر مشین کا ایک سرخ رنگ کا بٹن پریس کر
دیا۔ اس بٹن کے پریس ہوتے ہی سکرین پر ایک جھماکا سا ہوا اور
پھر جو منظر سکرین پر ابھرا وہ سمندر کی سطح کے اوپر کا نہ تھا بلکہ
سمندر کے اندر گہرائی کا تھا اور سمندر کی گہرائی میں ایک سب
میرین تیزی سے تیرتی ہوئی آگے بڑھتی دکھائی دے رہی تھی۔

"اس کے رینج میں آجانے کا مطلب ہے کہ یہ لوگ واقعی میرے جزیرے پر ہی آرہے ہیں"---- کیتھی نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مشین کے ساتھ ہی پڑا ہوا ایک چھوٹا سا ریموٹ کنٹرول جیسا آلہ اٹھایا اور اس پر موجود مختلف رنگوں کے بٹنوں میں سے ایک بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو کرائن"---- کیتھی نے کہا۔

"یس مادام"---- آلے میں سے ایک مردانہ آواز ابھری۔

"کرائن۔ سب میرین تمہیں نظر آرہی ہو گی"۔ کیتھی نے کہا

"یس مادام۔ وہ ہماری رینج میں آگئی ہے"---- کرائن نے جواب دیا۔

"میں نے اسی لئے کال کی ہے کہ تم نے کوئی ایکشن نہیں لینا۔ یہ لوگ دوستانہ انداز میں آرہے ہیں اگر ہماری طرف سے وہ ذرا بھی مشکوک ہوگئے تو پھر ہمیں کافی مشکل پیش آئے گی"۔ کیتھی نے کہا۔

"یس مادام"---- دوسری طرف سے کہا گیا۔

"جب تک میں حکم نہ دوں اس وقت تک کچھ نہیں کرنا۔ لیکن تم نے اسے بہرحال نگاہ میں رکھنا ہے"---- کیتھی نے جواب دیا۔

"یس مادام"---- کرائن نے جواب دیا اور کیتھی نے بٹن آف کر کے آلہ واپس میز کے کنارے پر رکھ دیا اور ایک بار پھر

سکرین کی طرف دیکھنے لگی۔ سب میرین اسی رفتار سے آگے بڑھی چلی آرہی تھی پھر اچانک سب میرین رک گئی تو کیتھی بے اختیار چونک پڑی۔

"یہ رک کیوں گئی ہے"---- کیتھی نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ پھر کافی دیر تک سب میرین رکی رہی۔ اس کے بعد اس نے سطح سمندر کی طرف بلند ہونا شروع کر دیا۔

"اوہ۔ ان لوگوں کے خیال کے مطابق انہوں نے اب اپنے آپ کو محفوظ سمجھ لیا ہوگا۔ اس لئے وہ اب سطح سمندر پر آرہے ہیں"۔ کیتھی نے کہا۔ چند لمحوں بعد سکرین پر منظر ایک جھماکے سے بدلا اور اب سطح سمندر سے اوپر کا منظر سکرین پر نظر آنے لگا۔ سب میرین اب سطح سمندر پر کھڑی نظر آرہی تھی لیکن پھر کیتھی بے اختیار کرسی سے اچھل پڑی کیونکہ اس نے سب میرین کا بیرونی دروازہ کھلتے دیکھا اور ایک آدمی جس نے غوطہ خوری کا جدید ترین لباس پہنا ہوا تھا۔ اس دروازے سے باہر آیا۔ کیتھی نے تیزی سے ہاتھ بڑھا کر ایک بٹن پریس کیا تو اس آدمی کے چہرے کا کلوزاپ سکرین پر نظر آیا اور اس کے ساتھ ہی اس آدمی نے اپنے سر پر ہیلمٹ ایڈجسٹ کر کے سمندر میں چھلانگ لگا دی۔ اس کے پیچھے دوسرے آدمی نے بھی ہیلمٹ ایڈجسٹ کیا اور سمندر میں چھلانگ لگا دی۔

"آگے والا تو علی عمران ہے۔ لیکن یہ لوگ کیوں سمندر میں

اتر رہے ہیں۔ کیا یہ میری طرف سے مشکوک ہو چکے ہیں"۔ کیتھی
نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر وہ یہ دیکھ کر چونک پڑی
کہ سب میرین سمندر کی سطح سے نیچے گہرائی میں جا رہی تھی جبکہ
عمران اور اس کا ساتھی اب پانی کے نیچے تیرتے ہوئے جزیرے کی
طرف آ رہے تھے۔ سب میرین کافی گہرائی میں جانے کے بعد
جزیرے کی طرف بڑھنے لگی لیکن اس کی رفتار پہلے کی نسبت بہت
آہستہ تھی جبکہ عمران اور اس کا ساتھی خاصی تیز رفتاری سے
جزیرے کی طرف بڑھے چلے آ رہے تھے۔ اسی لمحے میز کے کنارے
پر موجود آلے سے سیٹی کی آواز نکلنے لگی تو کیتھی نے ہاتھ بڑھا کر
آلہ اٹھایا اور اس کا ایک بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو مادام"۔۔۔۔ آلے سے کرائن کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیا بات ہے"۔۔۔۔ کیتھی نے کہا۔

"مادام۔ یہ لوگ ہمارے خلاف پلان بنا چکے ہیں۔ آپ نے
سکرین پر دیکھا ہو گا کہ دو آدمی سب میرین سے نکل کر تیرتے
ہوئے جزیرے کی طرف آ رہے ہیں"۔۔۔۔ کرائن نے کہا۔

"ہاں۔ میں نے دیکھا ہے لیکن اس سے ہمارے خلاف کیا
پلان بن گیا۔ ہو سکتا ہے کہ انہوں نے سوچا ہو کہ بیک وقت
سارے ہمارے پاس آنے کی بجائے دو آدمی آئیں"۔۔۔۔ کیتھی
نے جواب دیا۔

"انہوں نے پانی کے اندر آپس میں ٹرانسمیٹر پر جو بات چیت کی

ہے وہ ہماری مشین نے کیچ کر لی ہے۔ اس سے ان کے پلان کا پتہ
چلا ہے"۔۔۔۔ کرائن نے کہا۔

"اوہ۔ کیا بات ہوئی ہے"۔۔۔۔ کیتھی نے چونک کر پوچھا تو
کرائن نے اسے بتایا کہ ان کا پلان ہے کہ یہ گھاٹ کی طرف جائیں
گے پھر ان میں سے ایک ٹرانسمیٹر پر سب میرین والوں کو اطلاع
دے گا اور سب میرین سطح سمندر پر آجائے گی۔ اس طرح ان کے
خیال کے مطابق ہم سب اس طرف اکٹھے ہو جائیں گے اور یہ
دونوں آسانی سے ہمارا شکار کھیل سکیں گے۔ انہوں نے لفظ شکار
استعمال کیا ہے مادام اور ان کے لہجے سے لگتا ہے کہ وہ دوست بن
کر نہیں بلکہ دشمن بن کر آ رہے ہیں۔ کرائن نے جواب دیا۔

"اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ انہیں یہ معلوم
ہو گیا ہے کہ میں نے ٹاکسی کے بارے میں انہیں جو کچھ بتایا تھا وہ
غلط تھا۔ تم ایسا کرو کرائن کہ جیسے ہی یہ لوگ شاپ ریز کی رینج میں
آئیں ان دونوں پر شاپ ریز فائر کر دینا اور پھر انہیں اوپر جزیرے پر
کھینچ لینا۔ اس کے بعد تم نے اس سب میرین کی نگرانی کرنی ہے"۔
کیتھی نے کہا۔

"یس مادام"۔۔۔۔ کرائن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ
ختم ہو گیا تو کیتھی نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے آلے کا بٹن
آف کیا اور اسے میز پر رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر تشویش کے
تاثرات ابھر آئے تھے۔ اب تک وہ مطمئن تھی کہ عمران اور اس

کے ساتھی دوستانہ انداز میں آ رہے ہیں اس لئے اسے ان سے نمٹنے کے لئے کوئی پریشانی نہ ہوگی لیکن اب صورت حال تبدیل ہوگئی تھی اور اتنی بات وہ بھی جانتی تھی کہ عمران اور اس کے ساتھی انتہائی خطرناک ترین ایجنٹ ہیں۔ خاص طور پر جب سے مادام ٹاکسی نے اسے تفصیل بتائی تھی کہ کس طرح انہوں نے ناقابل یقین انداز میں سب میرین پر قبضہ کر لیا اور پھر اس قدر سائنسی حفاظتی اقدامات کے باوجود نہ صرف انہوں نے اپنا مشن مکمل کر لیا تھا بلکہ وہ سب میرین صحیح سلامت وہاں سے نکال لانے میں کامیاب بھی ہوگئے تو اس کے دل میں ان لوگوں کے بارے میں زیادہ تشویش پیدا ہوگئی تھی۔ یہ درست تھا کہ کیتھی نے اپنے اس پوائنٹ پر اپنے تحفظ کی وجہ سے انتہائی جدید ترین مشینری نصب کرا رکھی تھی اور وہ یہاں اس طرح رہتی تھی جیسے وہ اس جزیرے کی ملکہ ہو۔ لیکن اس کے باوجود عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں اسے بہرحال تشویش لاحق تھی۔ چنانچہ وہ سوچ رہی تھی کہ اس کا آئندہ لائحہ عمل کیا ہونا چاہئے البتہ اس کی نظریں سکرین پر جمی ہوئی تھیں جس پر عمران اور اس کا ساتھی پانی کے اندر تیرتے ہوئے اسے صاف دکھائی دے رہے تھے۔ پھر وہ لوگ جزیرے کے قریب پہنچنے پر مڑ گئے اور ان کے مڑتے ہی کیتھی کو یقین آ گیا کہ کرائن کی رپورٹ درست ہے۔ یہ لوگ چکر کاٹ کر جزیرے کے عقب میں موجود گھاٹ کی طرف جا رہے تھے لیکن اسی لمحے اس نے پانی میں شدید

ہلچل محسوس کی اور پھر سرخ رنگ کی لہروں کو اس نے عمران اور اس کے ساتھی پر گرتے دیکھا۔ دوسرے لمحے وہ دونوں بے حس و حرکت ہوگئے۔ اسی لمحے اس نے چار غوطہ خوروں کو سمندر میں کود کر تیرتے ہوئے دیکھا۔ وہ چاروں بجلی کی سی تیزی سے ان دونوں کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے پھر انہوں نے ان دونوں کو پکڑا اور کھینچ کر سطح سمندر کی طرف لے گئے۔ کیتھی نے ہاتھ بڑھا کر مشین آف کی اور کرسی سے اٹھ کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتی کیبن کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ اس کا رخ ساحل کی طرف تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ساحل کے قریب پہنچی تو اس نے وہاں عمران اور اس کے ساتھی کو زمین پر پڑے ہوئے دیکھا۔ ان دونوں کے غوطہ خوری کے لباس اتار لئے گئے تھے۔ ایک طرف وہ تھیلا پڑا ہوا تھا جو عمران کی پشت پر بندھا ہوا تھا۔ ان کے گرد اس کے آدمی موجود تھے۔

"اب کیا حکم ہے مادام"---- ان میں سے ایک نے کیتھی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ان دونوں کو اٹھا کر تھرڈ کیبن میں لے جاؤ اور کرسیوں پر بٹھا کر رسیوں سے اچھی طرح باندھ دو"---- کیتھی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آگے بڑھ کر زمین پر پڑا ہوا عمران کا تھیلا اٹھا لیا۔ اس نے اس کی زپ کھولی اور تھیلے کو زمین پر الٹ دیا۔ تھیلے میں کافی جدید قسم کا سامان تھا۔ اس کی نظریں ایک چھوٹے

سے فکسڈ فریکونسی ٹرانسیٹر پر پڑیں تو اس نے اسے اٹھا لیا۔

"مادام آپ یہاں کیا کر رہی ہیں"—— اچانک اس کے کانوں میں کرائن کی آواز سنائی دی تو وہ اس کی طرف مڑی۔

"مجھے اس ٹرانسیٹر کی تلاش تھی جس کا حوالہ اس عمران نے دیا تھا کہ اس پر وہ اپنے ساتھیوں کو کال کرے گا اور وہ یہ ہے ٹرانسیٹر"—— کیتھی نے کہا۔

"تو کیا آپ عمران کو مجبور کریں گی کہ وہ اپنے ساتھیوں کو کال کرے"—— کرائن نے کہا۔

"اتنی نفسیات میں بھی جانتی ہوں کہ وہ مجبور ہو جانے والے آدمیوں میں سے نہیں ہے۔ میں کوئی ایسا طریقہ سوچنا چاہتی ہوں کہ جس سے سب میرین میں موجود افراد یہاں دوستانہ انداز میں آ جائیں"—— کیتھی نے کہا۔

"مادام۔ آپ ان چکروں میں کیوں پڑتی ہیں۔ ان دونوں کو ہلاک کر دیں۔ سب میرین کب تک سمندر کی تہہ میں رہے گی۔ وہ لامحالہ سطح سمندر پر آئے گی اور اب وہ ہمارے راکٹوں کی رینج میں ہے۔ جیسے ہی وہ سطح سمندر پر آئے گی ہم اسے راکٹوں سے تباہ کر دیں گے۔ اس طرح وہ سب بھی ہلاک ہو جائیں گے"—— کرائن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ یہ سب میرین جدید ساخت کی ہے۔ ایسا نہ ہو کہ اس کے اندر کوئی ایسا آلہ ہو کہ جس سے وہ جزیرے کو تباہ کر

سکیں۔ اس لئے میرا خیال تھا کہ میں ٹرانسیٹر پر خود ان سے بات کروں اور انہیں یہاں آنے پر آمادہ کروں"—— کیتھی نے کہا۔

"لیکن وہ آپ کے کہنے پر کبھی نہیں آئیں گے بلکہ وہ عمران سے بات کرنے کا کہیں گے اور اگر ان کی بات عمران سے نہ ہوئی تو وہ مزید مشکوک ہو جائیں گے"—— کرائن نے جواب دیا۔

"پھر کوئی ایسا طریقہ سوچو کہ کسی طرح وہ لوگ بیہوش ہو کر یہاں پہنچ جائیں۔ میں کسی قسم کا رسک نہیں لینا چاہتی"۔ کیتھی نے کہا۔

"بظاہر تو کوئی طریقہ نہیں ہے۔ سب میرین سمندر کی خاص گہرائی میں موجود ہے آپ ایسا کریں کہ مادام ٹاکسی کو کال کریں۔ ان کی یہ سب میرین ہے۔ شاید ان کے پاس اس کا کوئی خاص طریقہ ہو"—— کرائن نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ یہ ٹھیک ہے۔ آؤ میرے ساتھ"—— کیتھی نے کہا اور تیزی سے مڑ کر وہ ایک کیبن کی طرف بڑھ گئی۔ یہ کرائن کا کیبن تھا اور اس میں خاصی بڑی بڑی چار مشینیں دیواروں کے ساتھ نصب تھیں۔

"زیرو لائن ایڈ جسٹ کر کے میری بات کراؤ"—— کیتھی نے ایک مشین کے سامنے رکتے ہوئے کہا تو کرائن نے آگے بڑھ کر مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد مشین سے تیز سیٹی کی آواز نکلنے لگی۔

"ہیلو۔ ٹاکسی بول رہی ہوں"۔۔۔۔ چند لمحوں بعد سیٹی کی آواز یکلخت ختم ہو گئی اور مادام ٹاکسی کی آواز سنائی دی۔

"کیتھی بول رہی ہوں ٹاکسی"۔۔۔۔ کیتھی نے کہا۔

"ہاں۔ کیا ہوا۔ کیا یہ لوگ ختم ہو گئے"۔۔۔۔ ٹاکسی کی اشتیاق بھری آواز سنائی دی۔

"ان میں سے دو ختم ہو گئے ہیں۔ ایک عمران اور دوسرا اس کا ساتھی۔ جبکہ باقی سب میرین میں موجود ہیں اور باہر نہیں آ رہے"۔۔۔۔ کیتھی نے کہا۔

"عمران ختم ہو گیا۔ وری گڈ۔ یہ تو بہت بڑی خوشخبری ہے۔ چلو اتنا تو ہوا۔ لیکن یہ دونوں بھی تو سب میرین میں ہی تھے۔ یہ کیسے باہر آ گئے"۔۔۔۔ ٹاکسی کی مسرت بھری آواز سنائی دی تو کیتھی نے اسے بتایا کہ کس طرح اس نے سکرین پر چیک کیا کہ عمران اور اس کے ساتھی سب میرین کو سطح سمندر پر لے آنے کے بعد باہر آئے اور کس طرح وہ دونوں جزیرے کی طرف بڑھنے لگے جبکہ سب میرین واپس سمندر کے اندر چلی گئی پھر ان دونوں کی گفتگو اس کے اسسٹنٹ کرائن نے سن لی۔ اس طرح ان کی پلاننگ کا علم ہوا اور پھر ان پر شاپ ریز فائر کر کے انہیں بیہوش کیا گیا اور جزیرے پر لے آیا گیا۔

"لیکن تم تو کہہ رہی تھی کہ وہ ہلاک ہو چکے ہیں جبکہ اب تم کہہ رہی ہو کہ وہ بیہوش ہیں"۔۔۔۔ مادام ٹاکسی نے انتہائی پریشان

لہجے میں کہا۔

"جب وہ جزیرے لائے گئے تو بیہوش تھے اور ابھی تک بیہوش پڑے ہیں اور میں انہیں کسی بھی وقت ہلاک کر سکتی ہوں۔ لیکن میرے لئے اصل مسئلہ یہ سب میرین بنی ہوئی ہے میں چاہتی ہوں کہ سب میرین میں موجود افراد کسی مزاحمت کے بغیر بیہوش یا ہلاک کئے جا سکیں۔ میں نے تمہیں کال اسی لئے کیا ہے کہ تم بتاؤ کہ کیا سب میرین کے اندر موجود افراد کو باہر سے کسی طرح بیہوش یا ہلاک کیا جا سکتا ہے"۔۔۔۔ کیتھی نے کہا۔

"باہر سے تو ایسا کوئی طریقہ نہیں ہے البتہ ایک کام ہو سکتا ہے کہ عمران کو مجبور کرو کہ وہ اپنے ساتھیوں کو خود ہی جزیرے پر آنے کا کہے۔ تم اسے دھمکی دو کہ تم سب میرین کو راکٹوں سے اڑا دو گی اور وہ یقیناً اپنے ساتھیوں کو تباہی سے بچانے کے لئے اس پر آمادہ ہو جائے گا پھر جیسے ہی وہ سب میرین سطح سمندر پر آئے تم اسے راکٹوں سے تباہ کر دو"۔۔۔۔ ٹاکسی نے کہا۔

"لیکن اس کے لئے تو عمران کو ہوش میں لانا پڑے گا اور ہوش میں آنے کے بعد وہ خطرناک بھی ثابت ہو سکتا ہے"۔ کیتھی نے جواب دیا۔

"ایک منٹ۔ ایک منٹ۔ جرگن کی کال آ رہی ہے۔ میں جرگن سے بات کرلوں۔ وہ انتہائی دور اندیش آدمی ہے ہو سکتا ہے کہ وہ کوئی ایسا طریقہ بتا دے جس سے سارا مسئلہ آسانی سے

حل ہو سکے۔ میں تمہیں دس منٹ بعد خود کال کروں گی"۔ ٹاکسی
نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں انتظار کر رہی ہوں"۔۔۔۔ کیتھی نے کہا او
اس کے اشارے پر کرائن نے مشین آف کر دی۔

"مادام۔ مسئلہ واقعی یہی ہے کہ جب تک سب میرین سطح
سمندر پر نہ آجائے اسے تباہ نہیں کیا جاسکتا"۔۔۔۔ کرائن نے کہا۔

"تم ایک کام کرو۔ راکٹوں کو اس طرح ایڈجسٹ کرا دو کہ
جب بھی میرین سطح سمندر پر آئے اسے فوری طور پر تباہ کیا جا
سکے۔ اگر فرض کیا ہم خاموش ہو کر بیٹھ جاتے ہیں تو عمران کے
ساتھی لامحالہ عمران کے بارے میں معلوم کرنے کے لئے یہاں آئیں
گے اور سب میرین سے باہر نکلنے کے لئے انہیں لامحالہ اسے سطح
سمندر پر لانا پڑے گا"۔۔۔۔ کیتھی نے کہا۔

"اوہ یس مادام۔ واقعی آپ کی بات درست ہے۔ میں ابھی ج
کر انتظامات کراتا ہوں"۔۔۔۔ کرائن نے کہا اور تیزی سے کیبن
سے باہر نکل گیا۔ پھر تقریباً دس منٹ بعد مشین خود بخود آن ہو گئی
اور اس میں سے سیٹی کی آواز نکلنے لگی تو وہ سمجھ گئی کہ زیرو لائن پر
ٹاکسی کا کال ہے۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ٹاکسی کالنگ کیتھی"۔۔۔۔ ٹاکسی کا آواز سنائی دی۔

"کیتھی بول رہی ہوں"۔۔۔۔ کیتھی نے جواب دیا۔

"کیتھی۔ جرگن سے میری بات ہوئی ہے۔ وہ خود تمہارے

جزیرے پر آنا چاہتا ہے تاکہ سچوئشن کو کنٹرول کر سکے۔ کیا تم اس کی
اجازت دو گی"۔۔۔۔ ٹاکسی نے کہا۔

"سوری ٹاکسی۔ میں یہاں کی انچارج ہوں۔ اس لئے سارے
فیصلے میں خود ہی کروں گی"۔۔۔۔ کیتھی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"پلیز کیتھی مان جاؤ۔ اس طرح شاید میری زندگی بچ جائے ورنہ
لامحالہ مجھے عمران اور اس کے ساتھیوں کے اس طرح فرار ہو جانے
پر موت کی سزا دے دی جائے گی۔ وہ ہیلی کاپٹر پر ابھی جزیرے سے
باہر ہی ہے جبکہ میں اپنے ہیلی کاپٹر پر جزیرے سے فوراً باہر آؤں گی
اور ہم دونوں اکٹھے ہی تمہارے پاس جلد از جلد پہنچ جائیں
گے"۔۔۔۔ ٹاکسی نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آجاؤ۔ میں انتظار کر رہی ہوں"۔۔۔۔ کیتھی نے
کہا اور مشین آف کر کے وہ بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ اس
کے چہرے پر مسرت کے آثار نمایاں تھے کیونکہ ایک لحاظ سے
شاکس جیسی بین الاقوامی تنظیم اس کے ماتحت ہو گئی تھی اور اس
نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ اب جرگن سے اپنی تمام شرائط منوا کر
اسے ان لوگوں کو ہلاک کرنے کی اجازت دے گی۔ چند لمحوں بعد وہ
ہیلی پیڈ پر پہنچ گئی جہاں اس کا بھی مخصوص ہیلی کاپٹر موجود تھا۔
کرائن بھی وہاں آگیا اور کیتھی نے اسے جرگن اور ٹاکسی کی آمد
کے متعلق بتایا تو اس نے اثبات میں سرہلا دیا۔

ٹاکسی نے جلدی سے زیرو لائن آلہ جس سے وہ کیتھی سے بات کر رہی تھی آف کر کے میز پر رکھا اور ٹرانسمیٹر کی طرف ہاتھ بڑھایا جس سے کال آرہی تھی۔ وہ سمجھ گئی تھی کہ یہ کال جرگن کی طرف سے ہے کیونکہ کچھ دیر پہلے نارمن کی کال آئی تھی۔ اس نے بتایا تھا کہ باس جرگن کا ہیلی کاپٹر جزیرے کے قریب پہنچ گیا ہے۔

"ہیلو ہیلو۔ ٹاکسی اٹنڈنگ یو۔ اوور"---- ٹاکسی نے کہا۔

"جزیرہ کھولو تاکہ میں اس جزیرے پر آسکوں۔ ویسے کوئی گڑبڑ تو نہیں ہے۔ اوور"---- جرگن نے کہا۔

"گڑ بڑ تو ہو چکی ہے جرگن۔ عمران اور اس کے ساتھی نہ صرف فرار ہو گئے ہیں بلکہ وہ اپنے ساتھ پاکیشیائی ڈاکٹر کو بھی لے گئے ہیں اور تحقیقاتی رپورٹ بھی۔ اوور"---- ٹاکسی نے کہا۔

"کیا کہہ رہی ہو۔ کیا تم نشے میں تو نہیں ہو یا تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا۔ اوور"---- جرگن نے ایسے لہجے میں کہا جیسے وہ حلق کے بل چیخ کر بول رہا ہو اور جواب میں ٹاکسی نے اسے سارے حالات تفصیل سے بتانے شروع کر دیئے اور پھر یہ بھی بتا دیا کہ ابھی کیتھی کی کال آئی تھی اور اس سے اس کی جو گفتگو ہوئی وہ بھی اس نے بتا دی۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ معاملات ابھی ہمارے ہاتھ میں ہیں لیکن یہ عمران اور اس کے ساتھی اس کیتھی کے بس کا روگ نہیں ہیں۔ مجھے خود وہاں جانا ہوگا۔ تم کیتھی سے بات کرو فوراً۔ اوور"---- جرگن نے چیختے ہوئے کہا۔

"لیکن کیتھی تو تمہیں وہاں اپنی من مانی کرنے کی اجازت نہیں دے گی۔ وہ ایسی ہی عورت ہے۔ اوور"---- ٹاکسی نے جواب دیا۔

"ہم نے وہاں پہنچ کر اس جزیرے پر قبضہ کرنا ہے۔ اس کے بعد ہی ہم عمران اور اس کے ساتھیوں کے خلاف لڑ سکیں گے ورنہ تو ایسا ممکن ہی نہیں ہے۔ تم ایسا کرو کہ اس سے کسی طرح بھی اجازت لے لو کہ تم علیحدہ ہیلی کاپٹر پر آؤ گی اور میں علیحدہ۔ اور پھر اپنے ہیلی کاپٹر میں چار ریز گنوں سے مسلح افراد بٹھا لینا اور جزیرے پر اترتے ہی ہم ریز گنوں کا فائر کھول دیں گے۔ اس طرح وہ سب ختم ہو جائیں گے۔ اوور"---- جرگن نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں کرتی ہوں بات اوور اینڈ آل" ---- ٹاکسی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آف کر دیا اور پھر زیرو لائن آلے کا بٹن آن کر کے اس نے کیتھی سے گفتگو شروع کر دی۔ گو کیتھی بڑی مشکل سے مانی تھی لیکن بہرحال اس نے اسے منا لیا تھا۔ پھر اس نے زیرو لائن کا بٹن آف کر کے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ ٹاکسی بول رہی ہوں۔ اوور" ---- ٹاکسی نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس۔ جرگن بول رہا ہوں۔ کیا ہوا۔ اوور" ---- جرگن کی تیز آواز سنائی دی۔

"میں نے بڑی مشکل سے کیتھی کو آمادہ کر لیا ہے۔ اوور"۔ ٹاکسی نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اب جلدی سے چار آدمیوں اور ریز گنوں سمیت ہیلی کاپٹر لے کر باہر آؤ۔ اوور اینڈ آل" ---- جرگن نے کہا اور ٹاکسی نے ٹرانسمیٹر آف کیا اور انٹرکام کا رسیور اٹھا کر اس نے اس کے دو بٹن پریس کر دیئے۔

"نارمن بول رہا ہوں" ---- دوسری طرف سے نارمن کی آواز سنائی دی۔

"ٹاکسی بول رہی ہوں نارمن۔ سپیشل سیکشن کے چار آدمیوں کو ریز گنوں سمیت ہیلی کاپٹر پر بھجوا دو میں بھی وہاں جا رہی ہوں۔

اس کے بعد جزیرے کو اوپن کر دو تاکہ میں ہیلی کاپٹر سمیت باہر چیف جرگن کے ساتھ کیتھی کے جزیرے پر جا سکوں" ---- ٹاکسی نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس مادام" ---- دوسری طرف سے کہا گیا اور ٹاکسی نے رسیور کریڈل پر پٹخا اور کرسی سے اٹھ کر وہ تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک ہیلی کاپٹر پر بیٹھی جزیرے سے نکل کر اوپر فضا کی طرف بلند ہوتی جا رہی تھی۔ ہیلی کاپٹر پر پائلٹ کے علاوہ چار افراد موجود تھے جن کے ہاتھوں میں عجیب ساخت کی گنیں تھی۔ جزیرے کے اوپر فضا میں جرگن کا ہیلی کاپٹر معلق نظر آ رہا تھا۔ چند لمحوں بعد اس کا ہیلی کاپٹر بھی وہاں پہنچ گیا۔ اسی لمحے ہیلی کاپٹر میں نصب ٹرانسمیٹر پر کال آنا شروع ہو گئی تو ٹاکسی نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو۔ جرگن بول رہا ہوں۔ ریز گنیں اور آدمی ساتھ لے آئی ہو ناں۔ اوور" ---- جرگن نے کہا۔

"ہاں۔ چار آدمی ریز گنوں سے مسلح موجود ہیں۔ اوور"۔ ٹاکسی نے جواب دیا۔

"او کے۔ پھر لیڈ کرو اور ان آدمیوں کو سمجھا دو کہ وہ اس وقت تک کوئی حرکت نہ کریں جب تک میں فائر نہ کھول دوں اور جیسے ہی میں فائر کھولوں انہوں نے وہاں جزیرے پر موجود سب لوگوں کا خاتمہ کر دینا ہے۔ اوور" ---- جرگن نے کہا۔

"لیکن کیتھی کہیں آدمیوں اور ریز گنوں کو دیکھ کر مشکوک ہو جائے۔ اوور"۔۔۔ ٹاکسی نے کہا۔

"تم اسے کہہ دینا کہ یہ آدمی اور گنیں ہم سب میرین کی تبا کے لئے ساتھ لائے ہیں۔ اوور"۔۔۔ جرگن نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اوور اینڈ آل"۔۔۔ ٹاکسی نے کہا اور اس ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"چلو کیتھی کے جزیرے پر۔ جس قدر تیز رفتاری ممکن سکے اتنی کر دو۔ ہم جس قدر جلد وہاں پہنچیں گے اتنا ہی ہمیں فائدہ ہو گا"۔۔۔ ٹاکسی نے پائلٹ سے کہا۔

"یس مادام"۔۔۔ پائلٹ نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہیلی کاپٹر کو ایک جھٹکے سے آگے بڑھا دیا اور پھر ہیلی کاپ کی رفتار بڑھتی چلی گئی۔ جرگن کا ہیلی کاپٹر ان کے عقب میں آ رہا تھا چونکہ ٹاکسی کئی بار اس ہیلی کاپٹر میں کیتھی کے جزیرے پر جا چکی تھی اس لئے پائلٹ کو معلوم تھا کہ یہ جزیرہ کس سمت ہے اور وہاں کس جگہ ہیلی پیڈ بنا ہوا ہے۔ یہی وجہ تھی کہ اس نے صرف ٹاکسی کی ہدایت سنی تھی اور کسی قسم کی تفصیل نہ پوچھی تھی۔ تھوڑی دیر بعد جزیرہ نظر آنے لگ گیا تو ٹاکسی چوکنا ہو کر بیٹھ گئی۔

"تم لوگوں نے چیف جرگن کی ہدایت سن لی تھی"۔ مادام ٹاکسی نے مڑ کر عقب میں بیٹھے چاروں افراد سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس مادام"۔۔۔ ان میں سے ایک نے جواب دیا۔

"خیال رکھنا۔ کسی قسم کی کوئی کوتاہی نہیں ہونی چاہئے"۔ مادام ٹاکسی نے کہا۔

"یس مادام"۔۔۔ ان میں سے ایک نے جواب دیا اور مادام ٹاکسی نے گردن موڑ کر دوبارہ سامنے کی طرف دیکھنا شروع کر دیا۔ ہیلی کاپٹر اب جزیرے کے اوپر پہنچ چکا تھا اور پھر تھوڑی دیر بعد پائلٹ نے اسے ہیلی پیڈ پر اتار دیا۔ اس کے پیچھے جرگن نے بھی اپنا ہیلی کاپٹر اتار دیا۔ مادام ٹاکسی اچھل کر ہیلی کاپٹر سے نیچے اتر آئی۔ اس کے پیچھے چار ریز گنوں سے مسلح افراد بھی نیچے اترے۔ عقبی ہیلی کاپٹر سے جرگن بھی نیچے آ گیا۔ ہیلی پیڈ کی ایک سائیڈ پر کیتھی موجود تھی۔ اس کے ساتھ بھی چار مشین گنوں سے مسلح آدمی موجود تھے جبکہ ایک آدمی بغیر کسی ہتھیار کے کھڑا تھا۔

"تم تو باقاعدہ فورس لے کر آئی ہو ٹاکسی"۔۔۔ کیتھی نے ٹاکسی کے پیچھے موجود چار مسلح افراد کو دیکھتے ہوئے ناگوار سے لہجے میں کہا۔

"انہیں سب میرین کو تباہ کرنے کے لئے ساتھ لانا پڑا ہے۔ یہ خصوصی ساخت کی ریز گنیں ہیں جن سے سب میرین کو تباہ کیا جا سکتا ہے"۔۔۔ ٹاکسی نے جواب دیا اور پھر اس نے جرگن اور کیتھی کا آپس میں تعارف کرایا۔

"مس کیتھی۔ ہم آپ کے بیحد مشکور ہیں کہ آپ نے ہمارے ساتھ تعاون کیا ہے۔ شاؤ نرے سے آپ کی تعریف کروں گا۔

شاؤنرے میرا انتہائی گہرا اور بے تکلف دوست ہے"۔ جر گن نے
کہا۔

"شکریہ۔ یہ تو بعد کی بات ہے۔ اس وقت مسئلہ سب میرین
میں موجود لوگوں کو ختم کرنے کا ہے۔ اس بارے میں آپ نے کیا
پلان بنایا ہے"۔۔۔۔۔ کیتھی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"عمران اور اس کے ساتھی کے غوطہ خوری کے لباس آپ
کے پاس موجود ہوں گے"۔۔۔۔۔ جر گن نے کہا تو کیتھی بے اختیار
چونک پڑی۔

"ہاں۔ ہیں۔ کیوں"۔۔۔۔۔ کیتھی نے حیران ہو کر کہا۔

"ان دونوں کے لباسوں کو ہم استعمال کر سکتے ہیں۔ جب ان
لباسوں میں ہمارے آدمی سب میرین پر جائیں گے تو لامحالہ وہ یہی
سمجھیں گے کہ آنے والے عمران اور اس کا ساتھی ہیں چنانچہ وہ
انہیں اندر لے جانے کے لئے سب میرین کو سطح سمندر پر لے
آئیں گے۔ پھر ہمارے آدمی عمران اور اس کے ساتھی کے میک
اپ میں اندر جائیں گے اور مخصوص ریز گنوں کی مدد سے اندر
موجود سب لوگوں کو فوری طور پر بیہوش کر دیا جائے گا۔ اس کے
بعد سب میرین کو یہاں لے آیا جائے گا۔ عمران کے سارے
ساتھیوں کو ہم باہر لے آئیں گے۔ اس کے بعد آپ انہیں اپنے
ہاتھوں سے ہلاک کر دینا"۔۔۔۔۔ جر گن نے کہا۔

"ترکیب تو اچھی ہے مسٹر جر گن۔ لیکن کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ

جیسے ہی سب میرین سطح سمندر پر آئے ہم یہاں سے راکٹ فائر کر
کے اسے تباہ کر دیں تاکہ کوئی رسک ہی باقی نہ رہے"۔ کیتھی نے
کہا۔

"ہو تو سکتا ہے مس کیتھی۔ لیکن ہم ایسا نہیں چاہتے۔ کیونکہ
یہ سب میرین انتہائی قیمتی ہے اسے خوانخواہ تباہ کرنا زیادتی ہے۔
دوسری بات یہ کہ وہ پاکیشیائی ماہر ارضیات سب میرین کے اندر
ہے اگر سب میرین تباہ ہو گئی تو وہ بھی ساتھ ہی ہلاک ہو جائے گا
جبکہ اگر وہ زندہ ہاتھ آ جائے تو مادام ٹاکسی کی زندگی بچ سکتی ہے
اور اسے شاکس میں کوئی بڑا عہدہ بھی مل جائے گا"۔۔۔۔۔ جر گن
نے کہا۔

"لیکن مجھے اس ساری کارروائی کے عوض کیا ملے گا"۔ کیتھی
نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جو آپ چاہیں"۔۔۔۔۔ جر گن نے کہا۔

"مسٹر جر گن۔ میں اس ساری کارروائی کی اجازت ایک
صورت میں دے سکتی ہوں کہ آپ شاؤنرے سے کہہ کر مجھے یہاں
سے فارغ کرا دیں اور شاکس کے ہیڈکوارٹر میں کوئی بڑا عہدہ دلا
دیں اور یہاں اس جزیرے پر موجود افراد کو شاؤنرے سے بھاری
انعامات دلا دیں اور مادام ٹاکسی کو بھی میرے ساتھ شاکس میں اعلیٰ
عہدہ دلا دیں"۔۔۔۔۔ کیتھی نے کہا۔

"یہ کوئی مہنگا سودا نہیں ہے مس کیتھی۔ آپ جیسی ذہین،

ہوشیار اور فعال خاتون تو شاکس کے لئے انتہائی فائدہ مند ثابت ہوگی۔ مجھے آپ کی یہ شرط منظور ہے اور میں آپ کو حلف دیتا ہوں کہ جیسے آپ کہیں گی ویسے ہی ہوگا"۔۔۔۔ جرگن نے بڑے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

"او کے۔ مجھے آپ کی زبان پر اعتماد ہے۔ اب آپ جیسے کہیں"۔۔۔۔ کیتھی نے کہا تو ٹاکسی نے بھی مسرت بھرے انداز میں سر ہلا دیا۔

"آپ جزیرے پر موجود سب آدمیوں کو یہاں اکٹھا کریں تاکہ میں ان میں سے عمران اور اس کے ساتھی کے قدوقامت کے درست ترین آدمی منتخب کر سکوں۔ کیونکہ مادام ٹاکسی جن چار آدمیوں کو ساتھ لائی ہے ان میں سے کوئی بھی عمران کے قدوقامت کا نہیں ہے اور پھر ہمارے آدمی صرف سائنسی کاموں کے ماہر ہیں جبکہ آپ کے آدمی ان معاملات میں تربیت یافتہ ہیں اور وہ آسانی سے مشن مکمل کر لیں گے"۔۔۔۔ جرگن نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میرے آدمی واقعی ان معاملات میں بیحد تربیت یافتہ ہیں"۔۔۔۔ کیتھی نے خوش ہوتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اپنے ساتھ کھڑے ہوئے غیر مسلح آدمی کی طرف مڑ گئی۔

"کرائن۔ سب کو یہاں کال کر لو"۔۔۔۔ کیتھی نے کہا۔

"یس مادام"۔۔۔۔ اس آدمی نے جواب دیا اور جلدی سے جیب سے ایک چھوٹا سا آلہ نکالا اور اس کا ایک بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ میں کرائن بول رہا ہوں۔ جزیرے پر موجود سب افراد فوری طور پر ہیلی پیڈ پر پہنچ جائیں"۔۔۔۔ اس نے اس آلے میں کہا تو اس کی آواز پورے جزیرے میں گونج گئی اور پھر کرائن نے آلے کا بٹن آف کر کے آلہ واپس جیب میں ڈال لیا۔

"کیا یہاں کوئی خاص لاؤڈ سپیکر سسٹم نصب کیا گیا ہے"۔ جرگن نے حیران ہوتے ہوئے کہا تو کیتھی کا چہرہ فخر سے جگمگا اٹھا۔

"ابھی آپ نے دیکھا ہی کیا ہے مسٹر جرگن۔ اس جزیرے پر ایسے ایسے سسٹم موجود ہیں کہ آپ ان کا تصور بھی نہیں کر سکتے"۔ کیتھی نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

"گڈ۔ مجھے یہ جان کر بڑی خوشی ہوئی ہے۔ لیکن میرا خیال ہے کہ یہ سب کچھ آپ نے اپنے شوق سے کیا ہوا ہے ورنہ بحری سمگلنگ کے لئے تو ان آلات کی اتنی ضرورت نہیں ہو سکتی"۔ جرگن نے کہا۔

"ہاں۔ یہ سب میرا ذاتی شوق ہے۔ ان لوگوں کے خاتمے کے بعد میں آپ کو سارا جزیرہ دکھاؤں گی"۔۔۔۔ کیتھی نے کہا اور جرگن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"آپ کے جزیرے میں کتنے افراد موجود ہیں"۔۔۔۔ چند لمحوں کی خاموشی کے بعد جرگن نے پوچھا۔

"بائیس افراد ہیں"۔۔۔۔ کیتھی نے کہا اور پھر چند لمحوں بعد ہی وہاں لوگوں نے اکٹھا ہونا شروع کر دیا۔

"سب یہاں آ گئے ہیں۔ اب آپ ان میں سے سلیکشن کر لیں"۔ سب لوگوں کے اکٹھے ہونے پر کیتھی نے جرگن سے مخاطب ہو کر کہا۔

"آپ سب لوگ ذرا ہٹ کر کھڑے ہو جائیں۔ کیونکہ مجھے سو فیصد درست آدمی کا انتخاب کرنا ہو گا ورنہ عمران کے ساتھی معمولی سے فرق سے بھی ہوشیار ہو سکتے ہیں۔ وہ لوگ بھی عمران کی طرح ہی ہوشیار اور تیز ہیں"---- جرگن نے کہا تو کیتھی کے سارے ساتھی تیزی سے سائیڈوں میں ہٹنے لگے۔ چند لمحوں بعد ہی وہ اس طرح کھڑے تھے جیسے قطار بنا کر جرگن کے استقبال کے لئے کھڑے ہوں جبکہ کیتھی اور اس کا نائب کرائن ایک طرف کھڑے تھے۔

"عمران اور اس کا ساتھی کہاں ہے"---- جرگن نے اس طرح پیچھے ہٹتے ہوئے کہا جیسے وہ اور پیچھے ہو کر ان افراد کا پوری طرح جائزہ لینا چاہتا ہو۔

"وہ شاپ ریز سے بیہوش ایک کیبن میں ہیں اور بیہوشی کے علاوہ انہیں باندھ بھی دیا گیا ہے"---- کیتھی نے جواب دیا۔

"انہیں ہلاک کر دینا چاہئے تھا۔ وہ تو انتہائی خطرناک ہیں"۔ جرگن نے منہ بناتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے گردن موڑی اور اپنے ریز گن بردار چاروں ساتھیوں کی طرف دیکھا۔ پھر اس سے پہلے کہ کیتھی' کرائن اور اس کے دوسرے

ساتھی کچھ سمجھتے چاروں ریز گن برداروں نے فائر کھول دیئے اور سرخ رنگ کی شعاؤں کے تیز دھاروں نے کیتھی' کرائن اور ان کے آدمیوں کے جسموں کے پلک جھپکنے میں پرخچے اڑا کر رکھ دیئے۔ یہ آپریشن صرف چند سیکنڈ میں ہی مکمل ہو گیا اور اب وہاں کیتھی اور اس کے ساتھیوں کی کٹی پھٹی اور قدرے جلی ہوئی لاشوں کا ڈھیر پڑا ہوا تھا۔

"پورے جزیرے میں گھوم جاؤ۔ ہو سکتا ہے کہ کیتھی کے اور ساتھی کہیں موجود ہوں۔ جو نظر آئے سب کو اڑا دو"۔ جرگن نے ریز گن برداروں سے مخاطب ہو کر کہا اور وہ سر ہلاتے ہوئے تیزی سے دوڑتے ہوئے ان کی نظروں سے اوجھل ہو گئے۔

"آؤ ٹاکسی۔ اب اس عمران اور اس کے ساتھی کا خاتمہ بھی کر دیں۔ پھر اس سب میرین کو بھی دیکھ لیں گے"---- جرگن نے ٹاکسی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ویسے تم نے واقعی کیتھی اور اس کے ساتھیوں کو اکٹھا کر کے ہلاک کرنے کا پلان انتہائی ذہانت سے بنایا تھا۔ ورنہ مجھے ذرا برابر بھی یقین نہ تھا کہ ایسا ممکن ہو سکے گا کیونکہ کیتھی بیحد ذہین عورت تھی"---- ٹاکسی نے کہا۔

"یہ سب کچھ مجھے تمہاری وجہ سے کرنا پڑا ہے ٹاکسی۔ اگر کیتھی زندہ رہ جاتی تو شاکس ہیڈکوارٹر کو لامحالہ یہ اطلاع مل جاتی کہ عمران اور اس کے ساتھی تمہارے جزیرے سے نکل جانے میں

کامیاب ہو گئے تھے اور تم جانتی ہو کہ شاکس کے اصول کس قدر سخت ہیں"۔۔۔۔ جرگن نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ ۔ بیحد شکریہ جرگن۔ تم نے مجھ پر بہت بڑا احسان کیا ہے۔ میں یہ احسان کبھی نہیں بھولوں گی"۔۔۔۔ ٹاکسی نے انتہائی ممنونیت بھرے لہجے میں کہا تو جرگن بے اختیار مسکرا دیا۔

تھوڑی دیر بعد وہ اس جگہ پہنچ گئے جہاں کیبن موجود تھے۔ کیبنوں کی طرف رہنمائی ٹاکسی نے کی تھی کیونکہ وہ یہاں آتی جاتی رہتی تھی جبکہ جرگن پہلی بار آیا تھا۔ یہاں تین بڑے کیبن تھے جبکہ ان کے پیچھے ذرا ہٹ کر چھوٹے چھوٹے دس بارہ کیبن بنے ہوئے تھے۔ سب کیبنوں کے دروازے کھلے ہوئے تھے۔ وہ ایک کیبن میں داخل ہوئے تو یہاں صرف مشینری نصب تھی۔ آدمی کوئی نہ تھا۔ وہ اس کیبن سے نکل کر دوسرے کیبن میں گئے تو اس کیبن میں کرسیاں، میزیں اور ایسا ہی بیٹھنے کا دوسرا سامان تھا۔

"عمران اور اس کا ساتھی لامحالہ اس تیسرے کیبن میں ہوں گے۔ آؤ"۔۔۔۔ جرگن نے کہا اور تیزی سے اس کیبن سے نکل کر تیسرے کیبن کی طرف بڑھ گیا۔ اب اس کے ہاتھ میں مشین پسٹل موجود تھا۔ تیسرے کیبن کا دروازہ بھی کھلا ہوا تھا لیکن جیسے ہی وہ تیسرے کیبن میں داخل ہوئے وہ دونوں ہی بے اختیار ٹھٹھک کر رک گئے کیونکہ یہاں بھی خالی کرسیاں موجود تھیں جن کے ساتھ رسیاں زمین پر پڑی ہوئی تھیں لیکن آدمی کوئی موجود نہ

تھا۔

"اوہ۔ اوہ۔ عمران اور اس کا ساتھی نکل گئے۔ اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ"۔۔۔۔ جرگن نے یکلخت چیختے ہوئے کہا۔

"وہ کہاں جا سکتے ہیں یہیں کہیں چھپے ہوئے ہوں گے"۔ ٹاکسی نے کہا۔

"اوہ۔ غوطہ خوری کے لباس۔ وہ کہاں ہیں۔ کہیں وہ لباس بھی نہ لے اڑے ہوں"۔۔۔۔ جرگن نے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف پلٹا۔ ابھی وہ کیبن سے باہر نکلا ہی تھا کہ اچانک اس کا ایک آدمی وہاں پہنچ گیا۔

"سارا جزیرہ خالی پڑا ہوا ہے چیف۔ یہاں اور کوئی آدمی موجود نہیں"۔۔۔۔ اس آدمی نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ عمران اور اس کا ساتھی فرار ہو گئے ہیں۔ انہیں تلاش کرو۔ جلدی کرو۔ وہ غوطہ خوری کے لباس۔ وہ تم نے دیکھے ہیں کہیں"۔۔۔۔ جرگن نے انتہائی پریشان سے لہجے میں کہا۔

"غوطہ خوری کے لباس۔ جی ہاں۔ یہاں سے کچھ دور پڑے ہیں۔ جدید ساخت کے دو لباس ہیں۔ ان کے پاس ہی کافی سارا سامان بھی بکھرا پڑا ہے"۔۔۔۔ اس آدمی نے جواب دیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ پھر وہ کہاں جا سکتے ہیں۔ وہ یہیں ہوں گے۔ جلدی کرو۔ تلاش کرو انہیں"۔۔۔۔ جرگن نے کہا۔

"کہیں وہ گھاٹ کی طرف نہ نکل گئے ہوں کیتھی کے پاس تو

"ایک سپیشل مونو بوٹ بھی ہے"۔۔۔۔ اچانک خاموش کھڑی ہوئی ٹاکسی نے کہا۔

"گھاٹ تو خالی پڑا ہوا ہے مادام۔ میں ادھر سے ہی آ رہا ہوں"۔۔۔۔ اس آدمی نے جواب دیا۔ اسی لمحے باقی تین افراد بھی یکے بعد دیگرے وہاں پہنچ گئے۔

"اوہ۔ اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ عمران اور اس کا ساتھی مونو بوٹ سمیت نکل گئے۔ اب وہ لازماً سب میرین میں جائیں گے اور سب میرین کو انہیں لینے کے لئے لازماً سمندر کی سطح پر آنا پڑے گا لیکن ہم یہاں سے کیا کر سکتے ہیں"۔۔۔۔ جرگن نے انتہائی پریشان سے لہجے میں کہا۔

"چیف۔ یہاں باقاعدہ راکٹ سسٹم موجود ہے اور میں نے دیکھا ہے کہ تمام راکٹوں کا رخ سامنے کی طرف کیا گیا ہے۔ یوں لگ رہا ہے جیسے کوئی خاص ٹارگٹ بنایا گیا ہو"۔۔۔۔ ایک آدمی نے کہا تو جرگن چونک پڑا۔

"اوہ۔ کہاں ہے۔ دکھاؤ مجھے۔ اگر یہ کام کر سکتا ہے تو پھر تو یہیں سے اس سب میرین اور مونو بوٹ کو تباہ کیا جا سکتا ہے"۔ جرگن نے تیز لہجے میں کہا تو وہ آدمی مڑا اور تیزی سے ایک طرف کو بڑھ گیا۔ اس کے پیچھے جرگن' ٹاکسی اور باقی آدمی بھی چلنے لگے۔ ساحل کے قریب واقعی راکٹ لانچر موجود تھے جو بڑی بڑی جھاڑیوں میں چھپائے گئے تھے۔ ان کی تعداد دس تھی اور ان کا رخ

سامنے کی طرف تھا۔ ان کے پیچھے باقاعدہ کمپیوٹرائزڈ کنٹرولنگ سسٹم بھی موجود تھا۔

"گڈ۔ یہ تو واقعی شاندار سسٹم ہے۔ سب میرین ہمارے جزیرے کی طرف سے ادھر آئی ہے اس لئے لامحالہ یہ سامنے ہی موجود ہوگی۔ اب اس کے سطح سمندر پر نمودار ہوتے ہی اسے آسانی سے تباہ کیا جا سکتا ہے"۔۔۔۔ جرگن نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"لیکن ایسا بھی تو ہو سکتا ہے کہ وہ مونو بوٹ اور سب میرین دونوں کو پانی کے اندر سے ہی عقبی طرف لے جائیں"۔۔۔۔ ٹاکسی نے کہا تو جرگن چونک پڑا۔

"ہاں۔ ایسا ممکن ہے۔ تم سب ایسا کرو کہ باقی تین اطراف میں پہرہ دو۔ اگر تمہیں مونو بوٹ یا سب میرین نظر آئے تو مجھے اطلاع دینا"۔ جرگن نے ریز گن برداروں سے کہا اور وہ سر ہلاتے ہوئے مڑے اور تیزی سے دوڑتے ہوئے عقبی طرف کو چلے گئے۔

"شاپ ریز سے بیہوش افراد خود بخود تو ہوش میں نہیں آ سکتے۔ پھر یہ عمران اور کے ساتھی کیسے ہوش میں آ گئے"۔ ٹاکسی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"وقفہ زیادہ ہو گیا ہوگا۔ یہ ایک خاص وقفے تک اپنی طاقت کے لحاظ سے کام کرتی ہے۔ اب معلوم نہیں کہ ان پر کتنی طاقت کی ریز فائر کی گئیں اور کتنا وقفہ تھا"۔۔۔۔ جرگن نے کہا تو ٹاکسی

نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا۔
"کاش ہم فوری طور پر کیتھی اور اس کے ساتھیوں کی ہلاکت
کے چکر میں پڑنے کی بجائے پہلے اس عمران اور اس کے ساتھی
خاتمہ کر دیتے"۔۔۔۔ ٹاکسی نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد
کہا۔

"پھر یہ کام نہ ہو سکتا۔ بہرحال اب یہ لوگ بچ کر نہیں ج
سکے۔ ہم ان کا قبر تک پیچھا کریں گے۔ انہیں سب میرین کو ز
بہرحال چھوڑنا ہی پڑے گا کیونکہ اس میں فیول موجود نہیں ہے او
جیسے ہی انہوں نے سب میرین کو چھوڑا ان کی موت آسان ہ
جائے گی"۔۔۔۔ جرگن نے جواب دیا اور ٹاکسی نے اثبات میں سر
ہلا دیا۔

عمران کی آنکھیں کھلیں تو اس کے ذہن پر دھند سی چھائی ہوئی
تھی لیکن یہ دھند آہستہ آہستہ صاف ہوتی چلی گئی اور وہ پوری طرح
شعور میں آ گیا۔ اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن میں وہ منظر گھوم
گیا جب وہ تنویر کے ساتھ جدید ترین غوطہ خوری کے لباس میں
جزیرے کی سائیڈ پر مڑ کر گھاٹ کی طرف جا رہا تھا کہ اسے اپنے
اوپر پانی میں ہلچل سی محسوس ہوئی اور پھر اس کا ذہن تاریک پڑ گیا
اور اس کے بعد اس کی آنکھیں اب کھلی تھیں۔ اس نے بے
اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اسے معلوم ہو گیا کہ وہ
کرسی پر بیٹھا ہوا ہے اور اس کے جسم کو کرسی کے ساتھ رسیوں
سے باندھا گیا ہے۔ اس نے گردن گھمائی تو ساتھ والی کرسی پر تنویر
موجود تھا۔ اس کا جسم ابھی تک ڈھیلا پڑا ہوا تھا۔ اس کا مطلب تھا
کہ وہ ابھی ہوش میں نہیں آیا۔ ان دونوں کے غوطہ خوری کے

لباس غائب تھے اور وہ لکڑی کے ایک بڑے سے کیبن میں تھے۔ عمران اس کیبن کو دیکھتے ہی سمجھ گیا کہ وہ کیتھی کے جزیرے پر ہیں۔ کیتھی نے شاید انہیں زندہ رکھا تھا کہ وہ ان سے اس کے ساتھیوں کے بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہتی ہوگی۔ عمران نے فوراً ہی رسیاں کاٹنے کی جدوجہد شروع کر دی۔ چونکہ اس کے دونوں ہاتھوں کو آپس میں نہ باندھا گیا تھا اس لئے اس نے اپنے ناخنوں کو قریب سے گزرنے والی رسیوں پر آزمانا شروع کر دیا۔ رسیاں چونکہ کس کر باندھی گئی تھیں اس لئے تھوڑی ہی دیر بعد وہ دو رسیاں کاٹنے میں کامیاب ہو گیا۔ دونوں رسیاں کٹتے ہی اس کے جسم کے گرد موجود رسیاں یکلخت ڈھیلی پڑ گئیں اور عمران نے جسم کو آگے پیچھے کر کے انہیں مزید اتنا ڈھیلا کر دیا کہ اس کے دونوں بازو آسانی سے حرکت میں آگئے اور پھر باقی رسیاں علیحدہ کرنا اس کے لئے مشکل کام نہ رہا تھا۔ رسیاں علیحدہ کر کے وہ کرسی سے اٹھا اور تیزی سے کیبن کے کھلے دروازے کی طرف بڑھ گیا لیکن ابھی وہ دروازے کے قریب پہنچا ہی تھا کہ بے اختیار ٹھٹھک کر رک گیا کیونکہ کیبن کے باہر چار مسلح افراد بڑے چوکنا انداز میں کھڑے ہوئے تھے۔ دو ایک سائیڈ پر اور دو دوسری سائیڈ پر۔ تنویر بیہوش تھا۔ اس لئے عمران فوری طور پر بھی کوئی کارروائی نہ کر سکتا تھا اور نہ تنویر کو چھوڑ کر جا سکتا تھا۔ ابھی وہ دروازے کی سائیڈ میں کھڑا سوچ ہی رہا تھا کہ اب اسے کیا کرنا چاہئے کہ اچانک ایک آواز

پورے جزیرے میں گونجتی ہوئی سنائی دینے لگی اور وہ یہ آواز سن کر بے اختیار چونک پڑا۔ کوئی آدمی اپنا نام کرائن بتا رہا تھا۔ جزیرے پر موجود سب افراد کو فوری طور پر ہیلی پیڈ پر بلا رہا تھا۔ پھر جیسے ہی آواز سنائی دینی بند ہوئی' عمران نے دیکھا کہ باہر موجود چار مسلح افراد تیزی سے آگے بڑھ گئے۔ عمران نے دروازے کی اوٹ سے جھانکا تو اس نے ادھر بھی کئی افراد کو ادھر ادھر سے نکل کر اسی طرف جاتے دیکھا جدھر وہ چاروں افراد گئے تھے۔ عمران نے اسے قدرت کی طرف سے ایک موقع سمجھا۔ وہ تیزی سے مڑا اور پھر اس نے جلدی سے تنویر کی رسیاں کھولنا شروع کر دیں تھوڑی دیر بعد تنویر رسیوں سے آزاد ہو چکا تھا۔ عمران نے اسے اٹھا کر کاندھے پر ڈالا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ باہر اب کوئی موجود نہ تھا۔ وہ کیبن سے نکل کر سائیڈ پر بڑھ گیا۔ تنویر کو اٹھائے دوڑتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا اور تھوڑی دیر بعد وہ ساحل کے قریب پہنچ گیا۔ اس کے ذہن میں وہ موٹر بوٹ تھی جو یقیناً گھاٹ پر موجود ہو گی۔ وہ اسی طرح تنویر کو اٹھائے گھاٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا اور پھر ابھی وہ گھاٹ تک پہنچا ہی تھا کہ اس نے جزیرے کے اندرونی طرف سے انسانی چیخوں کی آوازیں سنیں۔ یوں لگ رہا تھا جیسے جزیرے کے اندر انسانوں کا قتل عام کیا جا رہا ہو۔ عمران نے اپنی رفتار بڑھا دی کیونکہ یہ قتل عام اس کی سمجھ میں نہ آرہا تھا کہ ایسا کیوں ہو رہا ہے اور کون ایسا کر رہا ہے۔ وہ اب جلد از جلد تنویر سمیت یہاں

سے نکل جانا چاہتا تھا۔ گھاٹ پر پہنچ کر اس نے تنویر کو پانی میں موجود مونوبوٹ کے اندر لٹایا اور پھر تیزی سے انجن کی طرف بڑھ گیا۔
مونو بوٹ میں فیول موجود تھا اور وہ درست حالت میں تھی۔ عمران نے اس کا لنگر ہٹایا اور پھر اسے چلاتا ہوا گھما کر تیزی سے جزیرے کی مخالف سمت کھلے سمندر میں لے گیا۔ تھوڑی دور آگے جانے کے بعد اس نے اسے پانی کے اندر لے جانے کا کام شروع کر دیا کیونکہ اسے خطرہ تھا کہ اگر اسے پانی کی سطح میں چیک کر لیا گیا تو ہو سکتا ہے کوئی راکٹ یا میزائل فائر کر کے مونو بوٹ کا ہی خاتمہ کر دیا جائے۔ تھوڑی دیر بعد مونو بوٹ سمندر کی گہرائی میں پہنچ گئی تو عمران نے اس کا رخ موڑا اور پھر چکر کاٹ کر اسے جزیرے کی سمت پہلے اس طرف لے جانے لگا جدھر وہ سب میرین موجود تھی اسی لمحے اسے اپنے عقب میں تنویر کی کراہ سنائی دی تو وہ تیزی سے مڑا۔ تنویر ہوش میں آرہا تھا۔ وہ سمجھ گیا کہ جس گیس سے انہیں بیہوش کیا گیا تھا اس کا مخصوص وقفہ ختم ہو رہا ہے۔ اس لئے تنویر خود بخود ہوش میں آرہا ہے جب کہ وہ خود اس لئے کچھ دیر پہلے ہوش میں آگیا تھا کہ وہ اپنی ذہنی قوت کو توانا کرنے کے لئے باقاعدہ اور مسلسل مخصوص ورزشیں کرنے کا عادی تھا۔ اس لئے اس کی ذہنی طاقت تنویر سے زیادہ تھی۔ اس لئے وہ کچھ دیر پہلے ہی ہوش میں آگیا تھا۔

"یہ میں کہاں ہوں"۔۔۔۔ اچانک تنویر نے کہا۔ وہ اب اٹھ

کر بیٹھ چکا تھا اور حیرت سے ادھر ادھر دیکھ رہا تھا۔

"مونوبوٹ میں"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر تنویر کے پوچھنے پر اسے اپنے ہوش میں آنے سے لے کر اب تک کے تمام حالات بتانے پڑے۔

"لیکن انسانی چیخوں کا کیا مطلب۔ کیا جزیرے پر دو پارٹیاں تھیں"۔۔۔۔ تنویر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ وہ اب اٹھ کر عمران کے قریب آکر کھڑا ہو گیا تھا۔

"لگتا تو ایسے ہی ہے لیکن تمہاری بیہوشی کی وجہ سے میرے پاس چھان بین کا وقت نہ تھا کیونکہ مجھے نہیں معلوم تھا کہ تمہاری بیہوشی کب ختم ہوگی"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"تو اب تم واپس سب میرین میں جا رہے ہو"۔ تنویر نے کہا۔

"ظاہر ہے اور کیا کر سکتا ہوں"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا

"وہاں جا کر ہم کیا کریں گے۔ سب میرین میں تو اتنا فیول بھی نہیں ہے کہ وہ دور جاسکے"۔۔۔۔ تنویر نے جواب دیا۔

"یہی ہو سکتا ہے کہ سب میرین کو چھوڑ کر ہم سب اس مونوبوٹ میں سوار ہو جائیں اس میں بہرحال اتنا فیول ہے کہ ہم اس کی مدد سے اس ٹاپو جزیرے پر پہنچ جائیں جہاں دو ہیلی کاپٹر موجود ہیں"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"ہمارے ساتھی تو بیحد پریشان ہوں گے"۔۔۔۔ چند لمحوں کی

خاموشی کے بعد تنویر نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ۔اوہ۔ مجھے تو اس کا خیال تک نہیں آیا۔ اس میں بھی تو ٹرانسمیٹر موجود ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور تیزی سے اس نے ٹرانسمیٹر پر فریکونسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی۔

"ہیلو ہیلو۔ عمران کالنگ اوور"۔۔۔۔ عمران نے بٹن آن کر کے بار بار کال دینا شروع کر دی۔

"یس۔ کیپٹن شکیل اٹنڈنگ یو۔ آپ نے اتنی دیر بعد کیوں رابطہ کیا ہے۔ ہم سب بے حد پریشان تھے۔ اوور"۔۔۔۔ کیپٹن شکیل کی آواز سنائی دی تو عمران نے جواب میں اسے مختصر طور پر سارے حالات بتا دیئے۔

"عمران صاحب۔ میں نے اس دوران اس سب میرین میں موجود تمام سسٹمز کو اچھی طرح چیک کر لیا ہے۔ اس میں ایسا سسٹم موجود ہے کہ جس سے میں جزیرے کے ساحل اور اس کے کچھ فاصلے تک کے حصے کو چیک کر سکوں اور میں نے اسے چیک کیا ہے۔ وہاں مجھے دس بڑے راکٹ اور راکٹ لانچر نظر آئے ہیں جن کا رخ اس طرف ہے جدھر ہم موجود ہیں۔ میرا خیال ہے کہ جیسے ہی ہم سطح سمندر پر آئے وہ راکٹ فائر کر دیں گے اور سب میرین یقیناً تباہ ہو جائے گی۔ اوور"۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اوہ۔ پھر ایسا کرو کہ تم سب میرین کو لے کر واپس اتنی دور چلے جاؤ جو راکٹ کے رینج میں نہ ہو۔ ہم وہیں پہنچ جائیں گے کیونکہ

بہرحال ہمیں اس صورت میں سب میرین میں داخل ہو سکتے ہیں جب سب میرین سطح سمندر پر پہنچ جائے۔اوور"۔ عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اوور"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کیپٹن شکیل نے کہا لیکن پھر اس سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا اچانک ایک دوسری آواز سنائی دی۔

"تم کہیں بھی چلے جاؤ عمران۔ لیکن اب بچ کر نہیں جا سکتے۔ میں جرگن بول رہا ہوں اور ہم نے ہر طرف سے تمہیں گھیر رکھا ہے۔ اب تمہارے بچنے کی صرف ایک ہی صورت ہے کہ اپنے آپ کو سرنڈر کر دو۔ اوور"۔۔۔۔ بولنے والا کہہ رہا تھا اور عمران نے ایک طویل سانس لیا۔

"تم کیتھی کے جزیرے سے بول رہے ہو۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ قتل عام کیتھی اور اس کے ساتھیوں کا تھا۔ اوور"۔ عمران نے کہا۔

"ہاں۔ ہم نے کیتھی اور اس کے تمام آدمیوں کا خاتمہ کر دیا ہے۔ تم بس بال بال ہمارے ہاتھوں سے بچ نکلے ہو۔ یہ تو مجھے معلوم ہو گیا تھا کہ تم مونوبوٹ لے کر نکل گئے ہو لیکن ہمارا تم سے رابطہ نہ ہو رہا تھا تاکہ ہم تمہیں بتا سکیں کہ تم بچ کر نہیں جا سکتے۔ یہ تو میں اتفاقاً ٹرانسمیٹر پر مختلف فریکوئنسیز چیک کر رہا تھا کہ تمہاری کال سنائی دینے لگ گئی۔ اوور"۔۔۔۔ جرگن نے کہا۔

"ارے ارے۔ تمہیں اس معمولی سے پیغام کے لئے اتنی

محنت کرنا پڑی۔ آئی ایم سوری۔ لیکن کیا یہ بات ہمیں بتائے بغیر پوری نہ ہوسکتی تھی۔ تم نے یقیناً کیتھی اور اس کے آدمیوں کو بھی پہلے یہ نہیں بتایا ہو گا کہ تم ان کا قتل عام کرنے جا رہے ہو پھر یہ مہربانی صرف ہمارے ساتھ ہی کیوں ہو رہی ہے۔ اوور"۔ عمران نے کہا۔

"اس لئے کہ میں اب تمہارے ساتھ ایک معاہدہ کرنا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ اگر تم سب میرین کو واپس ہورنگ لے جاؤ اور ڈاکٹر عالم رضا اور اس کی رپورٹ کو ہمارے حوالے کر دو تو ہم تمہیں زندہ چھوڑ سکتے ہیں۔ اوور"۔۔۔۔۔ جرگن نے کہا۔

"اس کے جواب میں اگر میں بھی ایک آفر کر دوں تو کیسی رہے گی۔ تمہارا شاید خیال ہے کہ ہم نے ہورنگ سے صرف ڈاکٹر عالم رضا اور تحقیقاتی رپورٹ حاصل کی ہے۔ ایسی بات نہیں ہے تمہارے جزیرے کے اندر ہم نے ایسی سیٹنگ کر دی ہے کہ ہم جب بھی چاہیں صرف ایک بٹن دبا کر اسے پھٹتے ہوئے آتش فشاں میں تبدیل کر سکتے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ تمہارے ذہن میں یہ خیال آئے کہ اگر ایسا ہے تو پھر اب تک ہم نے ایسا کیوں نہیں کیا تو اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم ایسا صرف اس صورت میں کرنا چاہتے تھے کہ جب ہم شاکس کے کسی بڑے عہدیدار سے بات کر کے اسے یہ بتا سکیں۔ کیونکہ ایک پیشکش کی صورت ہمارے ذہن میں بھی تھی اور وہ یہ کہ اگر شاکس یہ وعدہ کرے کہ وہ ساتال میں ہمارے معدنی

پروجیکٹ پر دوبارہ قبضہ کرنے کی کوشش نہیں کرے گی تو اس جزیرے کی تباہی سے ہم ہاتھ روک سکتے ہیں۔ اور تم چونکہ چیف ہو۔ اس لئے اب میری یہ آفر تم ہی سن لو۔ اوور"۔ عمران نے کہا۔

"جھوٹ بولنے کی ضرورت نہیں ہے۔ تم ایسا کبھی نہیں کر سکتے۔ وہاں ایسی آٹومیٹک مشینری موجود ہے کہ جسے تم کسی صورت بھی ڈاج نہیں دے سکتے تم اپنی بات کرو ورنہ۔۔۔۔ اوور" جرگن نے کہا۔

"ٹھیک ہے پھر جو تم سے ہو سکتا ہے تم کر لو اور جو ہم سے ہو سکے گا ہم کریں گے۔ اوور اینڈ آل"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے مونو بوٹ کا رخ تیزی سے موڑنا شروع کر دیا۔

"کیا ہوا۔ تم مونو بوٹ کا رخ موڑ رہے ہو"۔۔۔۔ تنویر نے کہا۔

"ہاں۔ اس لئے کہ اب ہمیں معلوم ہو گیا ہے کہ کیتھی کے جزیرے پر جرگن کے ساتھ زیادہ آدمی نہیں ہیں۔ ورنہ وہ کبھی اس طرح ڈاج کر کے کیتھی کے سارے آدمیوں کو ایک جگہ اکٹھا نہ کرتا اور اب جب تک اس جزیرے پر قبضہ نہ کر لیا جائے اس وقت تک ہمارا یہاں سے نکلنا مشکل ہو جائے گا کیونکہ جرگن پورے شاکس کی طاقت کے ساتھ ساتھ شاؤزرے اور ایکریمین نیوی اور

ائیرفورس کو کال کر سکتا ہے"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا او
نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد عمران نے چیک کر
وہ جزیرے کی سائیڈ والے ساحل کے قریب پہنچ گیا ہے تو ا
مونو بوٹ کو سطح سمندر پر لے آنا شروع کر دیا۔

"خیال رکھنا۔ ہو سکتا ہے اس طرف کوئی پہرے دار مو
اور وہ فوراً ہی ہم پر فائر کھول دے"۔۔۔۔ عمران نے کہا ا
نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد مونوبوٹ سمندر کی
نمودار ہو گئی تو عمران اسے تیزی سے ساحل کے قریب لے
لگا۔ پھر لنگر ڈال کر انہوں نے بوٹ کو روکا اور پھر کٹی پھٹی چٹا
چڑھتا ہوا عمران اوپر جزیرے پر پہنچ گیا۔ اس کے پیچھے تنویر تھ
ابھی وہ اوپر چڑھے ہی تھے کہ انہوں نے تین ہیلی کاپٹروں ک
بعد دیگرے جزیرے کے درمیان سے نکل کر اوپر بلندی کی
جاتے ہوئے دیکھا اور چند لمحوں بعد ہی وہ تینوں ہیلی کاپٹر تیزی
مڑ کر اس طرف کو بڑھ گئے جدھر ہورنگ جزیرہ تھا۔

"اوہ جرگن چلا گیا۔ اب وہ یقیناً ہورنگ جا رہا ہو گا تاک
بات کی چیکنگ کر سکے"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور تیزی سے
بڑھ گیا۔ تنویر اس کے پیچھے تھا لیکن وہ دونوں ہی بیحد محتاط
کیونکہ ہو سکتا تھا کہ جرگن کے آدمی یہاں موجود ہوں لیکن ت
دیر بعد انہوں نے اس چھوٹے سے جزیرے کو چیک کر لیا۔
کوئی زندہ آدمی موجود نہ تھا البتہ ہیلی پیڈ کے ساتھ کیبن او

کے آدمیوں کی ٹوٹی پھوٹی اور قدرے جلی ہوئی لاشوں کے ٹکڑے بکھرے پڑے تھے۔

"ان پر لیزر ریز فائر کی گئی ہیں"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور پھر وہ ان راکٹوں کی طرف بڑھ گئے جس کا ذکر کیپٹن شکیل نے کیا تھا۔ راکٹ واقعی موجود تھے لیکن ان کا کنٹرولنگ سسٹم فائرنگ کے ذریعے تباہ کر دیا گیا تھا۔ اب وہ بیکار ہو چکے تھے پھر عمران نے کیبن میں جا کر وہاں موجود مشینری کو چیک کیا تو وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ ساری مشینری کو تباہ کر دیا گیا تھا۔ عمران کا خاص تھیلا تو وہاں پڑا تھا لیکن اس کا سامان غائب کر دیا گیا تھا۔ اب مونو بوٹ سے ہی کام لینا پڑے گا۔ آؤ"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور تیزی سے اس طرف کو بڑھنے لگا جدھر مونو بوٹ موجود تھی۔ تھوڑی دیر بعد وہ مونو بوٹ پر پہنچ گئے تو عمران نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا کیونکہ اس پر فریکونسی پہلے سے ہی ایڈجسٹ تھی۔

"ہیلو ہیلو۔ عمران کالنگ۔ اوور"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"کیپٹن شکیل بول رہا ہوں عمران صاحب۔ اوور"۔ چند لمحوں بعد ہی کیپٹن شکیل کی آواز سنائی دی۔

"کیپٹن شکیل۔ سب میرین کو لے کر کیتھی والے جزیرے کے عقب سے آ جاؤ۔ اب جزیرہ خالی ہو چکا ہے۔ اوور"۔ عمران نے کہا۔

"تو کیا جرگن جس نے کال ٹریس کی تھی وہ اس جزیرے سے

نہیں بول رہا تھا۔ اوور"۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔
"اس وقت وہ واقعی اس جزیرے سے بول رہا تھا۔ اس ۔
یہاں کیتھی اور اس کے آدمیوں کو ختم کرکے جزیرے پر قبضہ کر
تھا لیکن جب میں نے اسے بتایا کہ ہورنگ جزیرے کو ہم کسی :
وقت تباہ کر سکتے ہیں تو وہ یہاں سے فوراً ہیلی کاپٹر کے ذریعے واپ
ہورنگ چلا گیا۔ اوور"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔
"اوکے۔ ہم آ رہے ہیں۔ اوور"۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا
"اوور اینڈ آل"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور ٹرانسیٹر آف کر دیا
"جب سب لوگ یہاں آ جائیں گے تو پھر کیا ہوگا اور یہا
سے نکلیں گے کیسے"۔۔۔۔ تنویر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔
"یہی تو سوچ رہا ہوں"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور پھر ایک بار
اس نے ٹرانسیٹر پر ایک اور فریکونسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی
فریکونسی ایڈجسٹ کرنے کے بعد اس نے ٹرانسیٹر کا بٹن آن کر دیا
"ہیلو ہیلو۔ پرنس کالنگ۔ اوور"۔۔۔۔ عمران نے بار بار ک
دیتے ہوئے کہا۔
"یس۔ پوائنٹ تھرٹی ون۔ کون کال دے رہا ہے۔ اوور"۔ :
لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی لیکن بولنے والے کے لہجے :
شدید حیرت تھی۔
"میں اس جزیرے سے بول رہا ہوں جو جزیرہ ہورنگ ۔
نزدیک ہے اور جس کی انچارج مادام کیتھی ہے۔ میں مادام کیتھی

ہمدرد بول رہا ہوں۔ اوور"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔
"اوہ۔ پوائنٹ سکسٹی سکس سے۔ لیکن آپ کون ہیں اور
مادام کیتھی کہاں ہیں۔ اوور"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔
"آپ اس پوائنٹ سے بول رہے جس کا انچارج پہلے ٹیلی تھا۔
اوور"۔ عمران نے اس کے سوال کا جواب دینے کی بجائے الٹا
سوال کرتے ہوئے کہا۔
"ہاں۔ میں پہلے ٹیلی کا نائب تھا۔ اب میں اس پوائنٹ کا
انچارج ہوں لیکن آپ نے بتایا نہیں کہ آپ کون ہیں اور مادام کیتھی
کہاں ہیں اور آپ نے یہاں تھرٹی ون پر کال کیوں کی ہے۔
اوور"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔
"ہورنگ کی مادام ٹاکسی نے کیتھی کے جزیرے پر حملہ کیا ہے
اور کیتھی کے سارے آدمی ہلاک کر دیئے گئے ہیں جبکہ کیتھی شدید
زخمی ہے۔ میں تمہارے چیف شاؤزرے کو اطلاع دینا چاہتا ہوں۔
لیکن مجھے ان کی مخصوص فریکونسی کا علم نہیں ہے۔ یا تو تم ان کی
فریکونسی مجھے بتا دو یا پھر میری فریکونسی نوٹ کر لو اور چیف شاؤزرے
سے کہو کہ وہ یہاں کال کر لیں۔ اوور"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔
"پوائنٹ سکسٹی سکس کی فریکونسی مجھے معلوم ہے۔ لیکن مادام
ٹاکسی تو مادام کیتھی کی دوست تھی پھر اس پر حملہ کیوں کیا گیا ہے۔
اوور"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔
"یہ لمبی بات ہے اور معاملات بیحد سیریس ہیں۔ اس لئے

تمہیں سب کچھ بتانے کا مطلب ہے کہ مزید وقت ضائع کرنا۔ ٹاکسی نے پوائنٹ کا مین ٹرانسمیٹر اور ساری مشینری تباہ کر دی۔ میں یہاں موجود موٹو بوٹ کے ٹرانسمیٹر سے کال کر رہا ہوں اوور"۔ عمران نے کہا۔

"اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ ٹھیک ہے۔ آپ فریکونسی مجھے بتا د میں چیف سے بات کرتا ہوں پھر جیسے وہ کہیں گے ویسے ہی آ بتا دوں گا۔ اوور"---- دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے ٹرانسمیٹر کی مخصوص فریکونسی جو اس پر درج تھی پڑھ کر ا دی۔

"اوکے۔ آپ انتظار کریں۔ اوور اینڈ آل"۔ دوسری سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"تم اس شاؤنرے کو کیوں کال کرنا چاہتے ہو"---- تنو حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جنوبی بحر اوقیانوس پر شاؤنرے گروپ کا مکمل کنٹرول یہاں جگہ جگہ ان کے جزیرے ہیں۔ ایکریمین نیوی سے بھی ا ساز باز ہے اس لئے یہاں سے نکلنے کے لئے شاؤنرے ضروری ہے۔ اس کے علاوہ جہاں تک میرا خیال ہے کہ بھی اس شاؤنرے سے ہی رابطہ قائم کرے گا اس لئے اگر ا میری بات ہو جائے تو مجھے یقین ہے کہ میں اسے اپنی قائل کر لوں گا"---- عمران نے جواب دیا۔

"اور اگر ایسا نہ ہوا تو"---- تنویر نے کہا۔

"تو پھر کچھ اور سوچیں گے"---- عمران نے جواب دیا۔

"ارے وہ سب میرین"---- اسی لمحے تنویر نے چونک کر کہا اور عمران بھی مڑ کر اسے دیکھنے لگا جہاں سمندر میں سب میرین سطح پر نمودار ہو رہی تھی۔ تھوڑی دیر بعد سب میرین پوری سطح پر آ گئی تو تنویر موٹو بوٹ سے نکلا اور ساحل پر چڑھ کر زور زور سے ہاتھ ہلانے لگا۔ سب میرین اب تیزی سے ادھر ہی آنے لگی جدھر عمران اور تنویر موجود تھے البتہ عمران موٹو بوٹ پر ہی موجود تھا کیونکہ اسے شاؤنرے کی کال کا انتظار تھا۔ تھوڑی دیر بعد سب میرین ساحل کے قریب رک گئی اور اس میں سے صفدر باہر آ گیا۔

"صفدر، ڈاکٹر عالم رضا اور دوسرے ساتھیوں کو یہاں جزیرے پر لے آؤ"---- عمران نے اونچی آواز میں کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اسی لمحے موٹو بوٹ کے ٹرانسمیٹر سے کال آنا شروع ہو گئی اور عمران نے بٹن ان کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ شاؤنرے کالنگ۔ اوور"---- ایک بھاری اور چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"میں پرنس عمران بول رہا ہوں۔ پوائنٹ سکسٹی سکس سے۔ اوور"---- عمران نے بھی باوقار لہجے میں جواب دیا۔

"کون ہو تم اور کیتھی کہاں ہے۔ اوور"---- دوسری طرف سے کہا گیا۔ لہجہ سخت تھا۔

"میرا نام پرنس علی عمران ہے۔ ہو سکتا ہے کہ جرگن نے تمہیں یہ نام بتا دیا ہو۔ اوور"---- عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تم وہ پاکیشیائی ہو جو ٹیلی کو اغوا کر کے لے گیا تو پوائنٹ تھرٹی ون سے۔ اوور"---- دوسری طرف سے شاؤنرے نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ میں وہی ہوں اور اب سن لو کہ میں تو اپنے مشن میں کامیاب ہو گیا ہوں لیکن جرگن نے تمہارے اس سکسٹی سکس پوائنٹ کو مکمل طور پر تباہ کر دیا ہے۔ کیتھی اور اس کے سارے ساتھیوں کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ یہاں موجود تمام مشینری تباہ کر دی گئی ہے اس لئے کہ کیتھی نے ہماری مدد کی تھی۔ اوور"۔ عمران نے کہا۔

"کیتھی نے تمہاری مدد کی تھی۔ یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے کیتھی تمہاری مدد کیسے کر سکتی ہے جبکہ میں نے اسے خاص طور احکامات دیئے تھے کہ وہ تمہارا اور تمہارے گروپ کا خیال رکھے اور تم لوگ ادھر جاؤ تو وہ تم کو ہلاک کر دے اور جرگن کو ضرورت ہے میرے پوائنٹ کو تباہ کرنے کی۔ ایسا ممکن ہی نہیں سکتا۔ تم غلط بیانی کر رہے ہو۔ تم اپنا اصل مقصد بتاؤ کہ تم نے کیوں کال کی ہے۔ اوور"---- شاؤنرے نے چیختے ہوئے کہا۔

"میں تمہیں پہلے مختصر طور پر بتاتا ہوں کہ یہ سب کچھ کیسے ہوا۔ اس کے بعد باتیں ہوں گی"---- عمران نے کہا اور پھر اس

نے مختصر طور پر ٹاپو جزیرے سے مونو بوٹ سے ہورنگ جانے اور پھر ہیلی کاپٹر کی فائرنگ اور پھر مونو بوٹ پر اس کا صحیح سلامت کیتھی کے پاس پہنچنے پر کیتھی سے ہونے والی بات چیت اور اس کے بعد کیتھی سے موٹر بوٹ لے کر ہورنگ جاتے ہوئے ہورنگ والوں کی سب میرین پر قبضہ کرنے اور پھر ہورنگ جزیرے سے ڈاکٹر عالم رضا کے نکالنے اور پھر کیتھی والے جزیرے کی طرف آنے، وہاں ان کی بیہوشی اور پھر ہوش میں آنے کے بعد سے لے کر اب کال کرنے تک ساری بات بتا دی۔

"لیکن پہلے تم نے کہا ہے کہ کیتھی نے تمہاری مدد کی جبکہ دوسری بار تم وہاں گئے تو اس نے تمہیں بیہوش کر دیا۔ یہ سب کیا گورکھ دھندہ ہے۔ اوور"---- شاؤنرے نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جہاں تک میرا ذاتی اندازہ ہے، کیتھی اور ٹاکسی کے درمیان بے تکلفانہ دوستی تھی اور کیتھی یہ چاہتی تھی کہ ہماری ہلاکت کا کریڈٹ ٹاکسی کو جائے۔ شاید اس کے بدلے میں وہ ٹاکسی سے کوئی خاص مراعات چاہتی ہوگی۔ اوور"---- عمران نے کہا۔

"یہ تو مجھے معلوم ہے کہ ان کے درمیان دوستی تھی لیکن اب تم کیا چاہتے ہو اور کیوں تم نے مجھے کال کیا ہے۔ اوور"۔ شاؤنرے نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میں تمہارے ساتھ ایک معاہدہ کرنا چاہتا ہوں۔ اگر تم مجھے

اس جزیرے سے نکال کر ایکریمیا کے کسی ملک یا ساحل تک پہنچا
تو اس کے بدلے میں تم جو معاوضہ چاہو میں تمہیں دے س
ہوں۔ اوور"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔
"سوری۔ ایسا نہیں ہو سکتا۔ تم ایکریمیا کے دشمن ہو جبکہ م
مجرم ہونے کے باوجود ایکریمیا کا شہری ہوں۔ اس لئے ایکریمیا ک
خلاف میں تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکتا بلکہ اب میری کوشش ہو
کہ تمہارا خاتمہ کر دوں۔ اوور"۔۔۔۔ شاؤنرے نے جواب دیا
"اوکے۔ پھر تم سے کچھ کہنا بے کار ہے۔ اوور اینڈ آل"۔
عمران نے کہا اور ٹرانسیٹر آف کر دیا۔
"اس طرح بات نہیں بنے گی۔ مجھے کچھ اور سوچنا ہو گا"۔
عمران نے ٹرانسیٹر آف کر کے ساحل کی طرف بڑھتے ہوئے بڑبڑا کر
کہا۔ سب میرین سے سب ساتھی ساحل پر پہنچ چکے تھے۔ ڈاکٹر عا
رضا کو بھی جزیرے پر شفٹ کر دیا گیا تھا۔ ڈاکٹر عالم رضا کی چونکہ
ذہنی حالت درست نہ تھی اس لئے ہورنگ جزیرے پر ایسی دوائیں
انہیں مسلسل دی جاتی رہی تھیں جن کی وجہ سے وہ مسلسل خاموش
رہتے تھے البتہ وہ چل پھر سکتے تھے لیکن وہ نہ بولتے تھے اور اپنی
مرضی سے کوئی کام کرتے تھے۔ عمران مونو بوٹ سے ساحل پر پہنچ
کر اندرونی طرف بڑھ گیا جہاں عمران کے ساتھی موجود تھے۔
"عمران صاحب۔ اس شاؤنرے سے بات ہوئی ہمیں تنویر نے
بتایا ہے کہ آپ اس سے یہاں سے نکلنے کے لئے مدد حاصل کرنا

چاہتے تھے"۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔
"ہاں۔ بات تو ہو گئی ہے لیکن اس نے صاف انکار کر دیا
ہے۔ اس کے نقطہ نظر سے ہم چونکہ ایکریمیا کے مفادات کے
خلاف کام کر رہے ہیں اس لئے وہ ہماری مدد نہیں کر سکتا"۔ عمران
نے جواب دیا۔
"تم چیف کو کال کرو ٹرانسیٹر پر۔ وہ کوئی نہ کوئی بندوبست کر
دے گا"۔ جولیا نے کہا۔
"یہاں سے صرف مونو بوٹ اور سب میرین میں ٹرانسیٹر ہیں
لیکن یہ اس قدر لانگ رینج نہیں ہیں کہ پاکیشیا تک کال کر سکیں"۔
عمران نے جواب دیا تو جولیا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔
"عمران صاحب۔ اس ٹاپو جزیرے پر دو ہیلی کاپٹر موجود ہیں
اور ہم مونو بوٹ سے وہاں تک آسانی سے پہنچ سکتے ہیں"۔ صفدر
نے کہا۔
"نہیں۔ لامحالہ مادام ٹاکسی اور جرگن کو ان کے بارے میں
معلوم ہے اس لئے انہوں نے اسے ٹارگٹ بنا رکھا ہوگا۔ جیسے ہی
ہم فضا میں بلند ہوں گے وہ اس پر راکٹ یا میزائل فائر کر دیں گے
اور دوسری بات یہ کہ ان کے متعلق شاؤنرے نے نیوی کو تفصیلات
دے دی ہوں گی۔ پہلے تو ٹیلی کے پاس ورڈز کی وجہ سے ہم یہاں
تک پہنچ جانے میں کامیاب ہو گئے تھے لیکن اب ایسا نہیں ہوگا۔
ایکریمین نیوی ان دونوں ہیلی کاپٹروں کو فضا میں ہی ہٹ کر سکتی

ہے"۔ عمران نے جواب دیا۔

"آپ نے ٹرانسیٹر کال میں جرگن کو ہورنگ جزیرہ تباہ کرنے کی دھمکی دی تھی۔ کیا یہ صرف دھمکی تھی"۔ صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ میرا خیال تھا کہ شاید اس دھمکی کے پیش نظر وہ ہم سے سودے بازی کر لے ورنہ وہاں سے ڈاکٹر عالم رضا صاحب کو نکالنا ہی مسئلہ تھا جو بڑی مشکل سے حل ہوا۔ اس کی تباہی کے لئے انتظامات تو بڑی دور کی بات ہے"---- عمران نے جواب دیا۔

"لیکن اب اگر شاکس والوں نے یہاں اس جزیرے پر حملہ کر دیا تو پھر۔ ہمارے پاس تو اسلحہ بھی نہیں ہے"---- جولیا نے کہا

"ہاں۔ ایسا بھی ہو سکتا ہے۔ اس لئے میں سوچ رہا ہوں کہ سب میرین کو تباہ کر دیا جائے تاکہ شاکس اسے دوبارہ استعمال نہ کر سکے اور مونو بوٹ پر سوار ہو کر یہاں سے چل دیں۔ کوئی نہ کوئی ایسا جزیرہ بہرحال مل جائے گا جہاں سے ہم نکلنے کے لئے کوئی مدد حاصل کر سکیں"---- عمران نے کہا۔

"لیکن مونو بوٹ کا فیول بھی تو بہرحال ختم ہو جائے گا اور اگر ہم اس دوران اپنے مطلب کے کسی جزیرے تک نہ پہنچ سکے تو پھر تو ہماری موت انتہائی عبرتناک ہوگی۔ یہ علاقہ ایسا ہے کہ یہاں سے کوئی تجارتی بحری جہاز بھی نہیں گزرتا"---- صفدر نے کہا۔

"ایسی کوئی بات نہیں۔ میں نے چیک کر لیا ہے۔ ابھی مونو بوٹ میں کافی فیول موجود ہے۔ ہم لازماً کسی نہ کسی جزیرے تک پہنچ

جائیں گے اور اگر مدد نہ مل سکی تو کم از کم کوئی ایسا لانگ رینج ٹرانسیٹر بہرحال مل جائے گا جس سے کال کر کے ہم یہاں سے نکلنے کے لئے کوئی نہ کوئی راستہ بنا لیں گے"---- عمران نے جواب دیا۔

"ہاں۔ یہاں ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھنے سے یہ تجویز بہتر ہے"---- تنویر نے کہا اور پھر سب ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

کمرے کا دروازہ کھلا تو کرسی پر بیٹھی ہوئی مادام ٹاکسی نے چونک کر دروازے کی طرف دیکھا۔ دروازے سے جرگن اندر داخل ہو رہا تھا۔

"کیا ہوا۔ کچھ پتہ چلا ان کا"۔ مادام ٹاکسی نے چونک کر کہا۔

"فی الحال تو اتنا پتہ چلا ہے کہ انہوں نے سب میرین کو کیتھی والے جزیرے کی عقبی سمت لے جا کر تباہ کر دیا ہے۔ اس کے پرزے سمندر میں پھیلے ہوئے صاف دکھائی دے رہے ہیں۔ ٹاپو جزیرے پر البتہ وہ نہیں پہنچے۔ وہاں دونوں ہیلی کاپٹر موجود تھے۔ انہیں ناکارہ کر دیا گیا ہے۔ کیتھی والے جزیرے پر بھی وہ لوگ موجود نہیں ہیں۔ شاؤنرے سے میری بات ہوئی ہے اس عمران نے شاؤنرے کو بھی کال کر کے اس سے بات کی تھی اس نے اس کے ساتھ یہاں سے نکلنے کے لئے معاہدہ کرنے کی کوشش کی لیکن

شاؤنرے نے انکار کر دیا۔ شاؤنرے، کیتھی اور اس کے آدمیوں کی ہلاکت پر بے حد غصے میں تھا لیکن میں نے اسے کہہ دیا ہے کہ ان کا معاوضہ اسے دے دیا جائے گا اور معاوضے کی بات سن کر وہ خوش ہو گیا پھر میں نے اس سے بات کی ہے کہ ان لوگوں کو ہر صورت میں ختم کرنا ہے تو اس نے مزید معاوضے کی شرط پر معاہدہ کر لیا ہے کہ وہ پورے جنوبی بحراوقیانوس میں اپنے تمام اڈوں کو ریڈ الرٹ کر دے گا۔ یہ لوگ جہاں بھی پہنچے یا سمندر میں جہاں بھی ٹریس ہوئے ان کا خاتمہ کر دیا جائے گا۔ اس کے ساتھ ساتھ میں نے ہیڈکوارٹر سے ایکس سی سپیشل ہیلی کاپٹر بھی طلب کر لیا ہے۔ وہ وہاں سے روانہ ہو گیا ہے۔ جب وہ یہاں پہنچے گا تو پھر اس پر سوار ہو کر میں پورے جنوبی بحراوقیانوس کا راؤنڈ لگاؤں گا۔ اس میں ایسے آلات ہیں کہ یہ موٹربوٹ تو ایک طرف سمندر کی تہہ میں موجود سب میرین کو بھی چیک کر سکتے ہیں اور نہ صرف چیک کر سکتے ہیں بلکہ اس کو سمندر کی تہہ میں ہی ہٹ کر سکتے ہیں۔ اس طرح ہم خود ان لوگوں کی تلاش کر کے ان کا خاتمہ کر دیں گے"۔۔۔ جرگن نے جواب دیا۔

"لیکن ایسا ہیلی کاپٹر تو نیوی کے پاس ہی ہو سکتا ہے۔ ہیڈکوارٹر کے پاس کیسے ہو گا"۔۔۔ ٹاکسی نے کہا۔

"ہیڈکوارٹر کے ہاتھ بیحد لمبے ہیں۔ یہ ہیلی کاپٹر نہ صرف نیوی سے حاصل کر لیا گیا ہے بلکہ جنوبی بحراوقیانوس میں واقع نیوی کے

تمام اڈوں کو اس بارے میں بریف بھی کر دیا گیا ہے۔ ہم ا
آزادی سے اسے استعمال کر سکیں گے"---- جرگن نے کہا۔

"میں تمہاری بیحد احسان مند ہوں جرگن کہ تمہاری وجہ
مجھے نئی زندگی ملی ہے۔ تم نے جس انداز میں ہیڈکوارٹر کو بریف
ہے اس کے بعد ہی مجھے وارننگ ہوئی ہے ورنہ تو اب تک میں
میں پہنچ چکی ہوتی"---- مادام ٹاکسی نے کہا۔

"تمہیں معلوم ہے کہ میں نے تم پر یہ احسان کیوں
ہے"۔ جرگن نے مسکراتے ہوئے کہا تو مادام ٹاکسی بے اختی
چونک پڑی۔

"تو کیا کوئی خاص وجہ ہے"---- مادام ٹاکسی نے چونک
کہا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"ہاں۔ اور وہ وجہ اب تمہیں بتا رہا ہوں۔ مجھے معلوم
کہ تم نے اور کیتھی نے مل کر شاؤنرے سے ہٹ کر بھی بح
سمگلنگ کا دھندہ اپنا رکھا ہے اور یہ ساری رقم تمہارے ایک سپیش
اکاؤنٹ میں جمع ہوتی رہتی ہے۔ میں چاہتا تو اپنے ہیڈکوارٹر
شاؤنرے کو اطلاع کر دیتا۔ لیکن میں خاموش رہا کہ کبھی نہ کبھ
ایسا موقع آئے گا جب تم سے کوئی ایسی حرکت ہوگی کہ جس کے بد
تم خوشی سے مجھے یہ رقم دے دو گی اور سچی بات تو یہ ہے کہ ا
وجہ سے میں نے کیتھی اور اس کے آدمیوں کو بھی ہلاک کر دیا ۔
تاکہ کیتھی کی طرف سے کوئی اعتراض نہ ہو سکے اور تمہیں ہم

ہیڈکوارٹر کی سزا سے بچا لیا جائے۔ اب میں یہ دیکھنا چاہتا ہوں کہ
تم اس کے جواب میں کیا کرتی ہو۔ کیا تم مجھے یہ دولت دیتی ہو یا
نہیں"---- جرگن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ لیکن اگر یہ بات تمہارے ذہن میں تھی تو تم نے
ہیڈکوارٹر رپورٹ کرنے سے پہلے مجھ سے یہ بات کیوں نہیں کی۔
اب جبکہ ہیڈکوارٹر کو تم رپورٹ کر چکے ہو تو اب اگر میں تمہیں
دولت نہ دوں تب"---- مادام ٹاکسی نے کہا تو جرگن بے اختیار
ہنس پڑا۔

"تو کیا تم انکار کر رہی ہو۔ میرا تو خیال تھا کہ جس طرح میں
نے تمہاری زندگی بچائی ہے تم انتہائی خوشی سے میرا احسان اتار دو
گی"---- جرگن نے ہنستے ہوئے کہا۔

"تم نے واقعی میری زندگی بچائی ہے جرگن۔ اس کے مقابل
دولت کیا حیثیت رکھتی ہے ویسے بھی یہ دولت میری نہیں ہے۔ یہ
کیتھی کی تھی۔ وہ صرف شاؤنرے سے بچنے کے لئے اسے میرے
اکاؤنٹ میں جمع کراتی رہی ہے اور کیتھی اب مر چکی
ہے"---- مادام ٹاکسی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اٹھ کر وہ عقبی
طرف بنے ہوئے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس
آئی تو اس کے ہاتھ میں ایک فائل کور تھا۔ اس نے فائل کور کھولا
تو اس کے اندر کافی ساری بنک رسیدیں موجود تھیں۔ ان کے
ساتھ ایک لیٹر بھی موجود تھا اور جس میں کافی جگہ خالی تھی۔ مادام

ٹاکسی نے میز پر سے قلم اٹھایا اور ان خالی جگہوں پر جرگن کا نام
کر کے اس نے کاغذ کے نیچے دستخط کر دیئے اور ان دستخطوں
نیچے چند ہندسے لکھ دیئے۔

"یہ لو۔ اب یہ تمام دولت تمہاری ہو گئی۔ تم یہ لیٹر ج
کسی بنک میں جمع کراؤ گے اکاؤنٹ تمہارے نام ٹرانسفر ہو جا
گا"۔۔۔ ٹاکسی نے فائل کور کو جرگن کی طرف بڑھاتے ہو
کہا۔

"شکریہ۔ تم نے واقعی احسان اتار دیا ہے۔ لیکن تم نے یہ ل
پہلے سے کیوں تیار کر رکھا تھا"۔۔۔ جرگن نے فائل ہاتھ م
لیتے ہوئے کہا۔

"یہ کیتھی کے لئے تھا"۔۔۔ ٹاکسی نے جواب دیا تو جرگ
نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر فائل کو تہہ کر کے اس نے ا
اپنے کوٹ کی اندرونی جیب میں رکھ لیا۔ اسی لمحے میز پر موج
ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز نکلنے لگی تو جرگن نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمی
آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ فورڈ کالنگ۔ اوور"۔۔۔ ایک مردانہ آواز سنا
دی۔

"یس جرگن اٹنڈنگ یو۔ فورڈ۔ کہاں سے بات کر رہے ہو
اوور"۔ جرگن نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"ہورنگ کے قریب سے۔ اوور"۔۔۔ دوسری طرف سے

گیا تو جرگن بے اختیار چونک پڑا۔

"ارے اتنی جلدی تم کیسے پہنچ گئے۔ میرا تو خیال تھا کہ ڈیڑھ
گھنٹہ تو بہرحال لگ ہی جائے گا۔ اوور"۔۔۔ جرگن نے حیران
ہوتے ہوئے کہا۔

"ایک گھنٹہ تو لگا ہے سفر میں۔ اوور"۔ فورڈ نے جواب دیا۔

"اوہ اچھا۔ مادام ٹاکسی سے باتوں میں وقت کا احساس ہی نہیں
ہو سکا۔ بہرحال ٹھیک ہے میں جزیرے کو اوپن کراتا ہوں۔ تم ہیلی
کاپٹر لے آؤ۔ تمہیں ہیلی پیڈ کا تو علم ہی ہے ناں۔ اوور"۔ جرگن
نے کہا۔

"ہاں۔ اسی لئے تو ہیڈکوارٹر نے مجھے ساتھ بھیجا ہے۔ اوور"۔
دوسری طرف سے کہا گیا تو جرگن نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر
آف کیا اور پھر میز پر رکھے ہوئے انٹر کام کا رسیور اٹھا کر اس نے
اس کے دو بٹن پریس کئے۔

"یس۔ نارمن بول رہا ہوں"۔۔۔ دوسری طرف سے نارمن
کی آواز سنائی دی۔

"جرگن بول رہا ہوں نارمن۔ فورڈ سپیشل ہیلی کاپٹر لے کر پہنچ
گیا ہے۔ جزیرہ اوپن کر دو تاکہ وہ اسے ہیلی پیڈ پر اتار سکے"۔
جرگن نے کہا۔

"یس چیف"۔۔۔ دوسری طرف سے مودبانہ لہجے میں کہا گیا
اور جرگن نے رسیور رکھ دیا۔

"کیا میں تمہارے ساتھ اس مشن میں جا سکتی ہوں۔ دراصل اس عمران اور اس کے ساتھیوں کو اپنی آنکھوں کے مرتے دیکھنا چاہتی ہوں"---- مادام ٹاکسی نے کہا۔

"ہاں کیوں نہیں۔ یہ خاصا بڑا ہیلی کاپٹر ہوتا ہے۔" جرگن نے جواب دیا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے ا مادام ٹاکسی بھی اٹھی اور پھر دونوں آگے پیچھے چلتے ہوئے دروازے کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

مونو بوٹ سطح سمندر پر تیزی سے تیرتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ انہیں کیتھی کے جزیرے سے نکلے ہوئے دو گھنٹے ہو گئے تھے اور اب یہ ان کی بدقسمتی تھی کہ مونو بوٹ کے آکسیجن سسٹم میں اچانک ایسی خرابی پیدا ہو گئی تھی جسے عام حالات میں درست نہ کیا جا سکتا تھا۔ اس لئے وہ اسے پانی کے نیچے نہ لے جا سکتے تھے اور ایک لحاظ سے اب وہ مونو بوٹ کی بجائے ایک عام سی بوٹ بن گئی تھی۔ ویسے ابھی تک انہیں کوئی جزیرہ نظر نہ آیا تھا۔

"یہ ہمارے لئے خطرناک کام ہوا ہے۔ اب تو ہمیں دور سے ہی چیک کر لیا جائے گا اور ہمارے پاس تو اب غوطہ خوری کا سامان بھی نہیں ہے اور پھر ڈاکٹر عالم رضا بھی ساتھ ہیں"---- جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں۔ لیکن اب کیا کیا جائے۔ خرابی ہی ایسی ہوئی ہے کہ

اسے فوری طور پر درست نہیں کیا جاسکتا"۔۔۔۔ عمران نے ا
میں سرہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"عمران صاحب۔ دائیں ہاتھ پر شاید ایک جزیرہ موجود ہے
اچانک صفدر کی آواز سنائی دی تو وہ سب چونک کر صفدر کی
دیکھنے لگے جو ایک مخصوص اینگل میں بیٹھا دیکھ رہا تھا۔

"ہاں۔ یہ دھبہ جزیرہ بھی ہو سکتا ہے"۔۔۔۔ عمران نے
اور پھر اس نے موٹربوٹ کا رخ اس طرف موڑ دیا۔ آہستہ
دھبہ بڑا ہوتا گیا۔ یہ واقعی ایک جزیرہ تھا لیکن یہ جزیرہ خاصا
تھا جیسے ٹاپو جزیرہ تھا۔

"پوری طرح ہوشیار رہنا۔ ہو سکتا ہے یہ جزیرہ شاگ
گروپ کا کوئی پوائنٹ ہو۔ شاگزرے نے یقیناً اپنے تمام پوائنٹ
الرٹ کر دیا ہو گا"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور سب ساتھیوں
اثبات میں سرہلا دیئے۔ گو ان میں سے کسی کے پاس کوئی اس
تھا لیکن اس کے باوجود وہ اس طرح مطمئن تھے جیسے وہ جزیرے
پکنک منانے جا رہے ہوں۔ ظاہر ہے وہ تربیت یافتہ افراد
انہیں معلوم تھا کہ بغیر اسلحے کے وہ جدوجہد کس طرح کر سکتے
لیکن موٹربوٹ کے جزیرے پر پہنچنے کے باوجود جب جزیرے
طرف سے کوئی ردعمل ظاہر نہ ہوا تو عمران نے موٹربوٹ ساحل
ساتھ لنگر انداز کر دی۔

"میں پہلے اوپر جا کر حالات دیکھتا ہوں"۔۔۔۔ تنویر نے کہ

تیزی سے جزیرے پر چڑھ گیا جبکہ صفدر بھی اس کے پیچھے چلا گیا۔
جزیرہ گھنے درختوں سے ڈھکا ہوا تھا۔ عمران دوسرے ساتھیوں کے
ساتھ خاموش بیٹھا ہوا تھا تھوڑی دیر بعد تنویر واپس آگیا۔

"جزیرہ خالی ہے۔ لیکن یہ ہے بہت چھوٹا سا جزیرہ "۔ تنویر
نے کہا۔

"پھر یہاں رہ کر کیا کریں گے۔ آجاؤ کسی اور جزیرے کو تلاش
کرتے ہیں"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا لیکن اسی لمحے صفدر واپس
آگیا۔

"عمران صاحب جزیرے پر ایک کیبن موجود ہے اور میرا خیال
ہے کہ اس میں کوئی آدمی بھی رہتا ہے"۔ صفدر نے کہا۔

"کہاں ہے کیبن۔ مجھے تو کہیں نظر نہیں آیا"۔۔۔۔ تنویر نے
چونک کر مڑتے ہوئے کہا۔

"وہ زمین پر نہیں ہے۔ گھنے درختوں کے اوپر بنا ہوا ہے۔
میری بھی اچانک اس پر نظر پڑ گئی تھی"۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"میں دیکھتا ہوں"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور تیزی سے ساحل پر
چڑھ گیا۔ پھر صفدر کی رہنمائی میں وہ اور تنویر تیزی سے اس طرف
کو بڑھتے چلے گئے جہاں وہ کیبن درختوں کے اوپر بنا ہوا تھا۔

"یہ دیکھئے"۔۔۔۔ صفدر نے ایک جگہ رک کر اوپر اشارہ
کرتے ہوئے کہا اور عمران نے اثبات میں سرہلا دیا کیونکہ واقعی
گھنے درختوں کے درمیان بڑی مہارت سے ایک چھوٹا سا کیبن بنا

ہوا نظر آ رہا تھا۔

"اوپر جا کر دیکھو۔ اس کے اندر کیا ہے"۔۔۔۔ عمران نے
تو صفدر تیزی سے آگے بڑھا اور پھر درخت پر چڑھتا ہوا وہ اا
کیبن تک پہنچ گیا۔ کیبن کا دروازہ بند تھا۔ صفدر نے جہ
دروازے کو دھکیلا تو وہ ہلکی سی چرچراہٹ کی آواز نکالتا ہوا کھل
اور صفدر کیبن میں داخل ہو گیا۔

"عمران صاحب۔ اس میں ایک آدمی کی رہائش کے لئے سا
اور خوراک کے بند ڈبے پڑے ہیں لیکن ویسے یہ خالی ہے"۔ صف
نے دروازے پر پہنچتے ہوئے کہا۔

"کوئی ٹرانسمیٹر یا کوئی اس جیسی دوسری مشینری"۔ عمران
پوچھا۔

"نہیں۔ صرف بستر اور خوراک ہے اور کچھ نہیں ہے
صفدر نے جواب دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ اسے ایمرجنسی میں استعمال کیا
ہوگا"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید
بات ہوتی انہیں دور سے بھاگ کر کسی کے آنے کے قدموں
آواز سنائی دی تو وہ سب چونک پڑے۔ چند لمحوں بعد صالحہ درخ
سے نمودار ہوئی۔

"عمران صاحب۔ ایک عجیب ساخت کا ہیلی کاپٹر اس جزیر
کی طرف آرہا ہے۔ جولیا اور کیپٹن شکیل ڈاکٹر عالم رضا کو جزیر

پر لے آئے ہیں اور اب وہ وہاں سے سامان اٹھا رہے ہیں۔ میں
آپ کو اطلاع دینے آئی ہوں"۔۔۔۔ صالحہ نے کہا۔

"اوہ۔ آؤ"۔۔۔۔ عمران تیزی سے واپس اس طرف دوڑ پڑا
جدھر ان کی مونوبوٹ موجود تھی اور پھر ابھی وہ ساحل کے قریب
پہنچے ہی تھے کہ انہوں نے ایک ہیلی کاپٹر کو انتہائی تیز رفتاری سے
جزیرے کے بالکل قریب دیکھا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ کچھ سمجھتے
ہیلی کاپٹر سے ایک سرخ رنگ کا چھوٹا سا میزائل نکل کر سیدھا
ساحل کے ساتھ ہی موجود مونو بوٹ پر گرا اور پھر ایک خوفناک
دھماکے کے ساتھ ہی مونوبوٹ کے پرخچے اڑ گئے ہیلی کاپٹر تیزی سے
آگے بڑھ گیا۔

"یہ اب جزیرے پر فائر کھولے گا۔ کنارے کے بالکل قریب
جھاڑیوں میں چھپ جاؤ۔ بالکل قریب۔ جلدی کرو"۔۔۔۔ عمران
نے چیختے ہوئے کہا اور پھر وہ سب تیزی سے آگے بڑھ کر کنارے
کے بالکل قریب جھاڑیوں کی اوٹ میں ہو گئے۔ ڈاکٹر عالم رضا کو بھی
کھینچ کر انہی جھاڑیوں میں لٹا دیا گیا۔ ہیلی کاپٹر تیزی سے جزیرے پر
پہنچا اور پھر تو جیسے جزیرے پر قیامت ہی ٹوٹ پڑی۔ انتہائی خوفناک
راکٹ بارش کی طرح پورے جزیرے پر برسنے لگے۔ ہیلی کاپٹر رخ
موڑ موڑ کر فائرنگ کر رہا تھا۔ راکٹوں کے ساتھ ساتھ ہیلی کاپٹر سے
دو مشین گنوں سے بھی مسلسل فائرنگ ہو رہی تھی اور کئی بار تو
فائرنگ عمران اور اس کے ساتھیوں کے بالکل قریب ہی ہوئی لیکن

چونکہ وہ بالکل کنارے پر تھے اس لئے وہ بچ گئے کیونکہ ہیلی کا
ٹارگٹ جزیرے کا اندرونی حصہ تھا۔ جزیرے پر ان راکٹوں کی
سے آگ سی بھڑک اٹھی تھی۔ خشک جھاڑیاں اور خشک درخ
آتش فشاں کی طرح جگہ جگہ جل رہے تھے۔ عمران دم ساد
خاموش پڑا ہوا تھا۔ ان کے پاس ویسے بھی کوئی اسلحہ نہ تھا اور
ہوتا بھی تو اس خصوصی ساخت کے ہیلی کاپٹر پر عام اسلحہ اثر نہیں
سکتا تھا۔ کافی دیر تک حملہ کرنے کے بعد ہیلی کاپٹر تیزی سے آ
بڑھ گیا لیکن عمران اور اس کے ساتھی وہیں دبکے پڑے رہے کیو
ہیلی کاپٹر کسی بھی وقت واپس آسکتا تھا۔ لیکن جب کافی دیر تک ہ
کاپٹر واپس نہ آیا تو عمران اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور اس کے اٹھتے
اس کے ساتھی بھی کھڑے ہو گئے۔

"انتہائی ہولناک حملہ کیا گیا ہے۔ ان کا تو بس نہیں چلا ور
وہ پورے جزیرے کو ہی تباہ کر دیتے"۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"میرا خیال ہے ہیلی کاپٹر کا میگزین ختم ہو گیا تھا۔ یہ شاید مز
میگزین لینے گئے ہیں"۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"اس ایکس سی سپیشل ہیلی کاپٹر میں چیکنگ کا نظام تو انتہا
جدید ہوتا ہے۔ یہ پرواز کے دوران بھی جزیرے پر ہماری موجودگی
چیک کر سکتے تھے لیکن اس کے باوجود انہوں نے یہاں اندھا دھن
فائرنگ کی ہے جبکہ وہ آسانی سے ہمیں یہاں پڑے ہوئے چیک کر
سکتے تھے۔ یہ بات میری سمجھ میں نہیں آ رہی"۔ عمران نے کہا۔

"ہو سکتا ہے اس ہیلی کاپٹر میں ایسا سسٹم نہ ہو"۔۔۔ صفدر
نے جواب دیا۔

"بہرحال اب تو ہم مزید پھنس کر رہ گئے ہیں۔ مونوبوٹ بھی
گئی۔ اب تو میرا خیال ہے اس جزیرے کو ہی آباد کیا جائے"۔
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آباد کیا جائے۔ کیا مطلب"۔۔۔ سب ساتھیوں نے چونک
کر کہا۔

"بھئی ناولوں اور فلموں میں تو یہی دکھایا جاتا ہے کہ جب لوگ
کسی جزیرے پر اس طرح پھنس جاتے ہیں جس طرح ہم پھنس گئے
ہیں تو پھر وہ اس جزیرے کو آباد کرتے ہیں۔ یہاں رہتے ہیں اور۔"
عمران نے جولیا کی طرف کن انکھیوں سے دیکھتے ہوئے کہا لیکن فقرہ
ادھورا چھوڑ دیا۔

"ہر وقت کی بکواس اچھی نہیں لگتی۔ ہمیں فوری طور پر یہاں
سے نکلنے کی کوئی ترکیب سوچنی چاہئے"۔۔۔ جولیا نے انتہائی سنجیدہ
لہجے میں کہا۔

"اب تو ایک ہی صورت رہ گئی ہے کہ ہمارے پر نکل آئیں
اور ہم پرندوں کی طرح اڑتے ہوئے یہاں سے ایکریمیا پہنچ جائیں۔
اس کے علاوہ اور کوئی صورت نہیں رہی"۔۔۔ عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے عمران صاحب کہ یہ لوگ صرف حملہ کر کے

مطمئن نہیں ہو جائیں گے یہ لازماً یہاں یا تو خود واپس آئیں گے
کسی کو بھیجیں گے۔ اس طرح ہمارے یہاں سے نکلنے کا سکوپ پیدا
ہو سکتا ہے"۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"لیکن اگر انہوں نے ایسا نہ کیا تو"۔ عمران نے جواب دیا۔

"کیوں۔ وہ ایسا لازماً کریں گے۔ یہ انسانی نفسیات ہے"۔ صفدر
نے اپنی بات پر زور دیتے ہوئے کہا۔

"دیکھو صفدر۔ انہیں یقیناً اب تک معلوم ہو چکا ہوگا کہ ہم
نے سب میرین تباہ کر دی ہے۔ اس لئے اب ہمارے پاس صرف
مونوبوٹ ہے۔ کیتھی والے جزیرے پر وہ کوئی ایسی چیز نہیں چھوڑ کر
گئے جس سے ہم رابطہ کر سکیں اب ہمارے پاس یہ مونوبوٹ تھی
جس میں بہرحال ٹرانسیٹر موجود تھا۔ اب انہوں نے اسے بھی تباہ کر
دیا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ اب ہمارے پاس نہ ہی کوئی مونو
بوٹ ہے نہ غوطہ خوری کے لباس اور نہ ہی کوئی ٹرانسیٹر۔ اس لئے
ہم کیا کر سکتے ہیں اور اس جزیرے پر ابھی تک تو مجھے کوئی چشمہ بھی
نظر نہیں آیا اور نہ یہاں پھل دار درخت ہیں۔ اس لئے ہم یہاں
سوائے ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مرنے کے اور کیا کر سکتے ہیں"۔ عمران
نے جواب دیا تو سب کے چہروں پر دہشت کے تاثرات پھیلتے چلے
گئے کیونکہ عمران نے انہیں تصویر کا جو رخ دکھایا تھا وہ واقعی انتہائی
دہشت ناک تھا۔

"عمران صاحب۔ یہاں درختوں کے تنوں کی مدد سے کشتی تیار

کی جا سکتی ہے اور اس کشتی کی مدد سے ہم کسی بھی آباد جزیرے
تک پہنچ سکتے ہیں"۔۔۔۔ اچانک کیپٹن شکیل نے کہا۔

"نہیں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ ہمارے پاس باقاعدہ آلات
نہیں ہیں اور زیادہ سے زیادہ گھاس اور بیلوں کی مدد سے درختوں
کے تنوں کو آپس میں باندھ کر کشتی بنا سکتے ہیں لیکن دوسری بات یہ
کہ اس کھلے سمندر میں جہاں موجوں کی رفتار خاصی تیز ہے وہاں
ایسی کشتی زیادہ دور نہیں جا سکے گی اور ٹوٹ جائے گی۔ یہ سراسر
خودکشی ہے"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"تو پھر تم نے کیا سوچا ہے۔ کچھ بولو بھی سہی"۔۔۔۔ جولیا
نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میں نے تو پہلے ہی تجویز پیش کی تھی جزیرے کو آباد کرنے
کی۔ لیکن تم نے اسے بکواس کہہ کر مسترد کر دیا تھا"۔۔۔۔ عمران
نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن جب یہاں پانی ہی نہیں ہے تو ہم یہاں رہ کیسے سکیں
گے"۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"شبنم پر بھی گزارہ کیا جا سکتا ہے"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا
اور سب بے بسی کے انداز میں ہنس پڑے ان کے چہرے واقعی
لٹک گئے تھے جبکہ ڈاکٹر عالم رضا ان کے قریب ہی گھاس پر خاموش
بیٹھا انہیں دیکھے جا رہا تھا۔

"میرے تصور میں بھی نہ تھا کہ میری موت اس دور افتادہ

جزیرے پر لکھی گئی ہے"۔۔۔۔ اچانک جولیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ارے ارے۔ اتنا بھی مایوس ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ مایوسی گناہ ہے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ گناہ تو ہے لیکن جب ہر طرف دیواریں ہوں تو پھر کیا بھی کیا جا سکتا ہے۔ امید دلانے کا کوئی راستہ بھی تو ہو"۔۔۔۔ جولیا نے اسی طرح افسردہ سے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار کھل کھلا کر ہنس پڑا۔

"تمہیں دیکھ کر مجھے یقین ہی نہیں آرہا کہ تم اس سیکرٹ سروس کی ڈپٹی چیف ہو جس سے پوری دنیا کے ایجنٹ اور مجرم خوفزدہ رہتے ہیں"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"بکواس مت کرو۔ تم تو نجانے کس مٹی سے بنے ہوئے ہو۔ تم پر تو کسی چیز کا اثر ہی نہیں ہوتا۔ لیکن ہم لوگ تو بہرحال انسان ہیں"۔۔۔۔ جولیا نے بری طرح جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"انسانوں کے ساتھ یہی تو مجبوری ہے کہ وہ بیچارے وسائل کے محتاج ہوتے ہیں۔ اب ذرا وسائل ختم ہوئے ہیں تو انسان صاحبان و صاحبات کی حالت دیکھنے والی ہو گئی ہے۔ بہرحال زیادہ گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ ہیلی کاپٹر واپس آئے۔ کوئی بوٹ آئے۔ ہمیں اس کے لئے ذہنی طور پر تیار رہنا چاہئے"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ مڑ کر اندرونی

طرف بڑھنے لگا۔

"اب اندرونی طرف کیا ہے جو ادھر جا رہے ہو"۔ جولیا نے کہا۔

"فکر مت کرو۔ خودکشی کرنے نہیں جا رہا"۔۔۔۔ عمران نے مڑے بغیر جواب دیا اور پھر تیزی سے آگے بڑھتا گیا۔ آگ اب کہیں کہیں جل رہی تھی ورنہ باقی خود ہی بجھ گئی تھی البتہ سیاہ دھواں ضرور نکل رہا تھا۔ عمران جلی ہوئی جھاڑیوں سے بچتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ اس کے ذہن میں ایک خیال آیا تھا کہ وہ اس کیبن کو چیک کرے۔ کیا وہ سلامت رہا ہے یا نہیں۔ کیونکہ اسے احساس ہو رہا تھا کہ یہاں درختوں کے نیچے بغیر بستروں کے رات گزارنا خاصا مشکل کام ہوگا۔ اس طرح سب لوگ بیمار بھی پڑ سکتے ہیں۔ اگر کیبن سلامت ہے تو ٹھیک ہے ورنہ پھر رات پڑنے سے پہلے یہاں گھاس پھونس سے باقاعدہ جھونپڑی بنائی جائے۔ چلتے چلتے اچانک اس کے ذہن میں ایک اور خیال آیا اور وہ بری طرح چونک پڑا کیبن زمین پر بنانے کی بجائے اوپر درختوں پر بنایا گیا تھا اور جزیرے کے ساحل سے پانی کی سطح بھی زیادہ نیچے نہ تھی۔ اس لئے لامحالہ رات کو پانی کی سطح بلند ہو جاتی ہوگی اور پانی پورے جزیرے پر پھیل جاتا ہوگا۔ اس لئے کیبن درختوں کے اوپر بنایا گیا تھا اور یہ بات اس کے نقطہ نظر سے اور بھی خطرناک تھی۔ یہ سب کچھ سوچتا ہوا وہ اس جگہ پہنچ گیا جہاں وہ کیبن تھا لیکن اب وہاں کیبن کا نام

و نشان تک نہ تھا۔ درخت بھی گرے پڑے تھے اور کیبن کے پرخچے اڑ گئے تھے۔ عمران نے منہ بنایا اور آگے بڑھ گیا۔ ابھی دوسری طرف ساحل کے قریب پہنچا ہی تھا کہ اچانک دور آسمان ایک دھبہ سا دیکھ کر چونک پڑا۔ اس کے ذہن میں فوراً یہ خیال کہ یہ دھبہ ہیلی کاپٹر ہو سکتا ہے اور پھر تھوڑی دیر بعد دھبہ وا بھی ہو گیا وہ واقعی ہیلی کاپٹر ہی تھا۔ عمران تیزی سے مڑا اور دو ہوا واپس اپنے ساتھیوں کی طرف بڑھ گیا تھوڑی دیر بعد وہ اپ ساتھیوں کے پاس پہنچ گیا۔

"ہیلی کاپٹر واپس آرہا ہے۔ سب لوگ جزیرے پر پھیل جائیں۔ ڈاکٹر عالم رضا کو بھی جھاڑیوں کی اوٹ میں لٹا دو۔ یہ لوگ لازماً اب جزیرے پر اتریں گے اور ہم نے اس ہیلی کاپٹر کو کور کر ہے"۔ عمران نے کہا تو سب کے چہروں پر مسرت کے تاثرات ابھ آئے اس کے ساتھ ہی عمران کی ہدایات پر بجلی کی سی تیزی سے عمل ہونا شروع ہو گیا اور وہ سب ادھر ادھر پھیلنے لگے۔

"کناروں کے ساتھ ساتھ رہنا۔ اگر یہ لوگ فائرنگ کریں تو سمندر کے اندر بھی اتر سکتے ہو"---- عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ عمران تیزی سے واپس مڑا اور پھر دوڑتا ہوا اسی راستے پر واپس جانے لگا وہ اکیلا تھا کیونکہ باقی ساتھی علیحدہ علیحدہ چلے گئے تھے۔ ابھی عمران واپس پہلے والی جگہ پر پہنچا ہی تھا کہ وہ بے اختیار ایک درخت کی اوٹ میں لیٹ گیا۔ ہیلی کاپٹر کافی

بلندی پر تھا۔ یہ وہی ایکس سی سپیشل ہیلی کاپٹر تھا جس نے پہلے مونو بوٹ تباہ کی تھی اور پھر جزیرے پر فائرنگ کی تھی۔ ہیلی کاپٹر جزیرے کے عین اوپر ہوا میں معلق ہو گیا۔ کافی دیر تک وہ معلق رہا۔ پھر اچانک وہ حرکت میں آیا اور اس کے ساتھ ہی ایک بار پھر جزیرے پر تیز فائرنگ شروع ہو گئی۔ اس بار ہیلی کاپٹر کی رفتار بےحد تیز تھی۔ وہ اس طرح تیزی سے گھوم گھوم کر فائرنگ کر رہا تھا جیسے باقاعدہ جنگ لڑ رہا ہو۔ عمران درخت کے تنے سے چمٹ سا گیا تھا اور جیسے جیسے ہیلی کاپٹر گھومتا وہ بھی چوڑے تنے کے ساتھ گھوم کر اوٹ لے لیتا۔ کیونکہ فائرنگ اس پر بھی ہو رہی تھی اور جزیرے کے ساحلی حصوں پر بھی۔ چھوٹا سا جزیرہ کافی بلندی پر اڑنے والے سپیشل ہیلی کاپٹر کی باقاعدہ شکار گاہ بنا ہوا تھا لیکن پھر ایک بار جیسے ہی ہیلی کاپٹر گھوم کر اس کی طرف آنے لگا عمران نے اس کے نچلے حصے سے ایک سرخ شعلہ سا نکلتے دیکھا تو اس نے بجلی کی سی تیزی سے ایک طرف موجود جھاڑی میں چھلانگ لگا دی۔ دوسرے لمحے ایک خوفناک دھماکہ اس کے بالکل قریب ہوا اور اس کے ساتھ ہی عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کا جسم یکلخت ہزاروں ٹکڑوں میں تبدیل ہو گیا ہو اور اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن پر تاریک چادر سی پھیلتی چلی گئی۔

"سپیشل ہیلی کاپٹر میں جرگن اور مادام ٹاکسی دونوں موجود تھے
پائلٹ سیٹ پر فورڈ تھا سائیڈ سیٹ پر جرگن اور پچھلی سیٹ پر ماد
ٹاکسی بیٹھی ہوئی تھی۔ ان تینوں کے چہرے چمک رہے تھے۔

"میرا خیال ہے کہ اب ہمیں واپس جانا چاہئے۔ یہ لوگ
بہرحال ختم ہو گئے"---- فورڈ نے مسکراتے ہوئے سائیڈ سیٹ
بیٹھے ہوئے جرگن سے کہا۔

"آٹو سکرین پر پہلے ان کی لاشیں تو چیک کر لو۔ یہ انتہا
خطرناک لوگ ہیں"---- جرگن نے کہا۔

"آٹو سکرین پر۔ اچھا ٹھیک ہے"---- فورڈ نے کہا اور ہا
بڑھا کر اس نے ہیلی کاپٹر کی مشینری کے نچلے حصے پر موجود ایک بٹ
پریس کر دیا۔

"ارے یہ کیا۔ آٹو سکرین تو کام نہیں کر رہی"---- فو

کے لہجے میں حیرت تھی۔

"کیوں کیا ہوا اسے"---- جرگن نے بھی حیرت بھرے لہجے
میں کہا تو فورڈ نے ایک اور بٹن دبا دیا اور دوسرے لمحے اس نے
ایک طویل سانس لیا۔

"سوری جرگن۔ اس کے اندر سیل موجود نہیں ہیں۔ شاید
نیوی والے ڈالنا بھول گئے ہیں یا پھر یہ انتہائی مہنگے ہونے کی وجہ
سے صرف خصوصی طور پر ڈالے جاتے ہوں گے"---- فورڈ نے
منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہیلی کاپٹر جزیرے پر اتار کر دیکھ لیتے ہیں ویسے اس قدر
خوفناک فائرنگ اور شیلنگ کے بعد یہ زندہ تو کسی صورت بھی نہیں
بچ سکتے"---- عقبی سیٹ پر بیٹھی ہوئی مادام ٹاکسی نے کہا۔

"نہیں۔ جب تک پوری طرح تسلی نہ ہو جائے۔ ہم نیچے
نہیں اتر سکتے۔ تم ایسا کرو کہ واپس ہورنگ چلو۔ وہاں شاید ان
سیلوں کا بندوبست ہو جائے"---- جرگن نے کہا تو فورڈ نے اثبات
میں سر ہلاتے ہوئے ہیلی کاپٹر کا رخ جزیرہ ہورنگ کی طرف موڑ
دیا۔

"آپ نارمن سے ٹرانسمیٹر پر پوچھ لیں"---- مادام ٹاکسی نے
کہا تو جرگن نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے سامنے موجود ٹرانسمیٹر پر
فریکونسی ایڈ جسٹ کرنی شروع کر دی۔ فریکونسی ایڈ جسٹ کرنے کے
بعد اس نے بٹن آن کر دیا اور کال دینا شروع کر دی۔

"ہیلو ہیلو۔ جرگن کالنگ۔ اوور"۔۔۔۔ جرگن بار بار دے رہا تھا جبکہ ہیلی کاپٹر مسلسل ہورنگ جزیرے کی طرف ہی چلا جا رہا تھا۔

"یس چیف۔ نارمن اٹنڈنگ یو۔ اوور"۔۔۔۔ چند لمحوں ٹرانسیٹر سے نارمن کی آواز سنائی دی۔

"نارمن۔ ایکس سی سپیشل ہیلی کاپٹر میں آٹو سکرین کام کر رہی۔ فورڈ کا کہنا ہے کہ اس کے اندر مخصوص سیل ہیں۔ کیا یہ سیل ہمارے جزیرے پر ہیں۔ اوور"۔۔۔۔ جرگن کہا۔

"سیل موجود تو نہیں ہیں چیف۔ لیکن تیار کئے جا سکتے ہ اوور"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کتنی دیر لگے گی۔ اوور"۔۔۔۔ جرگن نے پوچھا۔

"کم از کم ایک گھنٹہ تو لگ ہی جائے گا۔ اوور"۔ دو طرف سے کہا گیا۔

"او کے۔ جزیرہ اوپن کرو۔ ہم واپس آ رہے ہیں اور تم کے ساتھ مل کر اس آٹو سکرین کو چالو کرو۔ پھر ہم واپس جا گے۔ اوور اینڈ آل"۔۔۔۔ جرگن نے کہا اور ٹرانسیٹر آف کر د

"اس دوران اگر وہ لوگ زندہ ہوئے تو نکل جائیں گے فورڈ نے کہا۔

"نہیں۔ ان کے پاس موٹو بوٹ تھی جو تباہ ہو گئی ہے۔ ا

کہاں جا سکتے ہیں۔ اگر انہوں نے درختوں کی مدد سے کشتیاں بھی بنائیں تب بھی اس میں کافی وقت لگ جائے گا اور پھر ایسی کشتیاں دور سے ہی چیک بھی کی جا سکتی ہیں اور انہیں ہٹ بھی کیا جا سکتا ہے"۔ جرگن نے جواب دیا۔

"مجھے تو سو فیصد یقین ہے کہ یہ لوگ ختم ہو گئے ہوں گے"۔ مادام ٹاکسی نے کہا۔

"چیکنگ بیحد ضروری ہے مادام ٹاکسی۔ اس کے بعد ہی اطمینان سے بیٹھ کر حتمی رپورٹ دی جا سکتی ہے"۔۔۔۔ جرگن نے کہا اور عقب میں بیٹھی ہوئی مادام ٹاکسی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد ہیلی کاپٹر جزیرے کے اندر بنے ہوئے ہیلی پیڈ پر اتر گیا اور جرگن اور ٹاکسی دونوں اپنے آفس کی طرف بڑھ گئے' پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد وہ ایک بار پھر ہیلی کاپٹر پر سوار اسی جزیرے کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ آٹو سکرین اب ورکنگ آرڈر میں تھی۔

"اگر یہ لوگ زندہ ہوئے تو فائرنگ ایک بار پھر کرنا ہوگی"۔ فورڈ نے کہا۔

"ظاہر ہے۔ ان کی موت تک تو ہمارا آپریشن جاری رہے گا"۔ جرگن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن راکٹ تو سارے استعمال کر لئے گئے ہیں۔ اب تو صرف مشین گنوں سے ہی فائرنگ ہو سکتی ہے"۔۔۔۔ فورڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سب ختم ہو گئے ہیں"—— جرگن نے چونک کر پوچھا
"صرف ایک بچا ہے"—— فورڈ نے جواب دیا تو جرگم
اثبات میں سرہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد ہیلی کاپٹر جزیرے پر پہنچ
فورڈ نے آٹو سکرین کا بٹن آن کر دیا اور سامنے موجود ایک
سی سکرین روشن ہو گئی۔ اس کے ساتھ ہی ہیلی کاپٹر میں موجو
اور جرگن دونوں اچھل پڑے۔

"اوہ۔ یہ تو سب زندہ اور صحیح سلامت موجود ہیں۔ اوہ۔
بیڈ"۔ جرگن کے منہ سے نکلا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہیں آپ۔ زندہ موجود ہیں۔ اس خ
فائرنگ اور شیلنگ کے باوجود"—— مادام ٹاکسی نے چونکا
حیرت بھرے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ا
سکرین کو دیکھنا شروع کر دیا۔

"باقی لوگ تو کناروں پر ہیں۔ یہ ایک آدمی تقریباً سنٹ
ہے"۔ فورڈ نے کہا۔

"یہی درمیان والا عمران ہے۔ میں اسے پہچان گیا ہوں
فائرنگ کرو۔ ہمارا اصل ٹارگٹ یہی عمران ہے۔ اسے کسی ص
زندہ نہیں رہنا چاہئے۔ اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھیو
بھی فائرنگ کرتے رہو"—— جرگن نے کہا تو فورڈ نے اثبا
سرہلاتے ہوئے فضا میں معلق ہیلی کاپٹر کو حرکت دی اور پھر
مہارت اور تیز رفتاری سے ہیلی کاپٹر کو اڑانے اور مشین گنوا

ہر اس جگہ فائرنگ کرنے لگا جہاں جہاں عمران اور اس کے ساتھی
نظر آتے تھے۔ پورا جزیرہ مسلسل فائرنگ سے گونج رہا تھا لیکن
چونکہ ان کا مین ٹارگٹ عمران تھا اس لئے آخر میں انہوں نے تمام
تر توجہ عمران پر ہی مرکوز کر دی تھی۔ لیکن وہ دیکھ رہے تھے کہ
عمران درخت کے چوڑے تنے کی وجہ سے ہر بار حملے سے بچ نکلتا تھا
اور گولیاں یا تو تنے پر پڑتی تھیں یا اس کی دونوں سائیڈوں سے نکل
جاتی تھی۔ فورڈ اس قدر تیزی سے ہیلی کاپٹر موڑ رہا تھا کہ اس
دوران عمران کو وہاں سے نکلنے کا وقفہ ہی نہ مل رہا تھا۔

"وہ اکلوتا راکٹ فائر کرو اور اس درخت کو ہی اڑا دو"۔
جرگن نے چیختے ہوئے کہا تو فورڈ نے یکلخت ہیلی کاپٹر کو موڑا اور
دوسرے لمحے ایک سرخ رنگ کا شعلہ ہیلی کاپٹر کے نیچے سے نکل کر
سیدھا اس درخت کی طرف بڑھا۔ اسی لمحے انہوں نے عمران کو
اچھل کر ایک طرف جھاڑیوں میں چھلانگ لگاتے دیکھا لیکن
دوسرے لمحے نیچے ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور سکرین پر ایک لمحے
کے لئے دھند سی چھا گئی۔ ہیلی کاپٹر آگے بڑھ کر بجلی کی سی تیزی
سے واپس مڑا اور فورڈ نے عین اس جگہ پر فائرنگ کھول دی جہاں
اس نے عمران کو چھلانگ لگاتے دیکھا تھا۔ وہ درخت جس کے ساتھ
عمران موجود تھا اب زمین پر گرا نظر آ رہا تھا۔ ہیلی کاپٹر فائرنگ کرتا
ہوا تیزی سے آگے بڑھا اور ایک بار پھر مڑ کر اس نے دوبارہ اسی
جگہ فائر کھول دیا۔

"اس درخت کے گرد چاروں طرف فائرنگ کرو"۔ جرگن
کہا اور فورڈ نے اس کے حکم کی تعمیل شروع کر دی۔ پھر اچا
فائرنگ بند ہو گئی تو فورڈ نے ایک طویل سانس لیا۔

"میگزین مکمل طور پر ختم ہو گیا ہے"۔ فورڈ نے کہا۔

"اوکے پھر اب واپس ہورنگ چلو"—— جرگن نے کہا۔

"کیا آپ جزیرے پر نہیں اتریں گے"—— عقبی طرف
موجود مادام ٹاکسی نے کہا۔

"نہیں۔ ویسے مجھے یقین ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی
ہو چکے ہیں کیونکہ اب سکرین پر سوائے جھاڑیوں اور درختوں
کچھ نظر نہیں آ رہا لیکن اس کے باوجود ہو سکتا ہے کہ ان میں
کوئی زندہ ہو۔ اس طرح ہم خطرے میں پڑ سکتے ہیں جبکہ اگر ان
سے کوئی زندہ بھی رہ گیا ہوگا تو اب وہ زیادہ عرصہ زندہ نہ رہ
گا۔ یہاں سے نکلنے کا کوئی راستہ نہیں ہے۔ وہ یہیں بھوک ا
پیاس سے ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مرجائے گا"—— جرگن نے جوا
دیا اور مادام ٹاکسی نے اثبات میں سر ہلا دیا اور ہیلی کاپٹر ایک بار
تیزی رفتاری سے ہورنگ جزیرے کی طرف بڑھتا چلا جا رہا تھا لیک
اب جرگن کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔

عمران کے ذہن میں آہستہ آہستہ روشنی کی کرنیں پھیلتی چلی جا
رہی تھیں کہ اس کے کانوں میں جولیا کی آواز پڑی۔ وہ اس کا نام
لے کر اسے پکار رہی تھی اور جیسے ہی اس کی آواز عمران کے ذہن
نے قبول کی اس کے ذہن پر پھیلنے والی روشنی کی رفتار یکلخت بڑھ
گئی اور چند لمحوں بعد اس نے آنکھیں کھول دیں۔ اس نے دیکھا
کہ جولیا اس پر جھکی ہوئی تھی اور اس کے اردگرد تقریباً تمام ساتھی
موجود تھے۔

"خدایا تیرا شکر ہے"—— جولیا نے عمران کے ہوش میں
آتے ہی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کمال ہے۔ میں بچ گیا ہوں ورنہ اس بار تو بے ہوش ہونے
سے پہلے میرے ذہن میں یہ حتمی خیال آیا تھا کہ اس بار بچ جانا
ناممکن ہے"—— عمران نے اٹھ کر بیٹھتے ہوئے کہا تو اس کی بائیں

ٹانگ میں درد کی تیز لہر سی دوڑ گئی۔

"آپ کی ٹانگ میں دو گولیاں لگی ہیں۔ لیکن وہ صرف گوشت پھاڑ کر نکل گئی ہیں۔ ہم نے زخم صاف کر کے بینڈیج کر دی ہے"۔ کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"صرف دو گولیاں۔ لیکن مجھے تو یوں لگا تھا کہ جیسے میرے جسم کے ہزاروں ٹکڑے ہو گئے ہوں"۔۔۔۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ چھلانگ لگا کر جس جگہ گرے تھے وہاں جھاڑی کے نیچے ایک گہرا گڑھا تھا اور آپ اس کی دیوار کے ساتھ لٹکے ہوئے تھے کیونکہ آپ کی ٹانگ جھاڑی میں اٹک گئی تھی اور فائرنگ کی زد میں وہی ٹانگ آئی ہے۔ ویسے گڑھے میں بے شمار گولیاں موجود تھیں لیکن آپ چونکہ ٹانگ پھنس جانے کی وجہ سے دیوار کے ساتھ تھے اس لئے ان گولیوں سے بچ گئے اور جھاڑی کی وجہ سے آپ نظر بھی نہ آ رہے تھے۔ آپ کی ٹانگ کی وجہ سے ہم نے بھی آپ کو چیک کیا اور پھر باہر نکالا ہے"۔۔۔۔ اس بار صفدر نے جواب دیا۔

"لیکن آپ لوگ کس طرح بچ گئے۔ وہ ڈاکٹر عالم رضا۔ ان کا کیا ہوا"۔۔۔۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ہم سب سمندر کے پانی میں اتر گئے تھے اور کنارے کی اوٹ لے لی تھی۔ کیپٹن شکیل نے ڈاکٹر عالم رضا کو بھی پانی میں گھسیٹ لیا تھا۔ اس طرح کنارے کی اوٹ کی وجہ سے ہم انہیں نظر نہ

آئے۔ ویسے بھی ہم نے دیکھ لیا تھا کہ ان کا مین ٹارگٹ آپ تھے اور سچ پوچھئے تو عمران صاحب۔ ہمیں آپ کے زندہ بچ جانے کی ایک فیصد بھی امید نہ تھی"۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اس بار شاید انہوں نے مجھے سکرین پر چیک کر لیا تھا۔ بہرحال یہ سب اللہ تعالیٰ کا کرم ہے ورنہ ان حالات میں بچ جانا واقعی ناممکن تھا۔ شاید کوئی نیکی کام آ گئی ہے۔ بہرحال کیا وہ واپس چلے گئے ہیں یا یہاں اترے تھے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"نہیں۔ وہ یہاں نہیں اترے۔ واپس چلے گئے ہیں"۔ جولیا نے جواب دیا۔

"اب اس جزیرے ہورنگ کو تباہ کرنا ضروری ہو گیا ہے"۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"کیا آپ کے ذہن میں یہاں سے نکلنے کی کوئی ترکیب آ گئی ہے"۔ صفدر نے چونک کر پوچھا۔

"اتنی دیر الٹا لٹکنے کے باوجود بھی اگر ترکیب سمجھ میں نہ آتی تو کب آتی"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"کیا ترکیب ہے"۔۔۔۔ اس بار جولیا اور صالحہ دونوں نے بے چین سے لہجے میں پوچھا۔

"بڑی آسان سی ترکیب ہے کہ ہم یہاں سے تیرتے ہوئے ہورنگ جائیں اور پھر اسے تباہ کرتے ہوئے آگے نکل جائیں۔ آخر ہم سب تیراک ہیں"۔۔۔۔ عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں

جواب دیتے ہوئے کہا تو صفدر تو بے اختیار ہنس پڑا جبکہ جولیا اور صالحہ نے بے اختیار ہونٹ بھینچ گئے۔

"میرا خیال ہے کہ ہمیں درختوں کے تنے اکٹھے کر کے کشتی بنانا شروع کر دینی چاہئے۔ اس کے علاوہ یہاں سے نکلنے کا اور کوئی راستہ نہیں ہے"۔۔۔۔ تنویر نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یہ بتاؤ یہاں کہیں پانی بھی ملا ہے۔ مجھے انتہائی شدت سے پیاس محسوس ہو رہی ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ہاں۔ عمران صاحب ایک چھوٹا سا چشمہ ہے۔ ہم سب نے پانی پیا ہے وہاں سے"۔۔۔۔ صفدر نے کہا اور پھر وہ عمران کو ساتھ لے کر اس طرف کو چل پڑا۔ باقی ساتھی بھی اس کے پیچھے آنے لگے۔ چشمے میں پانی پینے کے بعد عمران وہیں زمین پر بیٹھ گیا۔ اس کے چہرے پر انتہائی گہری سنجیدگی طاری تھی۔ پیشانی پر شکنیں نمودار ہو گئی تھیں کیونکہ اب واقعی بظاہر یہاں سے نکلنے کا کوئی راستہ باقی نہ رہا تھا۔ اس سے پہلے اس کے ذہن میں یہ آئیڈیا موجود تھا کہ وہ لوگ چیکنگ کرنے آئیں گے تو لامحالہ ہیلی کاپٹر جزیرے پر اتاریں گے تو ہیلی کاپٹر پر قبضہ کیا جا سکتا ہے لیکن اب جس طرح وہ لوگ واپس چلے گئے تھے اب واقعی یہاں سے نکلنے کی کوئی نہ کوئی ترکیب سوچنے پر وہ مجبور ہو گیا تھا۔ لیکن باوجود ذہن لڑانے کے بظاہر کوئی ترکیب سمجھ میں نہ آ رہی تھی۔ لے دے کر اسے درختوں کی کشتی بنانے کا خیال آ جاتا۔ لیکن عمران جانتا تھا

کہ اس طرح وہ سمندر میں ڈوب کر بھی ہلاک ہو سکتے ہیں۔ کسی بھی وقت اچانک طوفان آ سکتا تھا بلکہ اب وہ اپنے اس فیصلے پر پچھتا رہا تھا کہ وہ کیتھی کے جزیرے کی طرف آنے کی بجائے اگر اس ٹاپو جزیرے پر چلا جاتا تو اسے اس طرح کی بے بسی کا سامنا نہ کرنا پڑتا۔ لیکن اسے یہ معلوم نہ تھا کہ کیتھی اور اس کے آدمیوں کا اس طرح خاتمہ کر دیا جائے گا۔

"عمران صاحب۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں تیرتا ہوا آگے جاؤں۔ ہو سکتا ہے کہ یہاں سے قریب ہی کوئی آباد جزیرہ نظر آ جائے"۔ اچانک کیپٹن شکیل نے کہا۔

"نہیں۔ اس طرح رسک نہیں لیا جا سکتا۔ کوئی مثبت حل سوچنا چاہئے"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا اور پھر وہ ایک طویل سانس لے کر اٹھ کھڑا ہوا۔ دراصل ذہن پر بوجھ ڈال کر اب وہ تھک گیا تھا اور اسے معلوم تھا کہ اگر ذہن کو آزاد چھوڑ دیا جائے تو بعض اوقات اچانک ایسا حل سامنے آ جاتا ہے جو سوچنے سے بھی سامنے نہیں آتا۔ اس لئے وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"یہاں جزیرے پر رات کو پانی آ جاتا ہوگا اس لئے کیبن اوپر درختوں پر بنایا گیا تھا لہٰذا اب ذرا چھوٹے درختوں کے تنوں اور شاخوں کی مدد سے ہمیں درختوں پر ہی کوئی جھونپڑی بنانا پڑے گی"۔ عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا۔

"اوہ عمران صاحب۔ واقعی آپ کی بات درست ہے۔ پانی

جزیرے کے کنارے سے بہت تھوڑا نیچے ہے اور رات کو جوار بھاٹا تو بہرحال ہو سکتا ہے۔ لیکن عمران صاحب میرا اب بھی یہی خیال ہے کہ ہمیں یہاں وقت ضائع کرنے کی بجائے درختوں کے تنوں سے کشتی بنا کر یہاں سے نکل جانا چاہئے۔ جو ہو گا بعد میں دیکھ جائے گا"۔۔۔ کیپٹن شکیل نے اپنی بات پر زور دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ چلو ایسے ہی سہی۔ شاید اس طرح ہی مسئلہ حل ہو سکے"۔۔۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے جواب دیا۔

"او کے۔ آپ آرام کریں۔ یہ کام ہم سب مل کر کر لیں گے"۔ کیپٹن شکیل نے کہا اور پھر اس نے اپنے باقی ساتھیوں کے ساتھ مل کر اس سلسلے میں عملی کارروائی شروع کردی جبکہ عمران آہستہ آہستہ چلتا ہوا اس طرف بڑھنے لگا جدھر جولیا اور صالحہ موجود تھیں۔ کیونکہ جولیا اور صالحہ ڈاکٹر عالم رضا کے پاس موجود تھیں اور وہ عمران کے پیچھے چشمے پر نہ گئی تھیں۔ تھوڑی دیر بعد عمران وہاں پہنچ گیا جہاں جولیا اور صالحہ دونوں گھاس پر بیٹھی اس طرح باتوں میں مصروف تھیں جیسے وہ یہاں جزیرے پر پکنک منانے آئی ہوں جبکہ ایک طرف ڈاکٹر عالم رضا خاموش بیٹھا ہوا تھا۔

"کچھ بات بنی عمران صاحب"۔۔۔ صالحہ نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"بات تو اب بن سکتی ہے گواہ بھی ہیں اور۔۔۔" عمران نے

مسکراتے ہوئے کہا اور ڈاکٹر عالم رضا کے پاس زمین پر بیٹھ گیا۔

"میں نے یہاں سے نکلنے کے بارے میں پوچھا تھا"۔ صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اب کشتی تیار کی جا رہی ہے۔ کیونکہ اس کے سوا یہاں سے نکلنے کا اور کوئی چارہ باقی نہیں رہا"۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"پھر تو ہمیں بھی یہاں بیٹھ کر باتیں کرنے کی بجائے اس کام میں ساتھیوں کا ہاتھ بٹانا چاہئے۔ آؤ جولیا۔ اب عمران صاحب یہاں موجود ہیں۔ وہ ڈاکٹر عالم رضا صاحب کو خود ہی سنبھال لیں گے"۔۔۔ صالحہ نے کہا اور جولیا بھی سرہلاتی ہوئی اٹھی اور پھر وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتی جزیرے کے اوپر والے حصے کی طرف بڑھ گئیں۔

"ڈاکٹر صاحب۔ اب آپ کو الف ب پڑھائی جائے یا اے بی سی"۔۔۔ عمران نے ڈاکٹر عالم رضا کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہا تو ڈاکٹر عالم رضا نے زمین سے نظریں اٹھا کر عمران کی طرف دیکھا لیکن ان کی آنکھوں میں ہلکی سی دھند تھی۔ ذہانت کی چمک موجود نہ تھی کہ اچانک عمران کو خیال آیا۔

"ڈاکٹر صاحب۔ میری آنکھوں میں دیکھیں"۔۔۔ عمران نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو ڈاکٹر عالم رضا نے ایک بار پھر نظریں اٹھا کر عمران کی طرف دیکھا تو عمران نے ان کی آنکھوں میں

آنکھیں ڈال دیں۔ اس کے ذہن میں اچانک خیال آ گیا تھا کہ وہ خود ڈاکٹر عالم رضا کے ذہن کی گہرائیوں کو جانچ کر دیکھے۔ شاید وہ اس طرح ٹھیک ہو جائے۔ اس طرح وہ کم از کم زندہ لاش کی طرح تو ساتھ نہیں رہے گا۔ چند لمحوں تک وہ اس کے ذہن کی گہرائیوں میں جھانکتا رہا۔ پھر اس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ایک جھٹکے سے اپنی نظریں ہٹالیں۔

"یہ۔ یہ۔ میں کہاں ہوں۔ یہ۔ یہ۔ تم کون ہو۔ یہ کون سی جگہ ہے"---- عمران کے نظریں ہٹاتے ہی ڈاکٹر عالم رضا کے جسم نے ایک زور دار جھٹکا کھایا اور وہ بے اختیار چیخ پڑا۔ وہ اس طرح بول رہا تھا جیسے اچانک بند ٹوٹنے سے پانی بہہ نکلتا ہے۔

"آپ دوستوں میں ہیں ڈاکٹر عالم رضا۔ میرا نام علی عمران ہے اور میرا تعلق پاکیشیا سے ہے"---- عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن میں تو ساتال میں تھا۔ وہ۔ وہ مشینری کے ذریعے میرا ذہن چیک کرنا چاہتے تھے۔ پھر میں یہاں کیسے آ گیا۔ یہ کون سی جگہ ہے"۔ ڈاکٹر عالم رضا کے لہجے میں شدید حیرت تھی اور عمران نے اسے مختصر الفاظ میں اب تک ہونے والے سارے واقعات بتا دیئے۔

"اوہ۔ اوہ۔ مگر آپ نے میرے ذہن کو کیسے ٹھیک کر دیا۔ مجھے تو کچھ یاد نہیں تھا۔ مجھے تو یوں لگ رہا ہے جیسے مجھے یہاں ہوش آیا

ہے"---- ڈاکٹر عالم رضا نے اسی طرح حیرت بھرے لہجے میں کہا جیسے عمران اس کے متعلق بتانے کی بجائے کسی اور کے بارے میں بتا رہا ہو۔

"ان مشینوں سے نکلنے والی مخصوص ریز نے آپ کے شعور کے گرد ایک پردہ سا تان دیا تھا جسے وہ لوگ دواؤں اور مشینری سے ختم کر رہے تھے۔ میں نے جب آپ کے ذہن میں جھانکا تو مجھے محسوس ہوا کہ اب یہ پردہ بہت کمزور رہ گیا ہے۔ اسے خیال کی طاقت سے بھی ختم کیا جا سکتا ہے۔ اس لئے میں نے محنت کی اور اللہ تعالیٰ کا کرم ہو گیا۔ آپ کا سویا ہوا ذہن جاگ اٹھا"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن آپ نے کیسے یہ کیا۔ خیال کی طاقت کا کیا مطلب"۔ ڈاکٹر عالم رضا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ڈاکٹر صاحب۔ یہ بات آپ کی سمجھ میں نہیں آئے گی۔ یہ علیحدہ علوم ہیں آپ جس طرح معدنیات کے ماہر ہیں اور مٹی کو دیکھ کر بتا سکتے ہیں کہ اس کے اندر کیا کیا ہے جبکہ ہمیں وہ عام مٹی ہی لگتی ہے اس طرح آپ کو اس بارے میں چونکہ کچھ معلوم نہیں اس لئے آپ اس بات کو چھوڑیں۔ مجھے خوشی ہے کہ اب آپ زندہ لاش کی طرح نہیں ہیں بلکہ خود اپنے آپ کو سنبھال سکیں گے"۔ عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں آپ کا شکر گزار ہوں اور حکومت پاکیشیا کا

بھی۔ جس نے میری خاطر آپ سب کو یہاں بھیجا۔ لیکن آپ
بتایا ہے کہ یہاں سے نکلنے کا کوئی راستہ نہیں ہے تو پھر"۔۔۔
عالم رضا نے کہا۔

"میرے ساتھی درختوں کے تنوں کو آپس میں باندھ کر ا
بڑی کشتی بنانے میں مصروف ہیں۔ اب یہاں سے نکلنے کے لئے
کے سوا اور کوئی چارہ کار نظر نہیں آتا"۔ عمران نے جواب دیا۔

"کیا میں آپ کے ساتھیوں کا ہاتھ بٹا سکتا ہوں"۔۔۔ ڈا
عالم رضا نے کہا۔

"ارے نہیں۔ وہ کر لیں گے۔ یہ کوئی مشکل کام نہیں ۔
آپ بیٹھیں"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ آپ ٹرانسمیٹر پر کسی کو کال
کے کوئی ہیلی کاپٹر منگوا لیں۔ اس طرح ہم آسانی سے یہاں ۔
جا سکیں گے"۔ ڈاکٹر عالم رضا نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"اگر لانگ رینج ٹرانسمیٹر ہوتا تو پھر مسئلہ کیا تھا"۔ عمران .
جواب دیا۔

"اگر لانگ رینج ٹرانسمیٹر میں آپ کو مہیا کر دوں تو"۔ ڈاکٹر ع
رضا نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"آپ مہیا کر دیں۔ وہ کیسے۔ کیا دوسری معدنیات کی طر
اسے بھی زمین سے نکالیں گے"۔۔۔ عمران نے کہا تو ڈاکٹر عا
رضا بے اختیار کھل کھلا کر ہنس پڑے۔

"آپ واقعی دلچسپ باتیں کرتے ہیں۔ لانگ رینج ٹرانسمیٹر ہمیشہ
میں اپنے ساتھ رکھتا ہوں کیونکہ مجھے انتہائی دور دراز اور ویران
علاقوں میں کام کرنا پڑتا ہے اور بعض اوقات ہفتوں میں ایسے
علاقوں میں رہتا ہوں۔ اس لئے ایمرجنسی کے لئے میں ہمیشہ ایک
انتہائی جدید ساخت کا لانگ رینج ٹرانسمیٹر اپنے پاس رکھتا ہوں تاکہ
اپنے آفس کال کر کے وہاں سے امداد حاصل کر سکوں اور مجھے یقین
ہے کہ اب بھی یہ ٹرانسمیٹر میرے پاس موجود ہے"۔۔۔ ڈاکٹر عالم
رضا نے کہا۔

"کیا آپ نے اسے اپنے لباس میں چھپا رکھا ہے۔ لیکن میرا
خیال ہے کہ یہ تو آپ کا اپنا لباس نہیں ہے۔ کیونکہ یہ آپ پر
پوری طرح فٹ نہیں ہے"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"میں اسے ایسی جگہ رکھتا ہوں جہاں کسی کا خیال تک نہیں جا
سکتا۔ آپ نے میرے بال دیکھے ہیں۔ یہ مصنوعی ہیں۔ مطلب یہ
کہ میرے سر پر وگ ہے"۔۔۔ ڈاکٹر عالم رضا نے کہا تو عمران
نے ایک طویل سانس لیا۔

"وگ تو میں نے دیکھ لی ہے۔ خاصی قیمتی وگ ہے اور
مستقبل نوعیت کی ہے لیکن لانگ رینج ٹرانسمیٹر وگ کے اندر تو نہیں
چھپایا جا سکتا"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"یہ سپلٹ ٹائپ ٹرانسمیٹر ہے۔ میں نے اسے ایکریمیا سے
خریدا تھا"۔۔۔ ڈاکٹر عالم رضا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس

نے اپنے سر پر مستقل طور پر پہنی ہوئی وگ کو گردن کے عقب
ہاتھ لے جا کر کھولنا شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد وگ اس
ہاتھ میں تھی۔ اس قسم کی وگیں خاص طور پر تیار کی جاتی
لیکن انہیں اتارنے کا ایک مخصوص سسٹم تھا۔ یہ ایک بار
دھاگا تھا جسے مخصوص انداز میں جھٹکا دینے سے وگ کھل جا
چونکہ یہ دھاگہ بھی بالوں کے رنگ کا ہی ہوتا ہے اس لئے
تک خاص طور پر چیک نہ کیا جائے نظر نہیں آتا جبکہ وگ
والے کو اس کا علم ہوتا ہے۔ اس لئے وگ کا مالک اسے آسا
کھول لیتا تھا"---- ڈاکٹر عالم رضا نے وگ کو الٹا اور پھر ا
طرف لگی ہوئی ایک جھلی کو اتار لیا۔ دوسرے لمحے اس نے ت
تین پٹیاں سی اندر سے نکالیں اور انہیں ایک دوسرے کے
مخصوص انداز میں جوڑنا شروع کر دیا۔

"یہ لیجئے عمران صاحب۔ ٹرانسمیٹر تیار ہو گیا ہے۔
فریکونسی بتائیں میں اس پر ایڈجسٹ کر دیتا ہوں کیونکہ اس کا
طریقہ ہے"---- ڈاکٹر عالم رضا نے کہا۔

"اس کی رینج کہاں تک ہے۔ کیا پاکیشیا تک اس کی
ہے"۔ عمران نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ اتنے فاصلے پر نہیں۔ البتہ براعظم ایکر
آسانی سے یہ کور کر سکتا ہے"---- ڈاکٹر عالم رضا نے جواب

"ناراک تک تو کام کرے گا"---- عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ آپ فریکونسی بتائیں"---- ڈاکٹر عالم رضا نے سر
ہلاتے ہوئے کہا تو عمران نے اسے فریکونسی بتا دی اور ڈاکٹر عالم
رضا نے اس طرح مخصوص انداز میں ایک پٹی پر انگلی پھیرنی شروع
کر دی جیسے نابینا افراد ابھری ہوئی تحریر پر انگلی پھیر کر الفاظ پڑھتے
ہیں۔ چند لمحوں بعد اس میں سے ہلکی سی ٹوں ٹوں کی آوازیں
نکلنے لگیں۔

"لیجئے بات کیجئے۔ اس میں اوور کہنے کی بھی ضرورت نہیں۔
آپ اس طرح بات کر سکتے ہیں جس طرح فون پر بات ہوتی ہے
لیکن دوسری طرف چونکہ عام ٹرانسمیٹر ہو گا اس لئے دوسری طرف
سے بولنے والا لازماً اوور کہے گا۔ اس لئے آپ بھی چاہیں تو اپنی
بات کے آخر میں اوور کہہ سکتے ہیں"---- ڈاکٹر عالم رضا نے کہا تو
عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ پرنس آف ڈھمپ کالنگ۔ اوور"---- عمران نے
باربار کال دینا شروع کر دی۔

"یس۔ مارکوئیس اٹنڈنگ پرنس۔ آپ کہاں سے کال کر رہے
ہیں۔ اوور"---- دوسری طرف سے ایک باریک سی لیکن حیرت
بھری آواز سنائی دی۔

"میں جنوبی بحراوقیانوس کے اندر ایک چھوٹے سے جزیرے پر
موجود ہوں اور ہم یہاں بری طرح پھنس گئے ہیں۔ ہمارے یہاں
سے نکلنے کا کوئی ذریعہ نہیں رہا۔ ہم شاکس کے خلاف مشن مکمل

کرنے آئے تھے۔ اس کا ایک خفیہ جزیرہ ہے ہورنگ۔ مشن تو
نے مکمل کر لیا ہے لیکن اب ہم ٹیم سمیت یہاں پھنس گئے ہیں
اوور"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"یہ ہورنگ کون سا جزیرہ ہے۔ میں نے تو یہ نام کبھی نہ
سنا۔ اوور"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"بحری سمگلنگ میں ملوث شاؤنرے گروپ کے بارے میں
جانتے ہو۔ اوور"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"شاؤنرے گروپ۔ ہاں اچھی طرح جانتا ہوں۔ اس کا ای
اہم آدمی میرا انتہائی گہرا دوست ہے۔ اوور"۔۔۔۔ دوسری طر
سے کہا گیا۔

"جنوبی بحراوقیانوس کے اندر اس گروپ کے بے شمار جزیرو
پر اڈے ہیں۔ جس جزیرے پر ہم موجود ہیں یہ جزیرہ ان کے
جزیرے سکسٹی سکس سے شمال کی طرف موٹربوٹ کے تقریباً
گھنٹوں کے فاصلے پر ہے۔ سکسٹی سکس نمبر جزیرے سے شمال کی
طرف آنے پر تم بہرحال ہم تک پہنچ جاؤ گے۔ اس سکسٹی سکس
جزیرے کی انچارج کیتھی ہے۔ تمہارا دوست تمہیں اس کا محل
وقوع بتا سکتا ہے لیکن خیال رکھنا اس گروپ کے چیف شاؤنرے
تک یہ بات نہ پہنچے کیونکہ وہ بھی شاکس سے ملا ہوا ہے۔ اس کے
ساتھ ساتھ ایکریمین نیوی بھی اس شاؤنرے یا شاکس کی وجہ سے
ہمارے خلاف کام کر رہی ہے۔ کیا تم یہاں سے نکلنے میں ہماری کوئی

مدد کر سکتے ہو۔ اوور"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ضرور کروں گا۔ آپ کتنے آدمی ہیں۔ اوور"۔ مارکو کیس نے
پوچھا۔

"سات افراد ہیں مجھ سمیت۔ اوور"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ ایک گھنٹے بعد مجھے اسی فریکونسی پر کال
کریں۔ میں اس دوران کوشش کرتا ہوں کہ انتظامات کر سکوں۔
ایک گھنٹے بعد میں آپ کو صحیح صورت حال بتا سکوں گا۔ اوور"۔
دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ٹھیک ہے۔ یہ کام کرنا ہے جس طرح بھی ممکن ہو سکے۔
اوور"۔ عمران نے کہا۔

"بالکل کروں گا پرنس۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ آپ اس مشکل
میں ہوں اور آپ کا کام نہ ہو۔ اوور اینڈ آل"۔ دوسری طرف سے
کہا گیا اور عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ٹرانسمیٹر ڈاکٹر عالم
رضا کی طرف بڑھا دیا اور ڈاکٹر عالم رضا نے پہلے کی طرح اس پر
مخصوص انداز میں انگلی پھیرنی شروع کر دی۔

"اب یہ آپ اپنے پاس رکھ لیں تاکہ میں وگ دوبارہ سر پر
رکھ لوں۔ مجھے بغیر وگ کے بڑی الجھن ہوتی ہے"۔۔۔۔ ڈاکٹر عالم
رضا نے کہا تو عمران نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا اور
ڈاکٹر عالم رضا وگ کو دوبارہ اپنے سر پر جمانے میں مصروف ہو گیا۔

"آپ نے تو واقعی جادوگروں والا کام کیا ہے۔ میرے ساتھیوں

کو معلوم ہوگا تو شاید انہیں یقین ہی نہ آئے۔ ویسے یہ انتہائی ج
ترین ٹرانسمیٹر ہے۔ میری نظروں سے بھی آج تک ایسا ٹرانسم
نہیں گزرا"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ میں نے ایکریمیا سے خریدا تھا۔ اصل میں ایک
ایکریمیا کی ایک ریاست میں کام کرتے ہوئے میں ایک ویرانے
پہنچ گیا اور میری جیپ اس طرح خراب ہو گئی کہ کسی صورت
ٹھیک نہ ہو سکتی تھی۔ میری عادت ہے کہ میں سپاٹ پر اکیلا ہی
کرتا ہوں۔ جگہ ایسی تھی کہ مجھے تین روز تک پیدل چلنا پڑا۔ ت
میں ایک آبادی تک پہنچ سکا۔ ان تین دنوں میں میری حالت ا
ہو گئی کہ مجھے ایک ماہ تک ہسپتال میں رہنا پڑا۔ اس کے بعد م
نے اس طرح کا انتظام کیا کہ باقاعدہ ایک لانگ رینج ٹرانسمیٹر ا
پاس رکھتا تھا لیکن ایک بار میں ایک علاقے میں خیمہ لگائے کام
رہا تھا کہ رات کو وہاں چند آوارہ گرد پہنچ گئے اور انہوں نے
صرف میری جیپ اڑا لی بلکہ میرا دوسرا سامان بھی ساتھ لے گئے
ٹرانسمیٹر بھی وہ اٹھا کر لے گئے لیکن وہاں سے آبادی قریب تھی اس
لئے مجھے کوئی زیادہ مشکل پیش نہ آئی۔ پھر مجھے ایک مارکیٹ میں
ٹرانسمیٹر نظر آیا تو میں نے اسے خرید لیا کیونکہ اس کا کسی کو علم
ہو سکتا تھا اور یہ واقعی انتہائی ایمرجنسی میں کام آ سکتا تھا"۔ ڈاکٹ
عالم رضا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہ
دیا۔

"بہرحال ہم تو ان آوارہ گردوں کے مشکور ہیں جنہوں نے
آپ کو یہ ٹرانسمیٹر خریدنے پر مجبور کر دیا"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور
ڈاکٹر عالم رضا بے اختیار ہنس پڑے۔

"ہاں۔ ہر کام میں واقعی کوئی نہ کوئی مصلحت ہوتی ہے۔ یہ
ٹرانسمیٹر بیحد مہنگا ہے۔ اگر وہ آوارہ گرد میرا وہ ٹرانسمیٹر نہ لے جاتے
تو میں کبھی بھی اتنا مہنگا ٹرانسمیٹر نہ خریدتا"۔۔۔۔ ڈاکٹر عالم رضا نے
کہا اور پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات ہوتی،
صفدر وہاں آگیا۔

"عمران صاحب۔ کشتی تو بہرحال تیار ہو گئی ہے لیکن مسئلہ یہ
ہے کہ اب رات قریب ہے۔ اس لئے ہم کل صبح کو یہاں سے
روانہ ہوں گے کیونکہ رات کو بہرحال خطرات زیادہ ہو سکتے ہیں۔
لیکن پھر رات کو یہاں رہنے کے بھی انتظامات کرنے پڑیں
گے"۔۔۔۔ صفدر نے قریب آ کر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"ڈاکٹر صاحب کا خیال ہے کہ اس جزیرے کی مٹی میں ایسے
عناصر موجود ہیں کہ رات کو اس میں سے زہریلے بخارات نکل سکتے
ہیں"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو صفدر بے اختیار چونک
پڑا۔

"عمران صاحب۔ اگر آپ رات یہاں نہیں رہنا چاہتے تو مجھ
پر تو بات نہ ڈالیں"۔۔۔۔ ڈاکٹر عالم رضا نے مسکراتے ہوئے جواب
دیا تو صفدر اس طرح چونک کر اور حیرت سے ڈاکٹر عالم رضا کو

دیکھنے لگا جیسے اسے اپنی آنکھوں اور کانوں پر یقین نہ آ رہا ہو۔
"آپ ٹھیک ہو گئے۔ یہ کیسے ہوا۔ آپ تو مسلسل نیم غشی
تھے"۔ صفدر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"عمران صاحب نے اپنا کوئی خاص علم میرے ذہن پر ا
کیا ہے جسے یہ خیال کی طاقت کہہ رہے ہیں اور اسی طاقت
میں ٹھیک ہو گیا ہوں"۔۔۔۔ ڈاکٹر عالم رضا نے مسکراتے ہ
کہا۔

"وری گڈ۔ یہ تو واقعی بیحد اچھا ہوا ہے۔ باقی ساتھیوا
معلوم ہوگا تو وہ بھی بیحد خوش ہوں گے کیونکہ ہم سب کو اپنے
زیادہ آپ کے بارے میں فکر تھی"۔۔۔۔ صفدر نے طویل س
لیتے ہوئے کہا۔

"میں نے صرف خیال کی طاقت کو خیال میں ہی استعمال ک
لیکن ڈاکٹر صاحب نے اس طاقت کو مجسم کرکے مجھے دے دیا
تاکہ میں اس طاقت کے ذریعے یہاں بیٹھے بیٹھے پورے برا
ایکریمیا میں جہاں چاہوں بات کر سکتا ہو"۔۔۔۔ عمران نے مسکر
ہوئے کہا تو صفدر ایک بار پھر حیرت سے عمران کو دیکھنے لگا۔

"کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں آپ کی بات"۔۔۔۔ صفدر
حیران ہو کر کہا تو عمران نے جیب میں ہاتھ ڈال کر وہی سپلٹ ؛
ٹرانسمیٹر نکال لیا۔

"یہ انتہائی جدید ساخت کا لانگ رینج ٹرانسمیٹر ہے۔ ڈ

صاحب نے اسے اپنی وگ کے اندر چھپا رکھا تھا۔ اور اس ٹرانسمیٹر
کے ذریعے ناراک میں میری بات چیت بھی ہو چکی ہے"۔ عمران
نے کہا تو صفدر بے اختیار اچھل پڑا۔

"ٹرانسمیٹر۔ اوہ۔ اوہ۔ وری گڈ۔ یہ تو شاید میری زندگی کی
سب سے بڑی خوش خبری ہے۔ میں بتاتا ہوں سب ساتھیوں کو"۔
صفدر نے بچوں کی طرح خوش ہوتے ہوئے کہا۔ اس کے ساتھ ہی
وہ اٹھا اور اس طرف کو دوڑتا چلا گیا جس طرف سے آیا تھا۔ کیونکہ
باقی ساتھی ابھی وہیں تھے۔

"آپ نے دیکھا ڈاکٹر صاحب۔ میرا ساتھی اس ٹرانسمیٹر کے
ملنے پر کس طرح خوش ہو رہا ہے حالانکہ ہماری ساری زندگی
ٹرانسمیٹر استعمال کرتے گزری ہے لیکن موجودہ حالات میں یہ ٹرانسمیٹر
واقعی ہم سب کے لئے زندگی کی نوید ثابت ہوا ہے"۔۔۔۔ عمران
نے مسکراتے ہوئے کہا اور جواب میں ڈاکٹر عالم رضا نے بھی
مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد سارے ساتھی
وہاں پہنچ گئے اور عمران نے باری باری سب کا ڈاکٹر عالم رضا سے
تعارف کرایا۔

"میں آپ سب کا مشکور ہوں کہ آپ نے میری زندگی کے
لئے اتنی جدوجہد کی اور نہ صرف جدوجہد کی بلکہ اپنی زندگیاں تک
داؤ پر لگا دیں"۔ ڈاکٹر عالم رضا نے ممنونیت سے پر لہجے میں کہا۔

"ہم نے آپ پر کوئی احسان نہیں کیا ڈاکٹر صاحب۔ یہ ہمارا

فرض ہے بلکہ ہمیں تو آپ پر بھی فخر ہے کہ آپ نے پاکیشیا کے وقار کے لئے اپنی زندگی وقف کر رکھی ہے اور خاص طور پر اب اس ٹرانسمیٹر کی وجہ سے تو ایک لحاظ سے آپ نے ہماری زندگیاں بچا لی ہیں"---- صفدر نے کہا اور ڈاکٹر عالم رضا مسکرا دیئے۔ پھر عمران نے انہیں بتایا کہ اس نے ناراک میں سیکرٹ سروس کے ایک فارن ایجنٹ کو کال کرکے ساری بات بتا دی ہے۔ وہ ہمیں یہاں سے نکالنے کے لئے انتظامات کر رہا ہے۔ ایک گھنٹے بعد اس سے حتمی بات ہوگی تو وہ سب خوش ہو گئے۔

"لیکن عمران صاحب۔ اس سمندر میں تو بے شمار جزیرے ہیں۔ وہ ہمیں یہاں کیسے تلاش کرے گا"---- صفدر نے کہا۔

"اس نے مجھے بتایا ہے کہ شاؤنرے گروپ کے کسی اہم آدمی سے اس کی واقفیت ہے اور کیتھی والے جزیرے کا اس گروپ نے کوڈ نمبر سکسٹی سکس رکھا ہوا ہے۔ اس طرح وہ اس آدمی کے ذریعے اس کا محل وقوع تلاش کرے گا اور وہاں سے شمال کی طرف آنے پر وہ ہم تک پہنچ جائے گا"---- عمران نے جواب دیا اور پھر جب عمران کے خیال کے مطابق ایک گھنٹہ گزر گیا تو اس نے ٹرانسمیٹر اٹھایا اور اس کا خود ہی بٹن آن کر دیا۔ اس دوران اس کی ساخت اور اس کے کام کرنے کا طریقہ اس نے چیک کر لیا تھا۔ اس پر بٹنوں کی بجائے صرف ابھرے ہوئے نقطے تھے اور ان نقطوں پر انگلی پھیر کر انہیں آن آف کیا جا سکتا تھا۔

"ہیلو ہیلو۔ پرنس کالنگ اوور"---- عمران نے کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس مارکو کیس اٹنڈنگ۔ اوور"---- چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے مارکو کیس کی ہلکی سی آواز سنائی دی۔

"کیا رپورٹ ہے مارکو کیس۔ اوور"---- عمران نے کہا۔

"پرنس۔ شاؤنرے کا وہ آدمی تو ملک سے باہر گیا ہوا ہے لیکن میں نے فوری طور پر جنوبی بحراوقیانوس میں تعینات نیوی کے ایک اعلیٰ افسر سے رابطہ کیا ہے۔ اس نے مجھے بتایا ہے کہ وہ ہورنگ جزیرے کے بارے میں بھی جانتا ہے اور کیتھی والے جزیرے کے متعلق بھی۔ وہ ایک نیوی کے ٹرانسپورٹ ہیلی کاپٹر کا بندوبست کر رہا ہے۔ میں اس سے مکمل معلومات حاصل کر کے اس ہیلی کاپٹر سمیت آپ کے پاس پہنچوں گا۔ مجھے امید ہے زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹے کے اندر آپ تک پہنچ جاؤں گا۔ اوور"---- دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اگر تم اکیلے آ رہے ہو تو میں جزیرے کے کسی اونچے درخت پر کوئی کپڑا وغیرہ باندھ دوں تاکہ تمہیں دور سے درست نشاندہی ہو سکے۔ لیکن ہمارے پاس کوئی رنگین کپڑا نہیں ہے البتہ اپنی قمیض یا کوٹ وہاں باندھ سکتے ہیں۔ اوور"---- عمران نے کہا۔

"آپ کوٹ وہاں لہرا دیں۔ یہ زیادہ اچھی نشاندہی ہو گی میں چیک کر لوں گا۔ اوور"---- دوسری طرف سے کہا گیا۔

"او کے۔ ہم انتظار کر رہے ہیں۔ اب ایک اور بات سن لو۔ تم نے اپنے ساتھ کوشاریگا ایٹ ایٹ سپر ٹاسک ٹرانسمیٹر لے کر آنا ہے۔ اوور"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"کون سا ٹرانسمیٹر پرنس۔ اوور"۔۔۔۔ دوسری طرف سے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں پوچھا گیا۔

"نوٹ کر لو۔ کوشاریگا ایٹ ایٹ سپر ٹاسک ٹرانسمیٹر۔ اوور"۔ عمران نے رک رک کر کہا۔

"یہ کس قسم کا ٹرانسمیٹر ہے۔ میں تو یہ نام ہی پہلی بار سن رہا ہوں۔ اوور"۔ مارکوئیس نے جواب دیا۔

"یہ انتہائی طاقتور ٹرانسمیٹر ہے جو سپر کمپیوٹر کو کنٹرول کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ ناراک کی مارکیٹ سلائے میں ایک سپر سٹور ے ڈے ہے۔ وہاں سے یہ تمہیں مل جائے گا۔ گو اس کی فروخت سرکاری طور پر ممنوع ہے لیکن یہ لوگ اسے فروخت کرتے ہیں۔ رقم کی فکر مت کرنا۔ لیکن تم یہ ٹرانسمیٹر لازماً اپنے ساتھ لے کر آنا۔ اوور"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اگر ممکن ہوا تو ضرور لے آؤں گا۔ آپ بے فکر رہیں۔ اوور"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"او کے۔ ہم انتظار کر رہے ہیں۔ اوور اینڈ آل"۔ عمران نے کہا اور پھر ٹرانسمیٹر کی ایک مخصوص جگہ پر ہاتھ پھیر کر اس نے رابطہ آف کر دیا۔

"صفدر۔ تم سب سے اونچے درخت پر جا کر اپنے کوٹ کو اس طرح لٹکا دو کہ وہ دور سے نظر آئے"۔۔۔۔ عمران نے ٹرانسمیٹر آف کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن ہیلی کاپٹر تو رات کو پہنچے گا"۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"تو کیا ہوا۔ سرچ لائٹس ہوتی ہیں ہیلی کاپٹروں میں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور صفدر قدرے شرمندہ سا ہو کر مڑ گیا۔

"یہ تم نے کس قسم کا ٹرانسمیٹر منگوایا ہے۔ اس کا کیا کرو گے"۔ جولیا نے کہا۔

"ہورنگ جزیرے پر سپر کمپیوٹر ہے اور اس سپر کمپیوٹر کے ذریعے مادام ٹاکسی اور جرگن سے بات کرنے کے لئے اس ٹرانسمیٹر کی موجودگی ضروری ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ ان سے الوداعی بات چیت کر لی جائے"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا ضرورت ہے انہیں الرٹ کرنے کی"۔ جولیا نے کہا۔

"تو تمہارا مطلب ہے کہ وہ ہمارے خاتمے کا تصور کر کے اکیلے خوش ہوتے رہیں۔ ہمیں بھی حق ہے ان کی خوشی میں شامل ہونے کا"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور جولیا کے ساتھ ساتھ باقی ساتھی بھی بے اختیار مسکرا دیئے۔

جرگن نے ٹرانسیٹر آف کرتے ہوئے سامنے بیٹھی مادام ٹاک
کی طرف مسکرا کر دیکھا۔

"بس اب تو خوش ہو۔ اب تو میں نے مکمل طور پر عمران او
اس کے ساتھیوں کی موت کا کریڈٹ تمہیں دلا دیا ہے۔ مجھے یقی
ہے کہ ہیڈکوارٹر جلد ہی تمہیں کسی اعلیٰ عہدے پر فائز کر دے گا"
جرگن نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس نے ٹرانسیٹر پر ہیڈکوارٹر کے
اعلیٰ ترین حکام کو عمران اور اس کے ساتھیوں کا ہورنگ جزیرے پر
ریڈ کرنے سے لے کر ان کی موت تک کی تفصیلی رپورٹ دے دی
تھی اور ساتھ ہی یہ بھی بتا دیا تھا کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کی
وجہ سے وہ پاکیشیائی ڈاکٹر کو کسی طرح علیحدہ نہیں کر سکتے تھے اس
لئے وہ بھی ساتھ ہی ختم ہو گیا ہے۔

"تمہارا بیحد شکریہ جرگن۔ مجھے تو خطرہ تھا کہ پاکیشیائی ڈاکٹر

کے یہاں سے جانے اور اس کی موت پر ہیڈکوارٹر کہیں بگڑ نہ
جائے"۔ مادام ٹاکسی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ارے نہیں۔ تمہیں معلوم ہی نہیں کہ عمران اور اس کے
ساتھیوں کی موت کتنا بڑا کارنامہ ہے۔ اس کے مقابلے میں یہ
معدنیات وغیرہ انتہائی معمولی سی بات ہے۔ تم نے دیکھا نہیں کہ
ہیڈکوارٹر نے بار بار مجھ سے یہی پوچھا ہے کہ کیا مجھے یقین ہے کہ
عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس واقعی ختم ہو چکی ہے جس پر مجبوراً
مجھے کہنا پڑا کہ میں نے ان کی لاشیں اپنی آنکھوں سے دیکھی ہیں
تب جا کر انہیں اس بات کا یقین آیا ہے"۔۔۔۔ جرگن نے جواب
دیا اور مادام ٹاکسی نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر اس سے پہلے کہ
ان کے درمیان مزید کوئی بات ہوتی' میز پر رکھے ہوئے انٹرکام کی
گھنٹی بج اٹھی تو جرگن نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔ کیونکہ وہ
چیف تھا اس لئے جب بھی وہ ہورنگ آتا تو تمام پیغامات وہ خود ہی
وصول کرتا تھا۔

"یس"۔۔۔۔ جرگن نے کہا۔

"نارمن بول رہا ہوں چیف"۔۔۔۔ دوسری طرف سے نارمن
کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیا بات ہے"۔۔۔۔ جرگن نے قدرے سخت لہجے میں
کہا۔

"چیف۔ اس علاقے سے ایک ٹرانسیٹر کال کی گئی ہے لیکن

اس کے الفاظ سمجھ نہیں آئے۔ کیونکہ یہ کوئی سپیشل قسم کا ٹرانسیٹر تھا۔ الفاظ مکس ہو جاتے تھے"۔۔۔ نارمن نے کہا۔

"اس علاقے سے تمہارا کیا مطلب ہے"۔۔۔ جرگن نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"ہماری مشینری کے مطابق ایک سو بحری میل کے قطر سے یہ کال کی گئی ہے"۔۔۔ نارمن نے جواب دیا۔

"تو پھر اس میں پریشان ہونے کی کون سی بات ہے۔ سو بحری میلوں میں تو شاؤ زرے کے بھی اڈے ہیں اور نیوی کے بھی ہوں گے۔ وہاں سے کال کی گئی ہو گی"۔۔۔ جرگن نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"لیکن چیف۔ اس قسم کے ٹرانسیٹر پہلے تو کبھی استعمال نہیں ہوئے۔ میں نے سوچا کہ کہیں یہ کال اس جزیرے سے نہ کی گئی ہو جہاں عمران اور اس کے ساتھیوں نے پناہ لی تھی"۔۔۔ نارمن نے کہا۔

"نانسنس۔ اس جزیرے کی تو ہم نے اینٹ سے اینٹ بجا دی ہے۔ وہاں گھاس تک سلامت نہیں رہی۔ وہاں سے کیا جن بھوت کال کریں گے اور پھر وہاں اس قسم کا خصوصی ٹرانسیٹر کہاں سے آسکتا ہے"۔۔۔ جرگن نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔

"پاگل ہو گیا ہے یہ نارمن بھی۔ نانسنس"۔۔۔ جرگن نے

پہلے کی طرح غصیلے لہجے میں کہا۔

"وہ چونکہ ساتھ نہیں گیا تھا اس لئے اسے اندازہ ہی نہیں ہے کہ وہاں کیا ہوا ہے۔ اس لئے اس نے اپنے طور پر احتیاطاً اطلاع دے دی ہے"۔۔۔ مادام ٹاکسی نے کہا۔

"جب اسے بتا دیا گیا ہے کہ وہاں سب لوگ ختم ہو گئے ہیں تو پھر اس طرح کی بات سوچنا بھی حماقت ہے"۔۔۔ جرگن نے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"کیا ہوا۔ کہاں جا رہے ہو"۔۔۔ مادام ٹاکسی نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"واپس۔ اور کہاں"۔۔۔ جرگن نے اس بار قدرے نارمل لہجے میں کہا۔

"اوہ نہیں۔ آج رات تم یہیں رہو گے۔ میں نے خصوصی جشن فتح کا بندوبست کیا ہے۔ جزیرے کے تمام افراد اس میں حصہ لیں گے"۔۔۔ مادام ٹاکسی نے کہا تو جرگن بے اختیار ہنس دیا۔

"او کے۔ اگر ایسا ہے تو پھر میں ضرور اس میں شریک ہوں گا۔ لیکن پھر میں کچھ دیر آرام کر لوں"۔۔۔ جرگن نے کہا اور مادام ٹاکسی نے اثبات میں سرہلا دیا۔ جرگن تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر نکل گیا تو مادام ٹاکسی نے ہاتھ بڑھا کر انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور دو نمبر پریس کر دیئے۔

"نارمن بول رہا ہوں"۔۔۔ دوسری طرف سے نارمن کی

آواز سنائی دی۔

"ٹاکسی بول رہی ہوں نارمن۔ یہ ٹرانسمیٹر کال آخر کہاں سے کی گئی ہو گی۔ کیا تم نے اپنے طور پر کوئی اندازہ لگایا ہے"۔ ٹاکسی نے کہا۔

"اب میں کیا کہوں مادام۔ میرے اندازے کے مطابق یہ کال اسی جزیرے سے ہی کی گئی ہے جس کے متعلق آپ نے بتایا تھا کہ وہاں عمران اور اس کے ساتھیوں نے پناہ لی ہوئی تھی کیونکہ میں یہاں طویل عرصے سے ہوں۔ مجھے معلوم ہے کہ یہاں قریب تو نیوی کا کوئی اڈہ نہیں ہے اور شاؤنرے گروپ کے اڈوں میں ایسے جدید ترین ٹرانسمیٹر استعمال ہی نہیں کئے جاتے۔ لیکن چیف نے الٹا مجھے ہی جھاڑ پلا دی ہے"۔ نارمن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"چیف کو چھوڑو۔ اس کی تو یہ عادت ہے کہ جب اسے غصہ آجائے تو پھر وہ کسی کی نہیں سنتا۔ لیکن نارمن۔ اس جزیرے پر کوئی آدمی بھی زندہ نہیں بچا۔ پھر وہاں سے کال کیسے ہو سکتی ہے"---- ٹاکسی نے کہا۔

"مادام۔ میری فورڈ سے بات ہوئی ہے۔ اس نے مجھے تفصیل بتائی ہے اس کے مطابق چیف نے وہاں ہیلی کاپٹر اتار کر ذاتی طور پر کوئی چیکنگ نہیں کی۔ صرف اندازہ لگا لیا ہے کہ وہاں سب لوگ ختم ہو گئے ہیں۔ ہو سکتا ہے ان میں سے کوئی بچ گیا ہو"۔ نارمن نے جواب دیا۔

"اس چیکنگ کی کوئی ضرورت ہی نہیں تھی۔ وہاں آپریشن ہی اس انداز میں کیا گیا ہے کہ وہاں کوئی چیز بھی سلامت نہیں رہ سکتی۔ لیکن اگر فرض بھی کر لیا جائے کہ وہاں کوئی زندہ بچ گیا ہوگا تو پھر اس کے پاس یہ جدید ترین ٹرانسمیٹر کہاں سے آگیا"---- مادام ٹاکسی نے کہا۔

"اب میں کیا کہہ سکتا ہوں مادام۔ ہو سکتا ہے ان کے پاس ہو۔ ہم نے ان لوگوں کی تلاشی تو نہیں لی"---- نارمن اپنی بات پر اڑا ہوا تھا۔

"لیکن جب یہ جزیرے میں داخل ہوئے تھے تو ان کی چیکنگ تو بہرحال ہو گئی ہو گی۔ انہوں نے ٹرانسمیٹر یا اسلحہ پر تو میک اپ نہیں کیا ہوگا۔ اپنے اوپر ہی کیا ہوگا"---- مادام ٹاکسی نے کہا۔

"اوہ یس مادام۔ اس بات کا تو مجھے خیال بھی نہ آیا تھا۔ سب میرین کی چیکنگ تو مشینوں کے ذریعے ہوئی تھی"---- اس بار نارمن نے قدرے مطمئن لہجے میں کہا۔

"بہرحال تم خیال رکھنا۔ اگر دوبارہ اس ٹرانسمیٹر پر کال ہو تو تم نے اس جگہ کو ضرور چیک کرنا ہے"---- مادام ٹاکسی نے کہا۔

"یس مادام"---- دوسری طرف سے کہا گیا اور ٹاکسی نے اوکے کہہ کر رسیور رکھا اور پھر میز کی دراز سے اس نے ایک فائل نکالی۔ اسے کھول کر سامنے رکھا اور پھر اس کے مطالعے میں مصروف ہو گئی۔ کافی دیر بعد اچانک ایک بار پھر انٹرکام کی گھنٹی بج

اٹھی تو مادام نے چونک کر فائل سے سر اٹھایا اور ہاتھ بڑھا کر
رسیور اٹھا لیا۔
"یس۔ ٹاکسی بول رہی ہو"۔۔۔۔ ٹاکسی نے کہا۔
"نارمن بول رہا ہوں مادام"۔۔۔۔ دوسری طرف سے نارمن
کی آواز سنائی دی تو ٹاکسی بے اختیار چونک پڑی۔
"کیا ہوا۔ کیا دوسری بار کال ہوئی ہے"۔ ٹاکسی نے پوچھا۔
"یس مادام۔ اور اب میں نے حتمی طور پر معلوم کر لیا ہے کہ
یہ کال اسی جزیرے سے ہی کی گئی ہے اور یہ کال دوسری طرف
ناراک میں وصول کی گئی ہے"۔ نارمن نے جواب دیا۔
"کیا تمہیں یقین ہے یا تمہارا صرف اندازہ ہے"۔ ٹاکسی نے
کہا۔

"سو فیصد یقین ہے۔ مادام۔ میں اس بار چونکہ پہلے سے تیار
تھا اس لئے میں نے اس جزیرے کو باقاعدہ چیک پوائنٹ کے طور
پر کمپیوٹر میں ایڈجسٹ کر دیا تھا تاکہ اگر کال واقعی وہاں سے
رہی ہو تو کمپیوٹر اسے چیک کر کے کاشن دے دے گا اور سپر کمپیوٹر
نے کاشن دے دیا ہے"۔۔۔۔ نارمن نے جواب دیا تو مادام ٹاکسی
کے چہرے پر حیرت کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔
"ویری بیڈ۔ اس کا تو مطلب ہوا کہ یہ لوگ ہلاک نہیں
ہوئے اور ان کے پاس اس قسم کا جدید ترین ٹرانسیٹر بھی موجود
ہے"۔ مادام ٹاکسی نے انتہائی پریشان سے لہجے میں کہا۔

"یس مادام"۔۔۔۔ نارمن نے کہا۔
"لیکن اب کیا ہو سکتا ہے۔ فورڈ تو اپنا سپیشل ہیلی کاپٹر واپس
لے جا چکا ہے اور ہم اپنے سادہ ہیلی کاپٹر میں وہاں جا نہیں سکتے۔
ایسا نہ ہو کہ وہ لوگ اسے ہٹ کر دیں"۔۔۔۔ مادام ٹاکسی نے کہا
"میرا تو خیال ہے مادام کہ اب آپ خاموش ہی رہیں۔ چیف
جرگن نے ہیڈکوارٹر کو حتمی رپورٹ دے دی ہے۔ اب اگر
رپورٹ غلط ثابت ہوئی تو اس کی ذمہ داری چیف جرگن پر ہی
ہوگی۔ آپ پر تو نہیں ہوگی"۔۔۔۔ نارمن نے کہا۔
"لیکن ذمہ داری ہم پر بھی عائد ہوتی ہے اور ایسی بات چھپی
تو نہیں رہ سکتی۔ وہ عمران تو بہرحال ہٹ ہو چکا ہے۔ یہ بات تو سو
فیصد یقینی ہے لیکن وہاں سے کال ہونے کا مطلب ہے کہ وہاں
بہرحال اس کی ٹیم کا کوئی نہ کوئی آدمی زندہ بچ گیا ہے اور کال سے
یہی ظاہر ہوتا ہے کہ وہ لوگ ناراک سے اپنے یہاں نکلنے کا کوئی
بندوبست کرا رہے ہوں گے"۔۔۔۔ ٹاکسی نے جواب دیتے ہوئے
کہا۔

"ظاہر ہے مادام۔ لیکن میرا تو مشورہ یہی ہے کہ آپ اس
معاملے میں خاموش ہو جائیں کیونکہ چیف نے ہماری بات تسلیم ہی
نہیں کرنی بلکہ الٹا اس نے ہمیں بے عزت کر دینا ہے"۔ نارمن
نے کہا۔
"ٹھیک ہے۔ تمہارا مشورہ درست ہے۔ لیکن میں چیف سے

کوئی بات چھپانا پسند نہیں کرتی۔ میں خود ہی اس سے بات کر لوں گی"۔۔۔۔ ٹاکسی نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ پھر اس نے فائل بند کر کے میز کی دراز میں رکھی اور دراز بند کر کے وہ کرسی سے اٹھی اور کمرے کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ وہ جرگن سے اس بارے میں ابھی بات کرنا چاہتی تھی۔ گو اسے سو فیصد یقین تھا کہ جرگن نے یہ بات تسلیم ہی نہیں کرنی لیکن وہ بہرحال اپنا فرض ادا کر دینا چاہتی تھی۔

"عمران صاحب۔ عمران صاحب۔ ہیلی کاپٹر آ رہا ہے"۔ درخت کی چوٹی سے صفدر کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"ارے۔ میں نے تو کہا تھا کہ درخت پر اپنا کوٹ لٹکا دو۔ میں نے تو یہ نہیں کہا تھا کہ تم خود کوٹ سمیت وہیں لٹک جاؤ"۔ عمران نے اونچی آواز میں جواب دیا تو اس کے ساتھ بیٹھے ہوئے سب ساتھی بے اختیار ہنس پڑے۔

"وہ ابھی تو دوبارہ گیا ہے"۔۔۔۔ صالحہ نے ہنستے ہوئے کہا اور پھر وہ سب ڈاکٹر عالم رضا سمیت اٹھ کر اس طرف کو بڑھنے لگے جدھر سے ہیلی کاپٹر کی آمد ہو سکتی تھی۔ چند لمحوں بعد صفدر نیچے اتر آیا البتہ اس کے جسم پر کوٹ موجود نہ تھا۔

"نیوی کا ٹرانسپورٹ ہیلی کاپٹر ہی ہے میں نے اس کا مخصوص ہیولہ پہچان لیا"۔۔۔۔ صفدر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کافی جلدی آ گیا ہے۔ ورنہ میرا تو خیال تھا کہ شاید رات
گہری ہونے پر وہ یہاں پہنچیں گے"---- عمران نے کہا۔ وہ سب
ساحل کے کنارے آکر کھڑے ہو گئے تھے۔ انہیں دور سے واقعی
ایکریمین نیوی کا ایک ٹرانسپورٹ ہیلی کاپٹر آتا ہوا دکھائی دے ر
تھا۔ اس کا رخ اس جزیرے کی طرف ہی تھا اور تھوڑی دیر بعد ہیل
کاپٹر جزیرے پر پہنچ گیا تو عمران اور اس کے ساتھیوں نے ہوا میں
ہاتھ لہرائے۔ تھوڑی دیر بعد ہیلی کاپٹر جزیرے کی ایک کھلی جگہ پ
اتر گیا۔ ہیلی کاپٹر سے ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا ادھیڑ عمر ایکریمی
باہر آگیا۔ وہ ہیلی کاپٹر میں اکیلا ہی تھا۔

"بڑے طویل عرصے بعد آپ سے ملنے کا اتفاق ہو رہا ہے
عمران صاحب"---- ادھیڑ عمر آدمی نے مسکراتے ہوئے عمران کی
طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"اتفاق بھی کہاں ہو رہا ہے۔ ایک تباہ شدہ جزیرے پر"۔
عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور ادھیڑ عمر آدمی بے اختیار
ہنس پڑا۔

"واقعی یہاں تو مکمل تباہی ہر طرف نظر آ رہی ہے۔ یوں لگ
رہا ہے جیسے یہاں خوفناک جنگ ہوتی رہی ہو"---- ادھیڑ عمر آدمی
نے کہا۔ یہ مارکوئیس تھا۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ناراک میں
خصوصی ایجنٹ۔ پھر عمران نے مارکوئیس کا تعارف اپنے ساتھیوں
سے اور ساتھیوں کا اس سے تعارف کرایا۔

"تم وہ ٹرانسمیٹر لے آئے ہو"---- عمران نے تعارف کے
بعد مارکوئیس سے پوچھا۔

"جی ہاں۔ جہاں سے آپ نے بتایا تھا وہیں سے یہ ملا ہے"۔
مارکوئیس نے جواب دیا۔

"کہاں ہے۔ کیا ہیلی کاپٹر کے اندر پڑا ہے"---- عمران نے
کہا تو مارکوئیس نے اثبات میں سر ہلا دیا تو عمران کے اشارے پر
صفدر ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ واپس آیا تو اس
کے ہاتھ میں ایک کافی بڑا اور عجیب سی ساخت کا ٹرانسمیٹر موجود تھا۔
عمران نے اس کے ہاتھ سے ٹرانسمیٹر لیا اور پھر اس پر موجود بٹنوں
کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ باقی سب ساتھی اور مارکوئیس بھی
خاموش کھڑے تھے۔ کافی دیر تک عمران ٹرانسمیٹر آپریٹ کرتا رہا' پھر
اس نے ایک سفید رنگ کا بٹن دبایا۔ اس بٹن کے اوپر ایک چھوٹا سا
بلب موجود تھا لیکن بٹن دبنے کے باوجود وہ بلب نہ جلا تو عمران کی
پیشانی پر شکنیں سی پھیل گئیں۔ اس نے ایک بار پھر مختلف بٹنوں کو
پریس کرنے اور چھوٹی چھوٹی نابوں کو گھمانا شروع کر دیا۔ کافی دیر
تک وہ ایسا کرتا رہا۔ پھر اس نے ایک بار پھر اس سفید بٹن کو پریس
کیا تو اچانک اس بٹن کے اوپر موجود چھوٹا سا سرخ رنگ کا بلب
جل اٹھا اور عمران کے تے ہوئے چہرے پر یکلخت مسرت کے
تاثرات ابھر آئے۔

"ہیلو ہیلو۔ علی عمران کالنگ مادام ٹاکسی۔ اوور"---- عمران

نے بار بار کال دینی شروع کر دی۔

"یس نارمن اٹنڈنگ یو۔ اوور"---- چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"مسٹر نارمن۔ مادام ناکسی یا چیف جرگن سے میری بات کرائیں۔ ورنہ آپ کا یہ ہورنگ جزیرہ دوسرے لمحے کسی آتش فشاں کی طرح پھٹ پڑے گا۔ اوور"---- عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"آپ کہاں سے بول رہے ہیں۔ جو کچھ آپ کہہ رہے ہیں ایسا تو ممکن ہی نہیں ہے۔ اوور"---- دوسری طرف سے سخت لہجے میں کہا گیا۔

"مسٹر نارمن۔ آپ شاید ہیری کی طرح جزیرے کی مشینری کے انچارج ہیں۔ اس لحاظ سے تو آپ کو معلوم ہوگا کہ آپ کے جزیرے کی تمام مشینری کو جو سپر کمپیوٹر کنٹرول کرتا ہے' اس سپر کمپیوٹر میں آٹو میٹک بلاسٹنگ سسٹم بھی موجود ہے۔ اگر اس بلاسٹنگ سسٹم کو آن کر دیا جائے تو نہ صرف پورے جزیرے کی مشینری تباہ ہو جائے گی بلکہ جزیرے میں موجود اسلحہ بھی پھٹ پڑے گا اور نتیجہ آپ سمجھ سکتے ہیں۔ لیکن میرا فی الحال ایسا کوئی ارادہ نہیں ہے آپ میری بات کرا دیں اوور"---- عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہیلو۔ میں جرگن بول رہا ہوں۔ تم کون ہو۔ اوور"۔ عمران کے بات ختم کرتے ہی دوسری طرف سے جرگن کی چیختی ہوئی آواز

سنائی دی۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) اوور"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"بکواس مت کرو۔ یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے کہ تم زندہ رہ جاؤ۔ سچ بتاؤ کون بول رہے ہو اور کہاں سے بول رہے ہو۔ اوور"۔ جرگن نے پہلے سے بھی زیادہ جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تمہیں یقین نہیں آ رہا تو اگر کہو تو یقین دلانے کے لئے وہیں ہورنگ جزیرے پر آ جاؤں۔ یہ بات ہمیشہ ذہن میں رکھنا جرگن کہ مارنے والے سے بچانے والا زیادہ طاقتور ہے۔ موت تمہاری تابع نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کی تابع ہے۔ جب تک وہ نہ چاہے تم کسی چیونٹی کو بھی نہیں مار سکتے۔ اوور"---- عمران نے سرد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"چلو اگر مان لیا جائے کہ تم زندہ بچ گئے ہو تو پھر کیا کہنا چاہتے ہو۔ اوور"---- جرگن نے بھینچے بھینچے سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں تمہیں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ڈاکٹر عالم رضا ذہنی طور پر بالکل تندرست ہو چکے ہیں۔ اس لئے اب ساتال پراجیکٹ پاکیشیا ہی مکمل کرے گا اور چونکہ تم نے اور تمہاری تنظیم نے پاکیشیائی ڈاکٹر عالم رضا کو اغوا کیا اور ان پر ذہنی تشدد کیا اور پاکیشیا کے پراجیکٹ کو ہائی جیک کرنے کی کوشش کی اور یہ ناقابل تلافی جرم

ہے۔ اس لئے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ تمہارا جزیرہ ہورنگ تباہ کر دیا جائے۔ اوور"۔۔۔۔ عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"تم اپنی خیر مناؤ۔ تم جیسے سینکڑوں اس حسرت میں ہی مر گئے۔ تم نے شاکس کو کوئی عام سی تنظیم سمجھ رکھا ہے۔ ہم قبر تک تمہارا پیچھا نہیں چھوڑیں گے۔ اوور"۔ جرگن نے چیختے ہوئے کہا۔

"او کے۔ اس کا فیصلہ جلد ہی ہو جائے گا۔ اوور اینڈ آل"۔ عمران نے کہا اور بٹن دبا کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"چلو مارکوئیس۔ اب یہاں سے چلیں"۔۔۔۔ عمران نے ٹرانسمیٹر آف کر کے مارکوئیس سے مخاطب ہو کر کہا اور مارکوئیس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"عمران صاحب۔ آپ نے اسے الرٹ کر کے اچھا نہیں کیا۔ وہ اب ہمارے راستے میں رکاوٹیں پیدا کرے گا"۔ صفدر نے کہا۔

"بزدلوں جیسی باتیں مت کرو صفدر۔ تم پاکیشیائی سیکرٹ سروس کے رکن ہو سمجھے۔ تمہاری موت بھی بہادروں جیسی ہونی چاہئے اور زندگی بھی"۔۔۔۔ عمران نے غراتے ہوئے کہا اور صفدر بے اختیار سہم کر رہ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب ہیلی کاپٹر میں سوار ہو گئے تو مارکوئیس نے ہیلی کاپٹر کو فضا میں بلند کرنا شروع کر دیا۔

"جزیرہ ہورنگ کی طرف لے چلو"۔۔۔۔ عمران نے پائلٹ سیٹ پر بیٹھتے ہوئے مارکوئیس سے مخاطب ہو کر کہا۔

"لیکن وہ راکٹ بھی تو مار سکتے ہیں ہیلی کاپٹر پر میں تو پہلے

خاص طور پر اس جزیرے سے بچ کر یہاں آیا ہوں"۔ مارکوئیس نے کہا۔

"تم اسے جس قدر بلندی پر لے جا سکتے ہو لے جاؤ"۔ عمران نے کہا تو مارکوئیس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اب کیا کرنا چاہتے ہو"۔۔۔۔ جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"میں شاکس کو سبق دینا چاہتا ہوں۔ ایسا سبق جسے یہ ہمیشہ یاد رکھیں"۔۔۔۔ عمران نے پہلے کی طرح انتہائی سرد لہجے میں کہا۔ تھوڑی دیر بعد انہیں ہورنگ جزیرہ نظر آنے لگ گیا۔

"اسے معلق کر دو"۔۔۔۔ عمران نے مارکوئیس سے کہا اور مارکوئیس نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے ہیلی کاپٹر معلق کر دیا۔ عمران نے ٹرانسمیٹر کا ایک بار پھر وہی سفید بٹن دبایا تو اس پر موجود بلب جل اٹھا۔

"ہیلو ہیلو۔ علی عمران کالنگ۔ اوور"۔۔۔۔ عمران نے ایک بار پھر کال دینا شروع کر دی۔

"یس۔ نارمن اٹنڈنگ یو۔ اوور"۔۔۔۔ چند لمحوں بعد نارمن کی آواز سنائی دی۔

"مادام ٹاکسی سے بات کراؤ۔ اوور"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"تم کیا کہنا چاہتے ہو۔ مجھے بتاؤ۔ مادام ٹاکسی ہورنگ کی انچارج ہے کسی ہوٹل کی ویٹرس نہیں کہ تمہاری کال پر فوراً بات

کرنا شروع کر دے۔ اوور"۔۔۔۔ دوسری طرف سے ناخوشگوار لہجے میں کہا گیا۔

"اسے پیغام دے دو مسٹر نارمن کہ وہ مجھ سے فوری بات کرے۔ ورنہ میں پانچ تک گنوں گا۔ اس کے بعد تمہارا جزیرہ ہمیشہ کے لئے صفحہ ہستی سے ناپید ہو جائے گا۔ اوور"۔۔۔۔ عمران نے غراتے ہوئے جواب دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ میں ٹاکسی بول رہی ہوں۔ تم کیا کہنا چاہتے ہو۔ اوور"۔ یکلخت مادام ٹاکسی کی ناگوار سی آواز سنائی دی۔

"مادام ٹاکسی۔ جرگن کہاں ہے۔ اوور"۔۔۔۔ عمران نے اس بار مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم کہنا کیا چاہتے ہو۔ کھل کر بات کرو۔ مجھ سے بات کرنا چاہتے ہو یا جرگن سے۔ کیا کہنا چاہتے ہو۔ اوور"۔۔۔۔ مادام ٹاکسی نے بھی جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میں تمہارے جزیرے کے اوپر ہیلی کاپٹر پر موجود ہوں۔ مادام ٹاکسی۔ اور مجھے یقین ہے کہ نارمن نے مجھے آتے ہوئے چیک کر لیا ہوگا اور اب بھی وہ ہمارے ہیلی کاپٹر کو چیک کر رہا ہوگا اور یہ بھی مجھے یقین ہے کہ جرگن اور نارمن دونوں ہیلی کاپٹر کو راکٹ سے ہٹ کرنے کے لئے تیزی سے کام کر رہے ہوں گے لیکن انہیں بتا دو کہ جس سپر کمپیوٹر پر انہیں ناز ہے وہ اس وقت میرے تابع ہے۔ وہ اسے اپنی مرضی سے آپریٹ نہیں کر سکتے۔ جبکہ میں اسے اپنی

مرضی سے آپریٹ کر سکتا ہوں۔ اوور"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم جو چاہو کہتے رہو۔ لیکن تم اب بچ کر نہیں جا سکتے۔ یہ میرا دعویٰ ہے۔ اوور"۔۔۔۔ اچانک جرگن کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ یوں لگ رہا تھا جیسے وہ حلق کے بل چیخ رہا ہو۔

"تم نے شاکس کی برتری کا دعویٰ کیا تھا مسٹر جرگن اور تمہاری حالت یہ ہے کہ تم اپنے سپر کمپیوٹر کو بھی آپریٹ نہیں کر پا رہے۔ میں تمہیں مزید دو منٹ دے سکتا ہوں۔ اگر کوشش کر سکتے ہو تو کر لو۔ ورنہ ہمیشہ کے لئے بائی بائی۔ اوور اینڈ آل"۔ عمران نے کہا اور سفید بٹن آف کر دیا۔

"وہ ہیلی کاپٹر پر نکل جائے گا"۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"نہیں۔ ان کی ساری مشینری جام ہو چکی ہے"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"کیا مطلب۔ کیا آپ نے اسے اس ٹرانسمیٹر سے جام کر رکھا ہے"۔ سب ساتھیوں نے حیران ہو کر کہا۔

"ہاں۔ سپر کمپیوٹر کی آپریٹنگ کی اس وقت میرے چارج میں ہے۔ میں نے ہیری سے اس سپر کمپیوٹر کے بارے میں مکمل تفصیل حاصل کر لی تھی۔ اس لئے میں نے مارکوئیس کو کہہ کر خاص طور پر یہ سپر ٹاسک ٹرانسمیٹر منگوایا ہے۔ جب مارکوئیس نے کہا کہ وہ راکٹ مار کر ہمارے ہیلی کاپٹر کو اڑا دیں گے تو میں نے صرف اس

کی تسلی کے لئے کہہ دیا تھا کہ وہ ہیلی کاپٹر کو بلندی پر لے جا۔
ورنہ جب میں نے جزیرے سے ٹرانسمیٹر سے جرگن سے بات ک
تھی اس وقت سپر کمپیوٹر کی آپریٹنگ کی میرے چارج میں آ چکی
تھی"---- عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ کوئی اس کی بات
کا جواب دیتا' اچانک ٹرانسمیٹر پر ایک بلب تیزی سے جل اٹھا او
ٹرانسمیٹر سے ٹوں ٹوں کی آوازیں نکلنے لگیں اور سب چونک کر
ٹرانسمیٹر کو دیکھنے لگے۔ عمران نے مسکراتے ہوئے بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ جرگن کالنگ علی عمران۔ اوور"---- جرگن کی
گھبرائی ہوئی آواز سنائی دی۔

علی عمران اٹنڈنگ یو۔ اوور"---- عمران نے سپاٹ لہجے میں
جواب دیا۔

"تم۔ تم۔ نے یہ سپر کمپیوٹر کے ساتھ کیا کیا ہے۔ یہ تو مکمل
طور پر جام ہو چکا ہے۔ یہ تم نے کیا کیا ہے۔ اوور"---- جرگن
کی پریشانی سے پر آواز سنائی دی۔

"اتنی جلدی گھبرا گئے ہو جرگن۔ تم تو قبر تک ہمارا پیچھا کرنے
کا دعویٰ کر رہے تھے۔ تم تو یہ سمجھ رہے تھے کہ ہماری زندگیاں
تمہارے اور تمہاری شاکس کی مٹھی میں ہیں۔ اب کیا ہوا۔ اوور"۔
عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"پلیز۔ عمران پلیز۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ شاکس تمہارے
پیچھے نہیں آئے گی۔ میں شرمندہ ہوں تم سے۔ پلیز۔ اوور"۔

جرگن نے انتہائی منت بھرے لہجے میں کہا۔

"سوری مسٹر جرگن۔ تم نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خلاف
جس طرح ایکشن لیا ہے اور پاکیشیا کے پراجیکٹ کی راہ میں جس
طرح روڑے اٹکائے ہیں۔ تمہارا یہ جرم ناقابل معافی ہے۔ اگر
مسئلہ صرف میری ذات کا ہوتا تو میں تمہیں معاف کر سکتا تھا لیکن
ملک کے مفادات کے خلاف کام کرنے والوں کو معاف کرنے کا مجھے
اختیار ہی نہیں۔ بائی بائی۔ اوور اینڈ آل"---- عمران نے کہا اور
اس کے ساتھ ہی اس نے سفید بٹن آف کرنے کے ساتھ ساتھ ان
کے نیچے موجود ایک ناب گھمائی اور سرخ رنگ کا بٹن پریس کر دیا۔
ٹرانسمیٹر سے تیز سیٹی کی آواز نکلنے لگی اور پھر یکلخت اس طرح بند ہو
گئی جیسے کسی نے بٹن آف کر دیا ہو۔ اور عمران نے بے اختیار ایک
طویل سانس لیا۔ دوسرے لمحے انہوں نے دیکھا کہ نیچے ہورنگ
جزیرہ واقعی یکلخت کسی آتش فشاں کی طرح پھٹ پڑا۔ ایک بہت بڑا
شعلہ آسمان کی طرف بلند ہوا اور ہر طرف دھواں اور گرد و غبار سا
چھا گیا۔ خوفناک دھماکوں اور گڑگڑاہٹ کی آوازیں انتہائی بلندی پر
موجود ان کے ہیلی کاپٹر تک سنائی دے رہی تھیں۔

"چلو مارکوئیس۔ ہورنگ اب ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو گیا
ہے"۔ عمران نے مارکوئیس سے کہا اور مارکوئیس نے ہیلی کاپٹر ایک
جھٹکے سے آگے بڑھا دیا۔

"آپ نے واقعی کمال کر دیا ہے عمران صاحب۔ مجھے آخری

لمحے تک یقین نہ آرہا تھا کہ آپ اس طرح بھی اس جزیرے کو تباہ کر سکتے ہیں"---- مارکوئس کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

"مشینوں میں یہی خرابی ہوتی ہے کہ یہ دو دھاری تلوار کی طرح ہوتی ہیں۔ ان کی ایک دھار اگر دوسروں کے خلاف استعمال ہوتی ہے تو دوسری دھار اس کے اپنے خلاف بھی استعمال ہو سکتی ہے"---- عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"عمران صاحب۔ آخر آپ یہ سب کچھ کیسے کر لیتے ہیں۔ ٹرانسمیٹر کا اس طرح کا استعمال تو شاید کسی کے تصور میں بھی نہیں ہو گا کہ اس سے سپر کمپیوٹر کو اپنی مرضی کا پابند کر دیا جائے"۔ صالحہ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"انسان کے بنائے ہوئے کمپیوٹروں کو تو پابند کیا جا سکتا ہے لیکن اللہ تعالٰی کا بنا ہوا کمپیوٹر واقعی اس کا پابند نہیں ہو سکتا ورنہ مجھے اس طرح مارے مارے نہ پھرنا پڑتا۔ بس فریکونسی ایڈجسٹ کی۔ بٹن دبایا اور قبول ہے کہ آواز آنی شروع ہو جاتی"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو چند لمحوں کی خاموشی کے بعد ہیلی کاپٹر بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھا۔

"عمران صاحب۔ فریکونسی تو ایڈجسٹ ہے البتہ----" صفدر نے جولیا کی طرف دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا تو جولیا نے بے اختیار منہ دوسری طرف پھیر لیا۔ کیونکہ وہ بھی اس ساری بات کا مطلب سمجھ گئی تھی۔

"اچھا۔ فریکونسی ایڈجسٹ بھی ہو گئی۔ پھر تو مبارک ہو۔ اللہ کرے گا باقی کام بھی ہو جائے گا۔ اصل مسئلہ تو صحیح فریکونسی ایڈجسٹ ہونے کا ہے"---- عمران نے صالحہ کی طرف گردن موڑ کر دیکھتے ہوئے معنی خیز لہجے میں کہا اور ہیلی کاپٹر ایک بار پھر قہقہوں سے گونج اٹھا۔

"صفدر کی بات چھوڑو۔ اپنی بات کرو۔ اگر تم نے فریکونسی ایڈجسٹ کرنے کی کوشش کی تو میں تمہارا سپر کمپیوٹر جیسا سر بھی توڑ سکتا ہوں"---- اچانک تنویر نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا اور تنویر کی بات پر اس قدر زور دار قہقہے پڑے کہ ہیلی کاپٹر فضا میں ڈولتا ہوا محسوس ہونے لگا۔

ختم شد

عمران سیریز میں انتہائی دلچسپ اور منفرد انداز کی شاہکار کہانی

ڈیتھ کوئیک

مصنف :- مظہر کلیم ایم۔ اے

ڈیتھ کوئیک —— کافرستان کا ایک ایسا بھیانک سائنسی منہ
جس کی تکمیل کے بعد پاکیشیا کے کروڑوں بے گ
ایک لمحے میں موت کے گھاٹ اتار دیئے جاتے۔ لیکن پوری دن
قدرتی آفت ہی سمجھتی رہتی۔

ڈیتھ کوئیک —— جس کا تجربہ پاکیشیا کے ایک پہاڑی علا
کیا گیا اور ہزاروں افراد یکلخت لقمہ اجل بن گ
پاکیشیا اور پوری دنیا کے ماہرین نے اسے قدرتی آفت قرا
دیا —— کیوں —— ؟

ڈیتھ کوئیک —— جس کے خلاف عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سرو
میدان میں اُترے تو کافرستان کی چاروں ایجنـ
عمران کے مقابل آگئیں —— اور پھر ایک خوفناک
کا آغاز ہو گیا۔

- —— ایک ایسا مشن —— جس میں عمران اور اس کے ساتھیوں کو زبردست جدوجہد کے باوجود ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا —— کیوں —— ؟
- —— وہ لمحہ —— جب عمران اور سیکرٹ سروس کو باوجود سرتوڑ کوششوں کے ناکام پاکیشیا لوٹنا پڑا۔
- —— وہ لمحہ —— جب شاگل نے کافرستان کی طرف سے کام کرنے سے انکار کر دیا —— کیوں —— ؟ کیا شاگل نے کافرستان سے غداری کر دی —— یا —— ؟

کیا واقعی اس مشن میں عمران اور اس کے ساتھیوں کے مقدر میں ناکامی لکھ دی گئی تھی —— یا —— ؟

- —— کیا کافرستان اپنے اس بھیانک سائنسی منصوبے کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے میں کامیاب ہو گیا —— ؟

انتہائی دلچسپ اور قطعی منفرد انداز میں لکھا گیا
—— ایک یادگار ناول ——
ایکشن اور سسپنس کا حسین امتزاج

یوسف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان